کسی جاننے والے سے پوچھ لو اگر تم خود نہیں جانتے (القرآن)

اسلامی تعلیمات

حصہ اول

ایمان افروز سبق آموز
88 قرآنی واقعات

حصہ دوئم

روزمرہ پیش آنے والے 150 مسائل کے قرآن وسنت کی روشنی میں تحقیقی جوابات

از قلم

مولانا سلطان احمد قادری

ساکن پائی خیل ضلع میانوالی

ایم نذیر

Marfat.com

Marfat.com

[redacted]

کسی جاننے والے سے پوچھ لو اگر تم خود نہیں جانتے (القرآن)

اسلامی تعلیمات

ذخیرہ

حصہ اول

ایمان افروز سبق آموز

88 قرآنی واقعات

حصہ دوئم

روزمرہ پیش آنے والے 150 مسائل کے قرآن وسنت کی روشنی میں تحقیقی جوابات

از قلم

مولانا سلطان احمد قادری

ساکن پائی خیل ضلع میانوالی

ایم نذیر

Marfat.com

نام کتاب اسلامی تعلیمات

نام مرتب مولانا سلطان احمد قادری

813924

پروف ریڈنگ مولانا سلطان احمد قادری

اشاعت اول 2003ء

کمپوزنگ۔ ایم نذیر ملک طاہر عزیز پرنٹرز لیاقت بازار میانوالی

60/-

قیمت۔ -/100 روپے

انتساب

تمام ان ایمانداروں کے نام جن کے دل عظمت الٰہی اور عشق مصطفویؐ سے منور ہیں تمام انبیاء وصدیقین وصالحین سے محبت رکھنا جن کا شعار ہے۔ اللہ ورسولؐ کی فرمانبرداری جن کا زیور ہے۔ خوف جہنم اور امید جنت جن کا شیوہ ہے ملک وملت کی خدمت جن کا فخر ہے۔

گر قبول افتد زہے عز وشرف

Marfat.com

عرض مولف اور ضروری ہدایات

حضرات مسلمین، قرآن کریم جو کہ کلام خدا ہے اور معجزہ مصطفیٰ ہے۔ صاف دل لوگوں کیلئے رہنما ہے۔ جسمانی وروحانی امراض کیلئے شفا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نعمت عظمیٰ ہے۔ قبروں کا نور دلوں کا سرور ہے۔ نیک بخت ہے جو اس کے قریب ہے۔ وہ محروم قسمت ہے۔ جو اس سے دور ہے۔ اس کا پڑھنا ثواب ہے۔ اس کو سمجھنا روشنی ہے۔ اس پر عمل کرنا دین ودنیا کی کامیابی کی ضمانت ہے۔ اس سے محبت کرنا ریاضت ہے۔ کم از کم کچھ حصہ یاد کرنا عبادت ہے اس کی برکتیں بے حساب ہیں اس کی حکمتیں لاجواب ہیں اس کو حفظ کرنا آسان ہے۔ یہ تمام علوم کی جان ہے۔ الف لام میم سے لے کر والناس تک ہر لفظ ہر حرف پر مسلمانوں کا پختہ ایمان ہے۔ حضرات مسلمین قرآن کریم ایسا بحر بیکراں ہے۔ کہ صدیوں سے اہل علم ہر ہر آیت کی تفسیر وتشریح کرتے رہے ہیں۔ مسلمانوں کیلئے آسانی پیدا کرتے چلے آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے جنھوں نے عجمی لوگوں کی مشکل حل کردی ہے۔

حضرات گرامی! قرآن کریم کے ترجمہ کرنے کے بہت سے اصول ہیں جن میں بطور نمونہ دس اصول درج ہیں۔

ذخیرہ

۱۔ ہر آیت کا ترجمہ یوں کیا جائے کہ وہ کسی دوسری آیت کے مخالف نہ ہو۔

۲۔ ہر آیت کا ترجمہ یوں کیا جائے کہ وہ کسی معتبر تفسیر کے مخالف نہ ہو۔

۳۔ ہر آیت کا ترجمہ یوں کیا جائے کہ وہ کسی حدیث کے مخالف نہ ہو۔

۴۔ ہر آیت کا ترجمہ یوں کیا جائے کہ وہ جمہور امت کے نظریہ کے مخالف نہ ہو۔

۵۔ ہر آیت کا ترجمہ یوں کیا جائے کہ وہ سلف صالحین کے اجتماعی عمل کے مخالف نہ ہو۔

۶۔ ہر آیت کا ترجمہ یوں کیا جائے کہ دوستان خدا اور دشمنان خدا کا فرق ظاہر ہو۔

۷۔ ہر آیت کا ترجمہ یوں کیا جائے کہ وہ عظمت خدا۔ شان مصطفیٰ، کرامات اولیاء کے مخالف نہ ہو۔

۸۔ ہر آیت کا ترجمہ یوں کیا جائے کہ وہ سنت رسول ﷺ کے مخالف نہ ہو۔

۹۔ ہر آیت کا ترجمہ یوں کیا جائے کہ وہ شفاعت انبیاء وصلحاء کی نفی نہ ہو۔

۱۰۔ ہر آیت کا ترجمہ ایسا نہ ہو جس سے گزشتہ چودہ سو سال کے مسلمان مجروح ہوں۔

Marfat.com

حضرات گرامی! قرآن کریم میں ہزاروں ایسے الفاظ موجود ہیں جن کا ترجمہ تو کچھ بنتا ہے مگر شرعی مطلب کچھ اور بنتا ہے۔ لہذا جن بزرگوں نے صرف لفظی ترجمہ لکھا ہے انہوں نے عربی سے اردو بنانے میں بہت سہولت فراہم کی ہے مگر بھولے بھالے مسلمانوں کو بہت جگہ غلط فہمی بھی ہوئی ہے۔ حتیٰ کہ انہوں نے گزشتہ چودہ سو سال کے مسلمانوں کو مشرک اور گمراہ کہنا شروع کر دیا ہے۔ جس سے امت مرحومہ میں کافی انتشار پھیلا ہے اور لوگ خدائے ذوالجلال کا یہ فرمان بھول بیٹھے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو سب مل کر مضبوطی سے پکڑے رکھو۔ اللہ تعالیٰ ایسے مترجمین پر رحمت فرمائے جنہوں نے شرعی اصولوں کی تحقیق فرما کر تحقیقی ترجمہ فرمایا ہے۔ جس سے مسلمانوں کے ایمان مضبوط ہوئے ہیں۔ قدرت الہیٰ، عظمت رسالت اور مرتبہء ولایت سے روشناس ہوئے ہیں۔ نمونے کے لیے عوام کے تسلی کے لئے چند مثالیں درج کرتا ہوں تاکہ معلوم ہو سکے کہ قرآن مجید کا مطلب معلوم کرنا خالہ جی کا گھر نہیں ہے یہاں اصول اور علم شریعت درکار ہے۔ ۱۔ کسی جگہ اللہ تعالیٰ نے خطاب انبیاء سے فرمایا مگر حکم امت کے لئے ہوتا ہے۔ ۲۔ کسی جگہ لفظ امت ہے اور معنی صرف ایک آدمی ہے۔ ۳۔ کسی جگہ لفظ امت ہے مگر مطلب وقت ہے۔ ۴۔ کسی جگہ لفظ یقین ہے مگر مطلب موت ہے۔ ۵۔ کسی جگہ لفظ میت ہے مگر مطلب کافر ہے۔ ۶۔ کسی جگہ لفظ ہاتھ ہے مگر مطلب قوت ہے۔ ۷۔ کسی جگہ لفظ چہرہ ہے مگر مطلب رحمت ہے۔ ۸۔ کسی جگہ لفظ خوشخبری ہے مگر مطلب دھمکی ہے۔ ۹۔ کسی جگہ لفظ نور ہے مگر مطلب روشنی ہے۔ ۱۰۔ کسی جگہ لفظ نور ہے مگر مطلب کتاب ہے۔ ۱۱۔ کسی جگہ لفظ نور ہے مگر مطلب نبی ہے۔ ۱۲۔ کسی جگہ لفظ وحی ہے مگر مطلب مشورہ ہے۔ ۱۳۔ کسی جگہ لفظ دیوار ہے مگر مطلب امر الہی ہے۔ ۱۴۔ کسی جگہ لفظ ضلال ہے مگر مطلب عشق و محبت ہے۔ ۱۵۔ کسی جگہ لفظ ظلم ہے مگر مطلب نقصان ہے۔ ۱۶۔ کسی جگہ لفظ سمیع و بصیر اللہ نے اپنے لیے فرمائے ہیں اور کسی جگہ یہی الفاظ عام انسان کے لیے فرمائے ہیں (الفاظ ایک ہیں مگر مطلب جدا ہے) ۱۷۔ کسی جگہ لفظ کتاب ہے مگر مطلب وقت ہے۔ کسی جگہ لفظ مسجد ہے مطلب نماز ہے۔ کسی جگہ لفظ پنڈلی ہے مطلب غصہ ہے۔ کسی جگہ لفظ شہید ہے مطلب نگران، گواہ، حاضر ہے لہذا غور فرمائیے

مفید مشورے

پیارے مسلمان بھائیو! آپ کی خدمت میں ایمان افروز، سبق آموز قرآنی واقعات، جو کہ دراصل اسلامی تعلیمات ہیں، پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ آپ ان واقعات کو غور سے پڑھیں تو انشاء اللہ دل و دماغ کو روشنی وسکون نصیب ہوگا۔ علاوہ ازیں عظمتِ خداوندی، عظمتِ انبیاء علیہم السلام اور شانِ اولیائے کرام کی خوشبو سے دل و دماغ مہکیں گے۔ قدرتِ الٰہی، معجزاتِ نبوی ﷺ اور کراماتِ اولیاء کے نظارے سامنے آئیں گے۔ نیز جنت کی بہاریں، دوزخ کے شرارے، محشر کی گرمی، اعمال کا حساب، شفاعتِ مصطفیٰ، مرتبۂ شہداء، حوضِ کوثر کے جام اور حوروں کی کیفیت معلوم ہوسکے گی۔ نیز جو شر پسند عناصر مسلمانوں میں انتشار پھیلانے کے لیے قرآنِ کریم کی آیاتِ مبارکہ کے غلط مطالب بیان کرنے کے ٹھیکیدار بنے ہوئے ہیں، ان کا چہرہ کھل کر سامنے آ جائے گا۔ بلکہ جو لوگ کسی غلط فہمی میں ہونگے، ان کو اپنے حالات درست کرنے کی راہ نصیب ہوگی۔ میں نے اسی لیے ہر آیت کا تفسیری و تحقیقی مطلب تحریر کیا ہے تاکہ سمجھنے میں آسانی ہو۔ نوٹ: مطالب بیان کرتے وقت میرے پیشِ نظر مندرجہ ذیل تراجم وتفاسیر تھیں۔۔۔

تراجمِ قرآن: امام احمد رضا خان صاحب، پیر محمد کرم شاہ صاحب، محمود الحسن صاحب، اشرف علی تھانوی صاحب، شاہ عبدالقادر صاحب، شاہ رفیع الدین صاحب، مولانا محمد جونا گڑھی صاحب، مودودی صاحب، بشیر الدین صاحب۔ **فرمان علی شاہ صاحب۔**

(تفسیری حواشی): مفتی احمد یار خان نعیمی صاحب، شبیر احمد عثمانی صاحب، مولوی صلاح الدین صاحب۔ **نعیم الدین مراد آبادیؒ، تفسیر حسینیؒ**

بخاری شریف، مسلم شریف، نسائی شریف، ابنِ ماجہ شریف، ابوداؤد شریف، مشکوٰۃ شریف۔

الوفا باحوالِ مصطفیٰ ﷺ، خصائص الکبریٰ، مدارج النبوۃ۔ **ترمذی شریف**

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ پڑھنے، سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بحرمتِ سیّد المرسلین ﷺ

Marfat.com

اعتذار: بندہء عاجز، مولف اپنی تحریر کردہ ہر عبارت کے مفہوم کا ہر وقت تاحیات ذمہ دار ہے۔ البتہ ہر تالیف میں خواہ قدیم ہوں یا جدید خواہ پرائیویٹ ہوں یا سرکاری مذہبی ہوں یا غیر مذہبی، کتابت کی کمی بیشی رہ جاتی ہے۔ لہذا اپیل ہے کہ جو صاحب کتاب کی کمی بیشی دیکھے تو بذریعہ خط مطلع فرمادیں۔ تاکہ آئندہ ایڈیشن میں درستی ہو سکے اور جو کوئی صاحب کسی عبارت کو اپنے نظریہ کے خلاف پائے وہ بار بار سیاق وسباق کو مدنظر رکھتے ہوئے دہرائے۔ پھر بھی اگر خلش محسوس کرے تو رجوع کر کے مشکور فرمائے۔

اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

فقط

سلطان احمد قادری

Marfat.com

واقعہ (۱) سورۃ بقرہ آیت نمبر 8 تا 13

اور لوگوں میں کچھ ایسے (منافق) بھی ہیں۔ جو اوپر سے تو ایمانداروں جیسے عمل کرتے ہیں اور زبانی دعوی بھی ایمانداری کا کرتے ہیں مگر وہ حقیقت میں ایمان والے نہیں۔ ۸۔

بظاہر ان کا اسلامی طریقہ اپنانا: اللہ تعالیٰ اور اس کے سچے ایماندار بندوں کو فریب دینے کے لیے ہے۔ حالانکہ ان کو سمجھ ہی نہیں (تو یہ اللہ تعالیٰ کو فریب دے سکتے ہیں نہ اس کے رسول کو اور نہ سچے ایمان والوں کو) تو یہ سراسر خود کو فریب دے رہے ہیں۔ (کیونکہ دنیا میں نمازیں بھی پڑھیں گے اور جہنم میں بھی جلیں گے۔ ۹۔ دراصل ان کے دلوں میں عظمت اسلام اور شان مصطفیٰ کے خلاف حسد و بغض کی بیماری ہے۔ (یہ منافق خوب سن لیں کہ اللہ تعالیٰ روز بروز عظمت اسلام اور شان مصطفیٰ کو چمکائے گا) اور ان کے دلوں کی بیماری کو اور بڑھائے گا۔ اور آخرت میں ایسے منافقوں کیلئے دردناک عذاب ہے اس لیے کہ یہ خود جھوٹے ہیں اور پیغمبر اسلام کو جھٹلاتے ہیں۔ ۱۰۔ اور جب ان سے کہا جاوے کہ زمین میں منافقت کر کے فساد پھیلاؤ تو کہتے ہیں ارے جی ہم تو بڑے امن پسند لوگ ہیں (ہم ہی تو اصلاح احوال کے ٹھیکیدار ہیں)۔ ۱۱۔ خبردار یہی منافق بڑے فسادی ہیں لیکن ان کو سمجھ نہیں کہ منافقت کا وبال کتنا ہے۔ ۱۲۔ جب ان سے کہا جاوے کہ صحابہؓ کرام جیسا (عشق رسولؐ پر مبنی) ایمان لاؤ۔ تو جواب میں کہتے ہیں کہ وہ سچے سچے صحابہؓ تو بیوقوف ہیں۔ (کہ جنہوں نے محمد ﷺ کے لیے سب کچھ قربان کر دیا۔ گھروں اور باغوں کو چھوڑ دیا اور محمد ﷺ کے نام پر جان کی بازی لگا دی ۔ محمد ﷺ جب وضو کرتے ہیں تو صحابہؓ آپؐ کے استعمال شدہ پانی کو زمین پر گرنے نہیں دیتے بلکہ ہاتھوں پر اٹھا کر اپنے جسموں پر تبرک کے طور پر ملتے ہیں نیہ بڑے دیوانے ہیں۔ ہم بڑے سیانے ہیں) لہذا ہم ان جیسا ایمان کیوں

Marfat.com

قبول کریں۔ اے ایمان والو خبردار ان کی باتوں میں نہ آنا یہی منافق پرلے درجے کے بیوقوف ہیں۔ لیکن یہ نادان عظمت مصطفیٰ کو اور غلامی مصطفیٰ کی برکت کو اور پیغمبر خدا کے ساتھ بغض رکھنے والوں کے بُرے انجام کو جانتے ہی نہیں۔ ۱۳۔ اور یہ منافق جب ایمانداروں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ارے حضرت ہم بھی آپ کے مسلمان بھائی ہیں مگر جب یہی منافق اپنے شیطان کافروں کے پاس جاتے ہیں تو کہتے ہیں ارے جی ہم تمہارے بھائی ہیں ہماری ہمدردیاں تمہارے ہی ساتھ ہیں۔ ہم تو مسلمانوں سے مزاق اڑانے کے لیے کہتے ہیں کہ ہم بھی مسلمان ہیں۔ ۱۴☆

نوٹ : حضرات مسلمین اوپر سورۃ بقرہ کی سات آیات کا مفہوم ذکر کیا گیا ہے۔ یہ بطور نمونہ کے ہے ورنہ قرآن کریم میں ان منافقوں کا کئی جگہ تفصیلی ذکر موجود ہے۔ مثلاً سورۃ توبہ اور سورہ منافقون کو غور سے پڑھا جائے تو ان منافقوں کے پورے حالات اور ان کی علامات معلوم ہوں: ان آیات سے اتنا تو ضرور معلوم ہو گیا کہ صحابہؓ کرام پر تنقید کرنے والے اور اہلسنت والجماعت پر جہالت اور شرک وبدعت کا فتویٰ لگانے والے خود پرلے درجے کے بیو قوف ہیں۔ لہذا مسلمانوں کو ان کی طرح طرح کی چالوں سے ہوشیار رہنا چاہیے اور بزرگانِ دین اور علماء اہلسنت والجماعت کا دامن تھامنا چاہیے۔ (فقط)

واقعہ (2)

اور یاد کروائے محبوبؐ جب تیرے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین میں اپنا خلیفہ بناتا ہوں تو فرشتوں نے عرض کیا اے اللہ ایسے شخص کو خلیفہ بنانے میں کیا حکمت ہے جس کی اولاد زمیں میں فساد کریگی اور خون ریزی کریگی اور ہم تیری تسبیحات بیان کرنے کے لیے کافی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ وہ حکمت میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔ (اور ابھی تم کو صبر کرنا ہو گا اپنے وقت تم کو میری حکمت معلوم ہو جائے گی۔ ۳۰۔ اور اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو

Marfat.com

تمام کائنات کی چیزوں کے ناموں کا علم عطا کیا۔ پھر وہ چیزیں فرشتوں کے سامنے کر کے فرمایا۔اے فرشتو مجھے ان چیزوں کے نام بتاؤ اگر تم اپنے خیال میں سچے ہو۔۳۱۔ فرشتوں نے عرض کیا اے اللہ تیری ذات پاک ہے ان چیزوں کے نام ہمیں معلوم نہیں ہم صرف وہی کچھ جانتے ہیں جو تو نے ہم کو سکھایا اے اللہ بے شک تو ہی علم اور حکمت والا ہے۔ ۳۲۔

نوٹ :ان تین آیات سے چند باتیں معلوم ہوئیں۔اول:- حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے زمین ہی کیلئے خلیفہ بنایا ہے لہذا آدم علیہ السلام کا زمین پر آنا ضروری تھا۔ یہ وہ وجہ نہیں کہ آدم علیہ السلام دانہ کھانے کی وجہ سے زمین پر اتارے گئے یہ لوگوں کا غلط خیال ہے۔دوئم:- آدم علیہ اسلام کی پیدائش سے پہلے ہی فرشتوں کو علم تھا کہ اولاد آدم زمین میں فساد خونریزی کریگی۔ یہ بھی علم غیب ہے۔

سوئم:- آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے تمام کائنات کی چیزوں کے ناموں کا علم عطا فرمایا۔ یہ بھی علم غیب ہے۔چہارم:- فرشتوں کو جو علم غیب عطا ہوا اس سے بڑھ کر آدم علیہ السلام کو علم غیب عطا ہوا۔

پنجم:- اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا کہ مجھے ان چیزوں کے نام بتاؤ مگر آدم علیہ السلام سے فرمایا اے آدم فرشتوں کو ان چیزوں کے نام بتاؤ جس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک فرشتوں سے آدم علیہ السلام کا رتبہ زیادہ ہے۔اس لیے فرشتوں کو آدم علیہ اسلام کے سامنے جھکنے کا حکم ہوا۔

ششم:- آیت نمبر (۳۴) میں اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو آدم علیہ اسلام کے سامنے سجدہ تعظیمی کرنے کا حکم دیا سب فرشتوں نے آدم علیہ اسلام کے آگے سجدہ تعظیمی بجالایا اللہ تعالیٰ فرشتوں سے خوش ہوا مگر ابلیس شیطان لعین نے آدم علیہ اسلام کے سامنے سجدہ کرنے سے انکار کیا اللہ تعالیٰ ناراض ہوا شیطان کو ملعون کیا۔ اور قیامت تک لعنتوں کی بارش

Marfat.com

کی وعید سنائی۔ معلوم ہوا اللہ کے رسول کے سامنے سجدہ تعظیمی کرنا شرک نہیں اگر شرک ہوتا تو اللہ تعالیٰ حکم نہ فرماتا جب خدا کے رسول کے سامنے سجدہ کرنا بھی سابقہ شریعت میں جائز تھا۔ تو یارسول اللہ کہنا بھی جائز ہے یارسول اللہ کو شرک کہنے والے قرآنی تعلیمات سے واقف نہیں اپنا مطالعہ درست کریں۔ اہلسنت وجماعت پر اعتراض نہ کریں۔

ہفتم ابلیس نے حضرت آدم علیہ اسلام کی تعظیم سے انکار کیا معلوم ہوا اللہ کے رسولوں کی تعظیم کرنا فرشتوں کی سنت ہے اور تعظیم سے انکار کرنا ابلیس کی سنت ہے سنی مسلمانوں کو فرشتوں کی سنت بھی نصیب ہوئی اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی بھی اور نبی کی شفاعت اور خدا کی جنت بھی نصیب ہوئی مگر گستاخ بے ادبوں کو ابلیس کی سنت نصیب ہوئی خدا کی طرف سے لعنت اور جہنم کی وعید سنائی گئی۔ (پسند اپنی اپنی نصیب اپنا اپنا) (فقط) ☆

واقعہ (3)

اے اولاد یعقوب اپنے اوپر میری نعمت کو یاد کرو کہ باقی نعمتوں کے علاوہ میں نے تم کو اپنے دور میں سب لوگوں سے زیادہ عظمت عطا فرمائی۔ ۴۷۔ اور اس دن سے ڈرو جس دن کوئی کافر کسی کافر کو فائدہ نہ دے سکے گا اور نہ کسی کافر کے حق میں شفاعت قبول ہوگی اور نہ کسی کافر سے عذاب کے بدلے معاوضہ لیا جائے گا اور نہ کسی کافر کی مدد کی جائے گی۔ ۴۸۔ اور وہ وقت یاد کرو جب موسیٰ علیہ اسلام نے اپنی قوم کے لیے پانی مانگا ہم نے کہا اے موسیٰ اپنے ہاتھ کی لاٹھی کو پتھر پر مارو۔ (جب موسیٰ علیہ اسلام نے اپنی لاٹھی پتھر پر ماری) تو پتھر سے بارہ چشمے پانی کے جاری ہو گئے اور ہر چشمے پر ہر قبیلے کا نام لکھا گیا ہر قبیلے نے اپنی اپنی پانی پینے کی جگہ معلوم کرلی (ہم نے حکم دیا) کہ اللہ کا رزق جائز طریقے اسے کھاؤ پیو مگر زمین میں فساد پھیلانے والے نہ بنو۔ ۶۰ ☆

نوٹ: اوپر کی تین آیات سے چند باتیں معلوم ہوئیں۔ اول:۔ جب اللہ کی طرف سے کوئی

Marfat.com

نعمت ملے تو اس کی یاد منانی چاہیے اور اظہار شکر کرتے رہنا چاہیے۔ چونکہ اللہ کی سب نعمتوں سے بڑی نعمت حضور علیہ السلام کی ذات ہے لہذا آپؐ کی یوم ولادت ۱۲ ربیع الاول کو میلادالنبیؐ منانی چاہیے۔ آپؐ کی ذات و صفات پر نعتوں اور صلواتوں کے پھول نچھاور کرنے چاہیں اور اللہ کی نعمت پر اظہار خوشی کرنی چاہیے۔ رنگ برنگ کے کھانے پکا کر تقسیم کرنے چاہیں۔ دوئم :- انبیاء علیہم السلام شہداء کرام حفاظ قرآن بشر طیکہ عامل بالقرآن اولیاء عظام نابالغ بچوں کی شفاعت اپنے تعلق داروں کے حق میں قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ لہذا شفاعت کا منکر گمراہ ہے خارج از اسلام ہے آیت نمبر (۴۸) یا اس قسم کی آیات قرآن کریم کے بہت سے مقامات پر موجود ہیں ان کا مطلب یہ ہے۔ کہ کسی کافر کے حق میں شفاعت قبول نہ ہو گی۔ اور دراصل کافر کی شفاعت کرنے والا کوئی ہو گا ہی نہیں۔ سوئم :- حضرت موسیٰ علیہ اسلام کے ہاتھ اور لاٹھی کی برکت سے پانی کے بارہ چشمے جاری ہوئے ایسے واقعات قرآن کریم میں بے شمار ہیں یہ امبیاء علیہم السلام کے معجزات ہیں جن کو خصوصی کمالات کہتے ہیں ایسے کمالات میں کوئی انسان نبیؐ کے برابر تو کیا مثال بھی نہیں ہو سکتا : لہذا امبیاء علیہم السلام کو اپنی مثل بشر بشر کہنے سے پرہیز کریں۔ (یہ ایک راز ہے جس سے ہر کوئی واقف نہیں)

واقعہ (4)

اور جب ہم نے کہا کہ اس مقتول کو ذبح شدہ گائے کا ایک ٹکڑا کاٹ کر لگاؤ اور جب گائے کا ٹکڑا مقتول کے جسم سے لگایا گیا تو مقتول زندہ ہو گیا اور اس نے اپنا قاتل خود بتا دیا۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح مردوں کو زندہ کرتا ہے اور تم کو اپنی قدرت کی نشانی دکھاتا ہے تاکہ تم عقلمند بنو۔ ۷۳☆

<u>نوٹ</u>: سورۃ بقرہ کی آیات نمبر ۶۷ تا ۷۳۔ حضرت موسیٰ علیہ اسلام کے زمانے کا ایک

Marfat.com

عجیب واقعہ ہے کہ ایک شخص نے اپنے چچا یا چچازاد کو قتل کر دیا اور خود مدعی بن بیٹھا ایسے میں قاتل کا ملنا بہت مشکل تھا۔ مجبور ہو کر اللہ کے رسول موسیٰ علیہ اسلام کی خدمت میں گئے اور اپنی پریشانی کا ذکر کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کے وسیلے سے حکم دیا کہ ایک مخصوص گائے کو ذبح کرو پھر اس گائے کا ایک ٹکڑا کاٹ کا میت سے لگاؤ۔ تو میت زندہ ہو گیا اور اپنا قاتل خود بتادیا مسئلہ حل ہو گیا مشکل آسان ہو گئی☆

<u>نوٹ</u>: اس واقعہ سے چند باتیں معلوم ہوئی۔ اول :- نبیؐ کے در پر جانے سے اللہ تعالیٰ مشکل حل فرماتا ہے۔ دوئم :- جب گائے کا ٹکڑا لگنے سے میت زندہ ہو گیا تو حضرت عیسیٰ علیہم السلام کے ہاتھ لگانے سے کئی بیمار اچھے ہوئے کئی مردے زندہ ہوئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آواز سن کر مردے زندہ ہوئے اب اندازہ کرو کہ ہمارے نبیؐ جو سید المرسلین ہیں ان کے کمالات معجزات کیا ہوں گے اور پھر اندازہ لگاؤ ان عقل کے کھوٹوں کا جو کہتے ہیں۔ ہمارا نبیؐ ہماری طرح ایک انسان تھا بسؐ مسلمانو! ہے کوئی دنیا میں ایسا انسان جو مردے سے کہے زندہ ہو تو مردہ زندہ ہو جائے یا تو یہ نبیؐ کا معجزہ ہو سکتا ہے یا ولی کی کرامت۔ (مسلمانو گستاخوں سے بچے رہو)۔

واقعہ (5)

جو شخص اللہ کا دشمن ہو یا اللہ کے فرشتوں کا دشمن ہو یا اللہ کے رسولوں کا دشمن ہو یا جبرائیل یا میکائیل کا (تو ایسا شخص کھلا کافر ہے) اور اللہ تعالیٰ خود کافروں کا دشمن ہے☆ آیت ۹۸

<u>نوٹ</u>: سورۃ بقرہ کی اس آیت سے صاف معلوم ہوا ہے کہ خدا کے فرشتوں اور رسولوں سے جو شخص دشمنی رکھے گا وہ خدا کا دشمن ہے۔ اور جو شخص اللہ کے فرشتوں اور رسولوں سے محبت کرے گا تو خدا اس سے محبت رکھے گا۔ مبارک ہو ان لوگوں کو جو خدا کے رسولوں سے محبت رکھتے ہیں اور بد بختی ہے ان لوگوں کی جو فرشتوں اور رسولوں سے بغض رکھتے ہیں

Marfat.com

۔(اللہ تعالیٰ ادب نصیب کرے)(فقط)

واقعہ (6)

جو آیت ہم منسوخ کرتے ہیں یا بھلا دیتے ہیں۔ ہم تمہارے لیے اس سے بہتر یا اس کے برابر ضرور کوئی آیت نازل کرتے ہیں۔ کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے ☆آیت (۱۰۶) بقرہ

نوٹ : اس آیت سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ قرآن کریم میں کئی آیت مبارکہ حکم کے لحاظ سے منسوخ ہیں ان کی تلاوت باقی ہے حکم باقی نہیں ہے۔ اور اسی طرح کئی آیات ایسی ہیں کہ حکم باقی ہے۔ مگر تلاوت باقی نہیں۔ اسی طرح کئی احادیث مبارکہ بھی منسوخ ہیں کہ وہ احایث کی کتابوں میں تو موجود ہیں مگر ان پر عمل کرنا منسوخ ہے۔ اس لیے مسلمانوں کو خبردار کیا جاتا ہے۔ کہ جب تک قرآن کریم اور احادیث مبارکہ کے اصول سے واقفیت نہ ہو۔ اپنے آپ قرآن و حدیث کو عقل کا تابع نہ بنائیں۔ بلکہ سلامتی ایمان اسی میں ہے کہ اہلسنت والجماعت کے طریقہ کی پابندی کی جائے۔ یہی قرآن و سنت کی روشنی ہے اور اسی جماعت کو جنت کی بشارت ملی ہے ☆(فقط)

واقعہ (7)

اور یاد کرو جب حضرت ابراہیم علیہ السلام دعا کرتے تھے "اے ہمارے رب وہ آخری نبیؐ جس کا نام محمد ﷺ ہے اور جس کو تو نے سارے نبیوں کا سردار بنایا ہے۔ اپنا محبوب بنایا ہے وہ مکہ مکرمہ میں مبعوث فرما جو میری اولاد سے ہو۔ تاکہ میری اولاد کو تیری کتاب پڑھ کر سنائے۔ اور ان کو علم و حکمت کی تعلیم دے اور ان کو تمام آلائش سے پاک کرے۔ بے شک تو غلبے والا حکمت والا ہے۔ (۱۲۹)☆

Marfat.com

نوٹ: سورۃ بقرہ کی آیت (۱۲۹) سے معلوم ہوا کہ ہمارے نبی ﷺ انبیاء علیہم اسلام میں ایسے ممتاز تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جیسے جلیل القدر اور اللہ کے خلیل نبی بھی دعا کرتے ہیں۔ کہ یا اللہ اس عظیم القدر رسول کو جن کا نام محمد ہے مکہ مکرمہ میں مبعوث فرما۔ تو اے مسلمانو! اندازہ کرو کہ جو ہستی اس قدر ذیشان ہے کہ انبیاء علیہم السلام بھی اس کی قربت چاہتے ہیں تو ہم تم کس کھیت کی مولی ہیں۔ کہ اس رسول مکرم و تاجدارِ دو جہاں ﷺ کو عام بشر کہنے میں اپنی عمریں گزار دیں۔ اور ان کی عظمت کو چھپائے رکھیں۔ (فقط) ☆

واقعہ (8)

اے محبوبؐ بے شک ہم نے تیرے رخ انور کو بار بار آسمان کی طرف اٹھتے ہوئے دیکھا۔ تو ہم تم کو اسی قبلے کی طرف منہ پھیرنے کا حکم دیتے ہیں۔ جس قبلے کو اے محبوبؐ تو نے پسند کیا۔ تو (آپؐ) اپنے رخ انور کو بیت اللہ شریف کی طرف پھیریئے۔ اور اے ایمان والو! تم جہاں کہیں بھی نماز پڑھو اپنے چہرے کو بیت اللہ کی طرف پھیرو۔ اور جو لوگ تورات اور انجیل کو جانتے ہیں ان کو اچھی طرح سے معلوم ہے کہ ختم المرسلین کا قبلہ قیامت تک بیت اللہ شریف ہی ہوگا۔ اور یہ تبدیلی قبلہ بھی ان کتابوں میں لکھا ہے مگر لوگوں کو فریب دینے کے لیے اعتراض کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ پر اعتراض کرنے والوں کے کرتوتوں سے بے خبر نہیں ہے ☆ (۱۴۴)

نوٹ: سورۃ بقرہ کی آیات (۱۴۲ تا ۱۵۰) یہ نو آیات ایک ہی عنوان کے متعلق ہیں۔

عنوان یہ ہے کہ حضور ﷺ ایک دن مسجد ذو قبلتین میں ظہر کی نماز یا عصر کی نماز ادا فرما رہے تھے۔ آپؐ کو نماز میں ہی خیال آیا کہ ہمارا قبلہ بیت المقدس کی بجائے بیت اللہ شریف مقرر ہو جائے تو مجھے بہت خوشی ہوگی۔ اسی خیال میں جب تیسری رکعت کے لیے آپ نے سر مبارک اٹھایا تو اپنے رخِ انور کو آسمان کی طرف پھیرا اور بار بار پھیرا اور یہ

Marfat.com

بار بار رخ انور کا پھیرنا اللہ کی طرف تبدیلی قبلہ کی نیت سے تھا۔ تو اللہ تعالیٰ کو اپنے محبوبؐ کی یہ ادا بہت پسند آئی اللہ کی طرف سے اپنے محبوبؐ کی مرضی پر تیسری رکعت میں ہی حکم آگیا کہ اے محبوب ہم نے تیری مرضی پر قبلہ تبدیل کر دیا ہے۔ اب سے تم اسی قبلہ کی طرف منہ پھیرا کرو جو آپؐ کو پسند ہے۔ اب قیامت تک یہی قبلہ رہے گا۔ معلوم ہوا اللہ کے نزدیک محبوبؐ کا ایسا مرتبہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محبوبؐ کی مرضی پر قبلہ کو تبدیل کر دیا اور وہ بھی نماز کے اندر اندر۔ اب اندازہ کرو ان گستاخوں کا جو کہتے ہیں اللہ کے ہاں نبیؐ اور غیر نبی برابر ہیں۔ دوسرا یہ معلوم ہوا کہ محبوبؐ کی عظمت پر جلنا یہود و نصاریٰ کا کام ہے اور منافقین کی علامت ہے نمک حلال اُمتی اپنے محبوبؐ کی عظمت سن کر اور دیکھ کر باغ باغ ہو جاتا ہے۔ مگر کسی اندھے بدبخت کو پورے قرآن میں محبوبؐ کی عظمت بے مثال نظر نہ آئے تو وہ اپنی قسمت پر ماتم کرے اہلسنت والجماعت پر اعتراض نہ کرے۔ (فقط)

واقعہ (9)

اور جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید ہو جاتے ہیں ان کو مردہ مت کہو بلکہ وہ تو زندہ ہیں لیکن تم ان کی زندگی کو سمجھ نہیں سکتے۔ (۱۵۴)☆

نوٹ: سورۃ بقرہ کی اس آیت نمبر (۱۵۴) میں اور اس طرح سورۃ آل عمران کی آیت نمبر (۱۶۹/۱۷۰) میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید ہو جاتے ہیں ان کو مردہ گمان ہی نہ کرو بلکہ وہ تو زندہ ہیں اپنے رب کے ہاں ان کو رزق ملتا ہے ۔(۱۶۹) معلوم ہوا کہ شہید زندہ ہیں ان کی زندگی کا منکر قرآن کا منکر ہے البتہ یہ بات ضروری ہے کہ ان کی زندگی ہمارے شعور سے بالاتر ہے اس لیے ہم شہید کا جنازہ بھی پڑھتے ہیں اور دفن بھی کرتے ہیں اور ان کی بیوہ سے نکاح بھی کرتے ہیں۔ باوجود اس کے بحکم خداوندی ہم شہیدوں کو مردہ نہیں کہتے اور ان کی کماحقہ زندگی تسلیم کرتے ہیں۔

Marfat.com

ضروری نوٹ: انبیاء علیھم السلام کی زندگی حقیقی دنیاوی زندگی کی طرح ہے اس لیے انبیاء علیھم السلام کی ازواج ان کی وفات کے بعد بھی ان کے نکاح میں قائم ہوتی ہیں۔ انبیاء علیھم السلام بظاہر وفات کے باوجود نمازیں پڑھتے ہیں حج کرتے ہیں۔ اپنے غلاموں کی مدد کرتے ہیں اپنی اُمت کے اعمال مشاہدہ فرماتے ہیں۔ جو لوگ نعوذباللہ من ذالک انبیاء علیھم السلام کی بعد از وفات زندگی کو تسلیم نہیں کرتے وہ پرلے درجے کے گمراہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ سمجھ نصیب فرمائے۔ (امین بحرمة سید المرسلین)

واقعہ (10)

بے شک جو لوگ ایک بات کتاب میں موجود ہونے اور لوگوں کو معلوم ہونے کے بعد بھی کتاب چوری کا ارتکاب کرتے ہیں ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ لعنت کرتا ہے اور تمام فرشتے اور مسلمان بھی ان پر لعنت کرتے ہیں۔ (۱۵۹) مگر ہاں جب یہ لوگ سچی توبہ کریں اور اپنی اصلاح کریں اور جو کچھ لوگوں سے چھپاتے تھے۔ وہ ظاہر کریں تو اللہ تعالیٰ انکی توبہ قبول فرمائے گا بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والا رحیم ہے۔ (۱۶۰) سورۃ بقرہ کی ان دو آیات (۱۵۹/۱۶۰) میں یہودیوں اور عیسائیوں کی برائی بیان کی گئی ہے جو اپنی کتابوں تورات و انجیل میں سے وہ آیاتیں چوری کر لیتے تھے۔ جن میں پیغمبر آخر الزمان محمدؐ مصطفیٰ کی تعریفیں بیان ہوئی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر محبوبؐ کی عظمت والی آیات کو چرانے کے بدلے لعنت فرمائی ہے۔ معلوم ہوا حضور علیہ اسلام کی صفات کو چھپانے والا لعنتی ہے۔ وہ لوگ غور کریں جو کلمہ پڑھنے کے باوجود حضورؐ کی تعریفیں چھپاتے ہیں۔ (فقط)

واقعہ (11)

بیشک اللہ نے تم پر حرام کیا ایسا حلال جانور جو بغیر ذبح کے مر جاوے اور ایسا خون جو بوقت ذبح جانور کی رگوں سے نکلے اور خنزیر کا گوشت اور ایسا جانور جس پر بوقت ذبح اللہ کے

Marfat.com

نام کی بجائے کسی بت وغیرہ کا نام لیا جائے ہاں البتہ کسی شخص کو بھوک سے مر جانے کا خطرہ ہو تو زندگی بچانے کے لیے تھوڑا سا کھا لینا جائز ہے۔ بشرطیکہ کھانے میں تجاوز نہ کرے بے شک اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے ☆(۱۷۳)

نوٹ : اس طرح کی ایک آیت چوتھے پارہ میں بھی ہے بعض شر پسند لوگ جو امت میں خواہ مخواہ دہشت گردی کرتے ہیں۔ وہ ان آیات کو دیکھ کر کئی صدقات کو حرام کہتے ہیں ایصال ثواب کو فاتحہ خوانی کو قرآن خوانی کو تیجہ اور چہلم کو گیارہویں شریف اور بزرگان دین کے عرسوں کو حرام کہہ دیتے ہیں۔ یہ سراسر بکواس کرتے ہیں ان آیات میں کہیں صدقات یا گیارہویں بارہویں قل فاتحہ خوانی کا ذکر نہیں۔ اس میں صرف یہ ذکر ہے کہ جو بت پرست جانور کو ذبح کرتے وقت اللہ کا نام نہیں لیتے اپنے بتوں کا نام لیتے ہیں وہ حرام ہے۔ آٹھویں پارہ میں حکم موجود ہے کہ جو حلال جانور بھی **بسم اللہ اللہ اکبر** کہہ کر ذبح کیا جائے وہ حلال ہے پاک ہے خواہ اس کا ثواب باپ دادا کو ایصال کریں یا پیر فقیر کو اس کو خدا نے حلال فرمایا ہے۔ حرام کہنے والے نفس پرست ہیں۔ گمراہ ہیں ان سے ہوشیار رہو۔ یہ لوگ مسلمانوں کو دھوکہ دینے کیلئے اپنی طرف سے کہہ دیتے ہیں کہ جس چیز پر غیر اللہ کا نام لیا جائے حرام ہے یہ بالکل غلط ہے اگر بالفرض اسی طرح ہوتا تو دنیا میں کوئی چیز حلال نہیں رہتی۔ ہر چیز پر غیر اللہ کا نام موجود ہے مثلاً بادشاہی مسجد ☆ فیصل مسجد ☆ مولوی کی بکری ☆ مولوی کی بیوی ☆ ملک صاحب کی زمین ☆ ملک صاحب کا ٹیوب ویل ☆ کامران کا اونٹ ☆ عمران کی گائے ☆ غلام جیلانی کا دنبہ ☆ (یعنی ہر چیز پر غیر اللہ کا نام تو آتا ہے مگر اس کو حرام کوئی نہیں کہتا۔ (فقط)

واقعہ (12)

اے ایمان والو! اسلام میں پوری طرح داخل ہو جاؤ اور شیطان کے نقش قدم پر نہ

Marfat.com

چلو یقیناً وہ تمہارا کھلا دشمن ہے ☆ سورۃ بقرہ آیت نمبر (۲۰۸)

نوٹ : معلوم ہوا کہ ہم کو تمام اسلامی اصولوں کی پابندی کرنی چاہیے۔ نماز و حج زکوٰۃ جیسے احکام کی اچھی طرح بجا آوری کرنی چاہیے۔ بلکہ اللہ اور رسول کی مرضی کے مطابق عمل کرنا چاہیے۔ دوسرا حکم یہ ہوا کہ شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو وہ اولادِ آدم کا کھلا دشمن ہے شیطان کا کام ہے اللہ کے پیاروں کی تعظیم نہ کرنا اللہ کے رسول کو بلا ضرورت بشر بشر کہنا لہذا اے ایمان والو! تم اللہ کے پیاروں کی تعظیم کیا کرو اور بلا وجہ شرعی نبی کو بشر بشر نہ کہا کرو ورنہ تمہارا انجام بھی شیطان جیسا ہوگا۔ (فقط)

واقعہ (13)

تمام نمازوں کی اچھی طرح حفاظت کرو اور بالخصوص درمیانی نماز کا خیال رکھو اور اللہ کے سامنے یکسو ہو کر خشوع خضوع سے کھڑے رہو۔ سورۃ بقرہ آیت (۲۳۸) ☆

نوٹ : اس آیت مبارکہ میں نماز کی تاکید کی گئی ہے کہ غفلت سے نہ پڑھو بلکہ ہوشیاری سے پڑھو اور بلخصوص نماز عصر و نماز فجر کا خیال رکھو کہ ذرا سی غفلت ہوئی تو یہ نماز ترک ہو گئی کیونکہ نماز فجر کے وقت نیند کا غلبہ ہوتا ہے۔ اور نماز عصر کے وقت عام کاروبار کے علاوہ خرید و فروخت کا سلسلہ ہوتا ہے یا سیر و تفریح کا وقت ہوتا ہے اور دوسرا حکم یہ ہوا کہ نماز کو خشوع و خضوع سے ادا کریں اس حکم سے پہلے نمازی نماز میں سلام دعا بھی کرتے تھے ۔اس حکم سے باتیں منع ہو گئیں۔ نماز میں سلام دعا کرنا ہاتھ ملانا ہاتھوں سے اشارہ کرنا اور فع ید کرنا سب منع ہو گیا۔ (فقط)

واقعہ (14)

کیا تو نے ان لوگوں کی طرف نہیں دیکھا جو ہزاروں کی تعداد میں تھے اور موت کے ڈر سے گھروں کو چھوڑ کر جنگل میں نکلے اور اللہ نے ان کو اسی جنگل میں موت کے

Marfat.com

حوالے کر دیا۔ جب مر گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو زندہ کر دیا (اور فرمایا تم میرے حکم سے کیسے بھاگ سکتے ہو جہاں بھی جاؤ گے میری تقدیر تمہیں آملے گی) بیشک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بہت فضل و کرم کرنے والا ہے مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔ سورۃ بقرہ (۲۴۳)☆

نوٹ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ جب چاہے کسی کو مار ڈالے اور جب چاہے کسی مردہ کو زندہ کر دے۔ وہ علیٰ کُلِّ شَیءٍ قَدِیر ہے جو لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ مرنے کے بعد دنیا میں کوئی زندہ نہیں ہو سکتا وہ قرآن کے منکر اور گمراہ ہیں۔ وہ نہ تو خدا کی قدرت کو مانتے ہیں نہ انبیاء کے معجزات اور نہ اولیاء اللہ کی کرامات کو حالانکہ یہ سب باتیں قرآن مجید میں صاف الفاظ سے واضح ہیں۔ (فقط)

واقعہ (15)

اور جب ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا یا اللہ مجھے دکھایئے تو مُردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے اللہ نے فرمایا کیا تجھے یقین نہیں ہے۔ عرض کیا یا اللہ یقین تو کامل ہے میں نے یہ سوال اس لیے کیا کہ اپنی آنکھوں سے مُردوں کو زندہ ہوتے دیکھ لوں تاکہ میرے دل کو اطمینان حاصل ہو اللہ تعالیٰ نے فرمایا چار پرندے پکڑ لو اور ان کو اچھی طرح دیکھ لو پھر ان کو ذبح کر کے گوشت کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے سب پرندوں کا گوشت ملا لو پھر تھوڑا تھوڑا گوشت مختلف پہاڑوں پر رکھ دو پھر ایک ایک پرندے کے سر کو اپنے ہاتھ لو اور اس پرندہ کو نام لے کر بلاؤ تو اس پرندے کا گوشت تیری طرف دوڑتا ہوا آئے گا اور تیرے ہاتھ میں پرندہ بن جائے گا۔ (جب حضرت ابراہیم علیہ اسلام نے ایسا ہی کیا اور سب مُردے پرندوں کو اپنی طرف بلایا تو لبیک کرتے دوڑ کر حاضر ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا) جان لو کہ بیشک اللہ تعالیٰ غلبے والا حکمت والا ہے۔ سورۃ بقرہ آیت نمبر (۲۸۰)☆

نوٹ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ کی قدرت سے انبیاء علیہم السلام کو یہ کمالات حاصل

Marfat.com

ہیں کہ وہ مُردوں کو بلائیں تو مُردے دوڑتے ہوئے آئیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مشہور معجزہ ہے کہ آپ مُردوں کو قُم باذنِ اللہ کہتے تو وہ زندہ ہو جاتے۔ سبحان اللہ باقی انبیاء نے مُردوں کے جسم زندہ کیے مگر ہمارے نبیؐ نے مُردوں کے دل زندہ کر ڈالے قرآن گواہ ہے انبیاء مُردوں سے بات کرتے ہیں۔(فقط)

واقعہ (16)

اے محبوبؐ اللہ وہ ہے جس نے تجھ پر کتاب نازل فرمائی اس میں کوئی آیات محکمات ہیں جو اصل احکام سے متعلق ہیں اور دوسری قسم کی آیات متشابہات ہیں۔ جس میں باریک راز ہیں تو جن لوگوں کے دلوں میں ہیرا پھیری ہے وہ ہمیشہ متشابہات آیات کے پیچھے۔ لگے رہتے ہیں اُمت میں فتنہ ڈالنے کے لیے اور تاویل تلاش کرنے کے لیے حالانکہ انکی اصل تاویل اللہ ہی کو معلوم ہے۔(یا جس کو وہ خود بتا دے) اور جو مضبوط علم والے ہیں وہ تو کہتے ہیں کہ ہم سب آیات پر ایمان لائے ہیں۔ یہ سب ہمارے رب کی طرف ہے۔ اور اسی آیات سے سبق صاحب عقل ہی حاصل کرتے ہیں۔(سورۃ آل عمران آیت نمبر (۷)

نوٹ: اس آیات سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید کو سمجھنا ان لوگوں کا حصہ ہے جو راسخ علم والے ہیں۔ اللہ کے رسولؐ نے سمجھا صحابہؓ کرام کو سمجھایا انہوں نے تابعین کو سمجھایا انہوں نے تبع تابعین کو سمجھایا۔ مفسرین کرام نے ہم تک پہنچایا تو معلوم ہوا کہ قرآن کریم کی ہر آیت کو حدیث رسولؐ سے صحابہ کرام سے اولیاء کرام سے فقہہ کے اماموں سے بزرگان دین سے سلف صالحین سے سمجھنا چاہیے۔ پھر ہدایت ہی ہدایت ہے۔ اور آج کل جو بدعت شروع ہو گئی کہ ہر آدمی قرآن کو اپنی عقل سے اپنی مرضی سے اپنی چاہت سے پڑھتا اور عمل کرتا ہے۔ اور صحابہ کرام کی اولیاء کرام کی مفسریں سلف صالحین کی مخالفت کرتا ہے ایسا شخص گمراہ ہی گمراہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کیلئے فرمایا ہے کہ بعض لوگ قرآن کریم

Marfat.com

پڑھ کر ہی گمراہ ہوں گے اللہ تعالیٰ اس نئی روشنی والے گمراہوں سے بچائے اور گزرے ہوئے بزرگان دین کی پیروی نصیب فرمائے۔☆

نوٹ: سورۃ فاتحہ میں ہے کہ اے اللہ ہم کو سیدھے راستہ پر چلا اور سیدھا راستہ وہ ہے جس پر تیرے انعام یافتہ انبیاء' صدیق' شہید' اولیاء' لوگ چلے ہیں۔ اس لیے حضور علیہ اسلام نے ارشاد فرمایا کہ جماعت اہلسنت سے مل کر رہو جو اس جماعت سے علیحدہ ہوا وہ گمراہ ہوا اور شیطان کا چمچہ بن گیا۔☆

واقعہ (17)

اے محبوبؐ لوگوں کو فرما دیجئے کہ اگر تم خدا سے محبت کرنا چاہتے ہو تو اب صرف ایک ہی راستہ ہے۔ کہ میرے غلام بن جاؤ اگر تم ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ خود تم سے محبت فرمائے گا۔ اور تمہارے گناہ معاف فرمائے گا بیشک وہ اللہ غفور رحیم ہے۔ (سورۃ آلِ عمران)آیت نمبر (۳۱)☆

نوٹ: یہاں سے معلوم ہوا کہ نبیؐ کے وسیلے کے بغیر کوئی شخص براہ راست خدا کا دوست نہیں بن سکتا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو شخص رسولِ خدا کا سچا غلام بن جاتا ہے اس کے سابقہ تمام کبیرہ گناہ معاف کیے جاتے ہیں۔ (اللہ تعالیٰ رسول ﷺ کی غلامی نصیب فرمائے) (فقط)

واقعہ (18)

(حضرت مریم کے حجرے میں حضرت زکریا علیہ السلام نے حضرت مریم کی کرامت کو اور خدا کی عنایت کو دیکھ کر اپنے رب سے یوں دعا کی)اے اللہ اپنی طرف سے مجھے پاکیزہ اولاد نصیب فرما بیشک تو دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے۔ (۳۸) ابھی حضرت زکریا علیہ السلام حجرے میں ہی کھڑے تھے کہ فرشتوں نے آکر خوشخبری سنائی کہ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

تجھے ایک بیٹے کی خوشخبری فرماتا ہے جس کا نام بھی یحییٰ ہے۔ اور اس سے پہلے یہ نام کسی کا نہ تھا یہ لڑکا عیسیٰ علیہ السلام کی تصدیق کریگا یہ قوم کا سردار ہو گا اور بہت ہی پرہیزگار ہو گا اور اونچے درجے والا نبی ہو گا۔ (۳۹)☆

نوٹ: اِن دو آیات سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت مریم حضرت عیسیٰ علیہ اسلام کو والدہ ماجدہ اللہ کی ولیہ صاحب کرامت تھی۔ دوسرا یہ معلوم ہوا کہ ولی اللہ کے حجرے میں دعا جلد قبول ہوتی ہے تیسرے یہ معلوم ہوا کہ حضرت زکریا علیہ السلام اور ان کی بیوی بہت بوڑھے ہو چکے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم کی برکت اور اپنی قدرت اور اپنے نبی کی اجابت سے ایسا لڑکا نصیب فرمایا اس کا ہم نام کوئی نہ تھا اور ساتھ ہی ساتھ کئی اور بشارتیں بھی دیں یہ واقعہ سورۃ مریم میں بھی تفصیلاً موجود ہے۔ (فقط)☆

واقعہ (19)

جب فرشتوں نے کہا اے مریم اللہ تعالیٰ تجھے خوشخبری فرماتا ہے اپنی طرف سے مخصوص پیغمبر کی جو تیرا بیٹا ہو گا اس کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہو گا دنیا میں وہ بہت ہی مرتبے والا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت ہی قربت والا ہو گا۔ (۴۵) وہ لوگوں سے پنگھوڑے میں بھی گفتگو کریگا اور ادھیڑ عمر میں بھی اور وہ اللہ کا بہت ہی نیک بندہ ہو گا۔ (۴۶) اور جب عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ میں اللہ کی طرف سے اپنے رسول ہونے کی نشانی لیکر آیا ہوں کہ میں تمہارے سامنے مٹی کے پرندے بناتا ہوں ان میں پھونک مارتا ہوں تو وہ سچ مچ پرندے بن کر اڑنے لگتے ہیں اور مجھے اللہ کی طرف سے یہ اذن حاصل ہے کہ پیدائشی اندھے کو نور عطا کردوں اور برص والے بیمار کے جسم کو خوبصورت بنادوں۔ اور مُردہ کو زندہ کردوں اور جو چیز تم کھا کر آؤ وہ بھی بتادوں اور جو گھروں میں رکھتے ہو ان کی بھی خبر کردوں۔ ان سب باتوں میں تمہاری لیے میری نبوت کی نشانیاں ہیں اگر تم

81324

Marfat.com

یقین کرنے والے ہو۔(۴۹) اور میں اپنے سے پہلے نازل شدہ تورات کی تصدیق کرتا ہوں اور بعض وہ چیزیں جو کہ تم پر حرام تھیں میں تمہارے لیے حلال کرتا ہوں میں تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس اپنی نبوت کی نشانیاں معجزات لے کر آیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری فرمانبرداری کرو۔(۴۹)☆

نوٹ: اور یہ جو سورۃ آلِ عمران کی چار آیات درج ہیں ان سے بہت سے مسائل معلوم ہوئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بغیر باپ کے پیدائش۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خصوصی روح کا نازل ہونا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دنیا و آخرت میں صاحب مرتبہ اور قربت والا ہونا۔ پنگھوڑے میں گفتگو کرنا اور اپنی نبوت کا اعلان کرنا قیامت کے قریب پھر زمین پر اترنا۔ مٹی کے پرندے بنا کر اڑانا۔ اندھوں کی آنکھوں میں نور پیدا کرنا لاعلاج مریضوں کو درست کرنا۔ مُردوں کو قم باذن اللہ کہہ کر زندہ کرنا۔ غیب کی خبریں بتانا۔ کئی حرام چیزوں کو اُمت کیلئے حلال قرار دینا یہ سب باتیں عقیدہ درست کرنے کیلئے ہیں الحمداللہ اہلسنت وجماعت انبیاء علیہم السلام کے سارے کمالات مانتے ہیں۔ وہ لوگ شرم کریں جو کہتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کچھ نہیں کرسکتے یا کچھ غیب نہیں جانتے یا ان کے ہاتھ میں کچھ نہیں ایسے لوگ قرآن کے منکر ہیں اللہ تعالیٰ ایسے گستاخوں کی ہوا سے بھی بچائے۔(فقط)

واقعہ (20)

جو کوئی اسلام کے علاوہ کوئی دوسرا مذہب اختیار کرے اس کی کوئی چیز قبول نہ کی جائے گی اور وہ آخرت میں گھاٹے والا ہوگا۔(سورۃ آلِ عمران ۸۵)

اور جس دن کچھ لوگوں کے چہرے سفید چمکتے ہونگے اور کچھ لوگوں کے چہرے کالے ہونگے جن لوگوں کے چہرے کالے ہونگے ان سے کہا جائیگا کہ تم کلمہ بھی پڑھتے تھے

Marfat.com

اور کفر بھی کرتے تھے۔ تم کلمہ پڑھ کر مرتد ہو گئے ہو اب دردناک عذاب چکھ۔(۱۰۶)

نوٹ: سورۃ آل عمران کی آیت نمبر (۵۸)اور نمبر (۱۰۶) میں مفسرین کرام نے صاف فرمایا کہ جو کوئی اہل سنت والجماعت کو چھوڑ کر کوئی دوسرا مذہب بنائے اس کا کوئی عمل قابل قبول نہ ہو گا چاہے وہ دنیا میں کتنی ہی نیکیاں کیوں نہ کرے قیامت کے دن خسارہ اٹھائے گا۔ قرآن کریم کے سب سے پہلے مفسر حضرت عبداللہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں۔ کہ روز قیامت اہل سنت والجماعت کے چہرے سفید ہونگے چمکتے ہونگے اور جو کوئی اہل سنت والجماعت کے خلاف عقیدہ گھڑیگا ان کے چہرے کالے ہوں گے۔(فقط)

واقعہ (21)

بیشک اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں پر بہت بڑا احسان کیا ہے کہ ان میں (محمد ﷺ جو کہ سید المرسلین ہیں) ایک رسول کو مبعوث فرمایا ہے وہ رسول ﷺ ان پر اللہ کی آیات کی تلاوت کرتا ہے ان کے دِلوں کو پاک کرتا ہے اور ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اگرچہ اس رسول کے آنے سے پہلے وہ سب لوگ گمراہ تھے۔(سورہ آل عمران آیت ۶۴)

اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ ایمان کا دعوی کرنے والوں کو بغیر امتحان کے چھوڑدے اللہ تعالیٰ امتحان ضرور لیتا ہے تاکہ سچے ایمان والے پاک لوگوں سے (زبانی دعوی کرنے والے گندے لوگ) الگ کردے اور اللہ تعالیٰ ایسا بھی نہیں کہ ہر کسی کو غیب پر مطلع کردے لیکن اللہ تعالیٰ غیب پر مطلع کرنے کے لیے رسولوں کا انتخاب فرماتا ہے لہذا تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر سچا ایمان لاؤ۔

اگر تم سچا ایمان لاؤ گے اور پرہیزگار بنو گے تو تمہارے لیے اجر عظیم ہو گا۔(سورہ آل عمران ۱۷۹)☆

نوٹ: مذکورہ بالا دونوں آیات میں حضور نبی کریم کی تعریف ہے اور انبیاء علیہم اسلام کو علم

Marfat.com

غیب عطا کرنے کا ذکر ہے۔ جو لوگ انبیاء علیہم اسلام کے علم غیب کے منکر ہیں وہ شرم کریں قرآن کے منکر نہ بنیں۔ (فقط)

واقعہ (22)

(اے محبوبؐ) اور ہم نے ہر رسول کو اس لیے بھیجا کہ اس کی اطاعت کی جائے۔ کیونکہ رسول، اللہ کی طرف سے حاکم بن کر آتا ہے اور جب ان منافقوں نے کبیرہ گناہ کیے اور ظالم بن گئے تو ان کو چاہیے تھا کہ تیری بارگاہ میں آتے اور اپنے گناہوں کی اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے۔ اور اے محبوبؐ تو بھی ان کے لیے اللہ کی بارگاہ میں شفارش کرتا تو اللہ تعالیٰ ضرور ان کو معاف کر دیتا اور وہ اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا پاتے۔ (سورۃ النساء ۶۴ آیت)

اے محبوب ﷺ! تیرے رب کی قسم اس وقت تک کوئی شخص ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک تجھے اپنا حاکم تسلیم نہ کریں اپنے اندر پیدا شدہ تنازعات میں، اور جب آپ ﷺ ان کے درمیان فیصلہ کر دیں تو ان کو چاہیے کہ اپنے دلوں میں کوئی تشویش نہ پائیں اور آپؐ کے فیصلے کو دل و جان سے تسلیم کریں۔ (آیت ۶۵) اور جو شخص بخوشی اطاعت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی، تو وہ ایسے لوگوں کے ساتھ محشر میں ہو گا جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے۔ اور یہ انعام یافتہ انبیاء علیہم السلام ہیں صدیق ہیں شہید ہیں اولیاء ہیں اور ایسے لوگوں کی سنگت بہت ہی اچھی ہے۔ (آیت ۶۹)☆

<u>نوٹ</u>: سورۃ النساء آیت نمبر ۶۰ تا ۷۰ میں ایک ہی مضمون ہے اور وہ رسول کا مقام، چونکہ منافق لوگ رسولؐ کا احترام نہیں کرتے تھے جو کہ پہلا فرض بلکہ ایمان کی شرط ہے اس لیے منافقوں کی سزا کافروں سے بھی ذلت ناک ہے مذکورہ بالا آیات میں مختلف واقعات کا ذکر ہے۔ اول :- یہ کہ رسولؐ اللہ کی طرف سے اللہ کا نائب بن کر آتا ہے اور اس کا حکم خدا کے حکم

Marfat.com

کے برابر ہے۔بلکہ رسول کا حکم دراصل خدا کا حکم ہوتا ہے۔دوئم :- کوئی کتنا ہی کبیرہ گناہ کرے جب نادم ہوکر رسولؐ کی بارگاہ میں آئے اور اپنے گناہ کی معافی کا طلبگار ہو جائے اور خدا کا رسول بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کیلئے معافی چاہے تو اللہ تعالیٰ ایسے گناہ گار کو ضرور معاف فرماتا ہے۔اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔لیکن جو مرتے دم تک منافقت سے باز نہ آئیں وہ کافر ہی مرتے ہیں اور کافروں کے لیے کوئی معافی نہیں اس لیے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اے محبوبؐ یہ منافق تیرے گستاخ ہیں تیری عظمت کے منکر ہیں ان کے لیے کوئی معافی نہیں اگر آپ ستر بار بھی ان کے لیے معافی چاہیں'۔سوئم :- معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام 'صدیق' شہداء' اور اولیاء کرام انعام یافتہ ہیں ان کی سنگت ہی بہتر ہے اور حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا دنیا میں جو جس سے محبت کرے گا قیامت کے دن اسی کے ساتھ ہوگا مبارک ہو سنی مسلمانوں کو جو رسولوں سے صدیقوں سے شہیدوں سے اور ولیوں سے محبت کرتے ہیں' ان کے نام سے جلنے والے دنیا میں ان کی شان دیکھ کر جلیں گے قیامت میں ان کو آگ جلائے گی۔(فقط)

واقعہ (23)

اور جو کوئی اپنے گھر سے اللہ کی طرف اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کرتا ہے۔اور راستہ میں موت آجاتی ہے۔(اور وہ مدینہ طیبہ رسول کی بارگاہ تک نہیں پہنچ سکتا تو فکر نہ کرے) اس کا اجر اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمے کرم پر لیا ہے اور اللہ تعالیٰ بہت غفور رحیم ہے۔ (سورۃ النساء آیت ۱۰۰)

اور جو کوئی ہدایت واضح ہو جانے کے بعد رسولؐ کی مخالفت کرتا ہے اور صحابہ کرام اور جمہور مسلمانوں کے راستہ کو چھوڑ کر کوئی الگ راہ اختیار کر لیتا ہے تو ہم بھی اسے جانے دیتے ہیں اور ایسے بے لگامے کو ہم جہنم میں ڈالتے ہیں اور جہنم بہت بُری جگہ ہے۔(سورۃ

Marfat.com

النساء آیت ۱۱۵)

نوٹ :ان دو آیات میں رسول خدا کی محبت میں مدینہ منورہ ہجرت کرنے کی عظمت معلوم ہوئی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ رسولؐ کی محبت میں مدینے جانے والے کا اجر اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ لیتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ رسولِ خدا کی مخالفت آپؐ کے صحابہؓ کی مخالفت اور جمہور مسلمان یعنی اہل سنت والجماعت کے خلاف کوئی راہ نکالنے والا جہنمی گمراہ ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے بے ہودہ شخص اکی پرواہ نہیں فرماتا جدھر جاتا ہے اللہ کی حفاظت نہیں فرماتا۔

واقعہ (24)

بیشک جو لوگ اللہ اور رسول کے ساتھ کفر کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور اسکے رسول کے درمیان جدائی کردیں اور کہتے ہیں کہ ہم اپنی مرضی سے چند باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور اپنی مرضی سے چند باتوں کے منکر ہیں۔اور چاہتے ہیں کہ اسلام اور کفر کے درمیان کوئی راہ اختیار کریں ایسے لوگ مکمل کافر ہیں اور کافروں کیلئے ہم نے ذلت ناک عذاب تیار کیا ہے۔(۱۵۰)

نوٹ :سورۃ النساء کی ان دو آیات میں ان لوگوں کی گمراہی بیان کی گئی ہے جن کو اللہ اور رسولؐ کا ملاپ نہیں بھاتا وہ رسول کے نام کو اللہ کے نام سے جدا کرنا چاہتے ہیں اور رسول کی غلامی سے نکل کر صرف خدا کے غلام بننا چاہتے ہیں "یا اللہ" کے ساتھ "یا رسول" کا نام لکھا پسند نہیں کرتے۔حالانکہ غور کریں کہ کلمہ طیبہ میں **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** اللہ اور رسول کا نام مبارک ملا ہوا ہے۔جو اس ملاپ کا منکر ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہوگا جو گستاخ اعتراض کرتے ہیں کہ سنی مسلمان نبیؐ کے نام کو خدا کے نام سے ملاتے ہیں وہ فوراً توبہ کریں کہ اللہ تعالیٰ نے خود اپنے نام کے ساتھ رسول کا نام ملایا ہے۔(فقط)

Marfat.com

واقعہ(25)

اے ایمان والو! ڈرتے رہو اللہ سے اور اللہ کی طرف کوئی وسیلہ تلاش کرو اور اللہ کی راہ میں مجاہدہ کرو تاکہ تم فلاح پا سکو(سورۃ مائدہ آیت ۳۵)

نوٹ: اس آیت میں تین حکم ہیں ایک تو یہ کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو پرہیزگاری اختیار کرو دوسرا یہ کہ اللہ کی طرف جانے کیلئے کوئی وسیلہ تلاش کرو تیسرا یہ کہ اللہ کی راہ میں مجاہدہ کرو مفسرین کرام نے فرمایا کہ نیک عمل بھی وسیلہ ہیں۔ اللہ کے نیک بندے اولیاء بھی وسیلہ ہیں اور سب سے بڑھ کر نام مصطفیٰ وسیلہ ہے رسولؐ سے محبت بھی وسیلہ ہے کیونکہ ان سب وسیلوں سے مسلمان' اللہ کی قربت حاصل کرتا ہے اور اللہ کی راہ میں مجاہدہ کرنے سے اگر جہاد مراد ہے تو حکومت وقت سے اجازت بلکہ حکم اور تجاویز وسیلہ ہیں۔ بغیر حکومت کی اجازت کے بے لگام ہو جانا خلاف شرعی ہے اور اگر مجاہدہ سے مراد وظائف کے ذریعے اللہ کا قرب حاصل کرنا ہو تو مشائخ کرام کی بیعت کرنا یعنی مرشد پکڑنا بھی وسیلہ ہے بغیر مرشد کے کوئی درجات طے نہیں ہو سکتے بلکہ بزرگان دین کا متفقہ فرمان ہے کہ جو شخص کوئی مرشد نہیں پکڑتا اس کا مرشد شیطان بن جاتا ہے۔ (فقط)

واقعہ(26)

جو چیز بھی زمین پر چلنے والی ہے اور جو بھی پرندے ہیں کہ اپنے پروں کو پھیلائے اڑتے ہیں اے انسانو! وہ سب تمہاری مثل امتیں ہیں' میں نے سب کچھ کتاب میں بیان کر دیا پھر تم اپنے رب کی طرف جمع کیے جاؤ گے۔ (سورۃ انعام ۳۸ آیت)☆

نوٹ: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ زمین میں جو چیز ہے انسانوں کے علاوہ چوپائے حیوان درندے کیڑے مکوڑے کتے بلے بھیڑیئے بندر وغیرہ اور جو چیز ہوا میں اڑتی

Marfat.com

ہے۔ کوا' چیل' طوطا' چڑیا' باز' شکرا ہد ہد وغیرہ سب تمہاری مثل امتیں ہیں' اس جگہ اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھانے کیلئے ایک مثال بیان کرتے ہیں۔ جس طرح اللہ تعالیٰ ایک اور مقام پر فرماتے ہیں' اے نبیؐ آپ ان سے فرمادو کہ میں بھی بظاہر تمہاری مثل بشر ہوں' جو لوگ اس آیت کو دیکھ کر کہتے پھرتے ہیں کہ' نبی ﷺ ہماری مثل ہیں تو ان کو چاہیے کہ کبھی کبھی مذکورہ آیت پڑھ کر لیا کریں اور لوگوں کو بتایا کریں کہ ہم بھی کتوں بلوں کھوتوں بھیڑیوں بندروں کوؤں چیلوں کی مثل ہیں'۔ اور جب پرندے درندے والی آیت نہیں پڑھتے' تو نبیؐ کو بھی اپنی مثل بشر نہ کہیں۔ (فقط)

واقعہ (27)

اسی طرح ہم نے ابراہیم علیہ اسلام کو آسمانوں اور زمینوں کے ملک دکھائے تاکہ وہ عین الیقین کے مرتبہ پا فائز ہو جائیں (سورۃ انعام ۷۵ آیت)

نوٹ: اس آیت مبارک کے سیاق وسباق پر غور کرنے سے صاف پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم السلام کو امور غیب پر مطلع فرماتا ہے اور زمین و آسمان کے پردے کھول دیتا ہے تا کہ اس کے نبیؐ زمین و آسماں کی ہر چیز اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ (اس جگہ وہ لوگ غور کریں جو نبیؐ کے لیے علم غیب کے منکر ہیں اور رسولوں کو اپنی طرح نادلن سمجھتے ہیں حالانکہ علامہ اقبال جیسا اسلامی فلاسفر نبیؐ کی تعریف یوں کرتا ہے وہ ہادی سیل دانائے سبل ختم رسل مولائے کل جس نے غبار راہ کو بخشتا ہے فروغ وادی سینا۔ (فقط)

واقعہ (28)

(اے مسلمانو! یہ جو منکرین ہیں ان کے مطابع بے ہودہ ہیں) اگر ان کے مطالبات پر ہم ان کی طرف فرشتے بھی اتاریں اور مرُدے ان سے کلام بھی کریں اور زمین و آسمان کی سب چیزیں ان کے سامنے کردیں تب بھی یہ لوگ ایمان نہ لائیں گے۔ (کیونکہ

Marfat.com

ان کا انکار جہالت کی وجہ سے نہیں ضد کی بنا پر ہے) ہاں اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو کوئی بات مشکل نہیں لیکن اکثر ان کے جاہل ہیں۔ (۱۱۱) انعام ☆

اسی طرح ہم نے ہر نبیؑ کے دشمن بنائے ہیں جو کہ شیطان ہیں انسانوں سے اور جنوں سے اور ایک دوسرے کی طرف فریب پر مبنی خوبصورت رنگ میں ڈھال کر پیغام رسانی کرتے ہیں اے محبوبؐ اگر تیرا رب چاہیے تو وہ ایسا نہ کرتے لہٰذا ان کو اپنی حالت پر چھوڑ دو اور ان کے ضد پر مبنی کرتوت بھی رہنے دیجئے۔ (۱۱۲) انعام ☆

نوٹ: مذکورہ بالا سورۃ انعام کی دو آیات پر غور کریں کہ منکرین رسالت' رسولؐ پر اور صحابہؓ کرام پر طرح طرح کے مطالبات پیش کرتے تھے۔ صحابہ کرام خیال کرتے تھے کہ اگر ان کو معجزات دکھائے جائیں تو شاید یہ ایمان لے آئیں جس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ یہ ایسے ضدی منکر ہیں کہ ان کو لاکھ معجزات بھی دکھائے جائیں' ان کا کام ایمان لانا نہیں' سوال کرنا ہے۔ جس طرح آج کل کے زمانے میں اہل سنت و الجماعت کے مخالف سنی مسلمانوں پر طرح طرح کے سوال کرتے ہیں ان کو لاکھ ثبوت دکھائے جائیں یہ اپنی ضد نہیں چھوڑتے نئے سوال کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے بدبختوں سے ایمان والوں کو بچائے۔ امین بحرمت سید المرسلین۔ (فقط)

واقعہ (29)

اور کھاؤ وہ چیز جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہو اگر تم اللہ کی آیات کو مانتے ہو۔ (۱۱۸) اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ ایسی چیز کو نہیں کھاتے جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو حالانکہ حرام چیزوں کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ اگرچہ مجبوری کی حالت میں پابندی اٹھ جاتی ہے اور اکثر لوگ نفس پرست بغیر علم کے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں اے محبوبؐ بیشک تیرا رب حد سے گزرنے والوں کو جانتا ہے۔ (۱۱۹) ☆

Marfat.com

نوٹ: سورۃ انعام کی ان دو آیات میں حلال و حرام کا قانون بیان ہو گیا ہے۔ اول :- جس حلال جانور پر ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لیا گیا ہو وہ کھانا حلال ہے جو اسے حرام کہیں وہ آیات کے منکر ہیں' چاہے اس جانور کا گوشت فروخت کیا جائے' صدقہ کیا جائے' ایصال ثواب کیا جائے' مہمانوں کو کھلایا جائے' ولیمہ کیا جائے' ہر طریقہ جائز ہے۔ اس آیت سے ہر طرح کی خیر خیرات فاتحہ شریف' تیجہ شریف' قل شریف' چہلم شریف' عرس شریف' گیارہویں شریف' میلاد شریف کا جواز ہے۔ دوم :- یہ معلوم ہوا کہ آج کل خارجی قسم کے لوگ جو سنی مسلمانوں پر طرح طرح کے اعتراض کرتے ہیں اور بات بات پر بدعت شرک کا فتویٰ جڑ دیتے ہیں یہ سب جاہل ہیں۔ شرعی قانون سے واقف ہی نہیں۔ (کتنے بے شرم ہیں وہ ان پڑھ جو انگوٹھا چھاپ ہیں اور حلال و حرام کے اور بدعت و شرک کے فتوے لگاتے پھرتے ہیں۔ بہت خطرہ ہے ایسے لوگوں کے دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا بلکہ اکثر تو ایسے لوگ دائرہ اسلام سے خارج ہو چکے ہیں۔ (فقط)

واقعہ (30)

اے محبوب فرما دیجئے کہ جو کتاب مجھ پر نازل ہوئی ہے۔ (اس میں ہر وہ چیز حرام نہیں ہے جس کو تم حرام کہتے ہو بلکہ) کھانے والے پر سب کھانے حلال ہیں سوائے وہ جانور جو بغیر ذبح کے مر جائے یا وہ جاری خون جو ذبح کے وقت رگوں سے نکلے اور خنزیر کا گوشت یہ تو سب اصل پلید ہیں اور وہ جانور جس پر بوقت ذبح جان بوجھ کر اللہ کا نام نہ لیا جائے اور کسی بت شیطان کا نام لیا جائے تو یہ بھی حرام ہے۔ (۱۴۵) انعام

نوٹ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ ہر چیز ایسے حرام نہیں ہو جاتی جس طرح وہابی لوگ ہر چیز کو حرام کہتے ہیں یہ فتویٰ صرف سنی مسلمانوں پر لگاتے ہیں مگر خود ہیں ہی حرام خور خیر خیرات کو ختم القرآن کی روٹی کو حرام بھی کہتے ہیں اور کھاتے بھی ہیں۔ غیر اللہ سے سوال

Marfat.com

کرنے کو حرام کہتے بھی ہیں۔اور خود دور دراز پر جاکر چندہ مانگتے ہیں مساجد اور مدارس اور کشمیریوں کے نام پر لیا ہوا چندہ خود کھاتے جاتے ہیں۔بزرگانِ دین کی غیبت کرتے ہیں جو مُردہ بھائی کے گوشت کی طرح حرام ہے۔(فقط)

واقعہ (31)

اے محبوبؐ فرمادو کہ اے لوگو! سن لو بیشک میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری وفات اللہ کی رضا کے لیے ہے جو رب ہے سارے جہانوں کا۔(۱۶۲) جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے ایسا ہی حکم ہوا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔(۱۶۳)☆

نوٹ: سورۃ انعام کی ان دو آیات سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ اسلام کی پوری زندگی کا لمحہ لمحہ فی سبیل اللہ ہے اور آپؐ کی وفات بھی فی سبیل اللہ ہے آپؐ کا ہر عمل فی سبیل اللہ ہے ۔اور اللہ تعالیٰ اولاد سے پاک ہے۔ تھکاوٹ اور نیند سے پاک ہے☆ لہذا کسی شریک کی ضرورت ہی نہیں اور حضور علیہ اسلام کی ذات والا صفات چونکہ ساری کائنات سے اول خلق ہوئی لہذا بارگاہ الہی میں پہلا سجدہ حضورؐ ہی نے کیا۔ایک حدیث پاک میں ہے کہ زمین آسمان کی پیدائش سے ہزاروں سال پہلے حضور علیہ السلام کا نور پیدا ہوا۔(فقط)☆

واقعہ (32) سورۃ اعراف

اور جب موسیٰ علیہ اسلام نے اپنی لاٹھی کو زمین پر ڈالا تو وہ بہت بڑا سانپ بن گیا ۔(۱۰۷) اور جب اپنا ہاتھ گریبان میں داخل کر کے نکالا تو وہ دیکھنے والوں کے لیے سفید روشن بن گیا۔(۱۰۸) اور جادوگروں کے ساتھ مقابلہ کے وقت ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ اپنی لاٹھی زمین پر ڈال دو جب موسیٰ نے اپنی لاٹھی زمین پر ڈالی تو وہ اژدہا بن کر تمام جادوگروں کے بنائے ہوئے سانپوں کو نگل گیا۔(۱۱۷) سب نے دیکھ لیا کہ حق

Marfat.com

غالب آگیا اور جادوگروں کا جھوٹ ختم ہو گیا۔ (۱۱۸)☆

نوٹ : سورۃ اعراف کی ان چار آیات سے معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام کا لباس، سواری، لاٹھی، ہر ایک چیز بے مثل ہوتی ہے کیا دنیا کے علاوہ ہے کوئی ہستی جس کی لاٹھی میں ایسا کمال ہو، جس طرح جادوگروں نے اپنی رسیوں کو لوگوں کی نظر میں سانپ بنا کر دکھایا۔ اسی طرح کئی غلط فرقے بھی قرآن و حدیث کی چند مثالوں سے اپنا روپ اسلامی بنا لیتے ہیں اس لیے حضورؐ نے فرمایا میرا کلمہ پڑھنے والے (۷۳) فرقے ہوں گے (۷۲) جھوٹے جہنمی ہوں گے ایک جماعت اہل سنت حق پر قائم رہے گی اور یہی جماعت جنتی ہے۔ (فقط)☆

واقعہ (33)

سورۃ اعراف (۱۳۴ / ۱۳۵)

اور جب موسیٰ علیہ اسلام کی قوم پر عذاب نازل ہوا تو کہنے لگے اے موسیٰ تو اپنے رب سے ہمارے لیے دعا کر کہ ہم سے عذاب اٹھ جائے تو ہم ایمان بھی لائیں گے اور تیری قوم کو بھی اپنی غلامی سے آزاد کر دیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ تیری دعا قبول کرتا ہے۔ کیونکہ تو اللہ کا رسول ہے۔ (۱۳۴) اور جب ہم نے ایک مقررہ وقت تک ان سے عذاب اٹھایا تو وہ اپنے وعدے سے فوراً پھر گئے۔ (۱۳۵)☆

نوٹ : ان دو آیات سے معلوم ہوا کہ کافروں کو بھی اتنا تو معلوم تھا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں جو رتبہ نبی کا ہوتا ہے وہ کسی اور کا نہیں ہوتا اس لیے تکالیف کے وقت رسولؐ کی چوکھٹ پر حاضر ہوتے ہیں مگر افسوس ہے ان لوگوں پر جو نبیؐ کا کلمہ بھی پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں اللہ کے ہاں ہر کوئی ایک جیسا ہے کسی نبیؐ ولی کا خاص مقام نہیں ہے۔ (استغفر اللہ) ہم نے آج کل بھی کئی لوگ دیکھے ہیں۔ جو نبیؐ اور ولی کے وسیلے کو نہیں مانتے مگر جب کوئی مصیبت آتی ہے اولیاء کی

Marfat.com

مزارت پر بھی جاتے ہیں نبیؐ کی ذات پر درود و سلام کی کثرت بھی شروع کرتے ہیں اور یا اللہ کے ساتھ یا رسول اللہ بھی کہتے ہیں مگر جب مصیبت چلی جاتی ہے تو پھر وسیلے کے منکر ہو جاتے ہیں۔ (الا ماشاء اللہ) (فقط)

واقعہ (34)

اے محبوبؐ ان لوگوں کو اس شخص کا واقعہ سنائیے جس کو ہم نے اپنی کتاب سے علم دیا تھا۔ اور مستجابات الدعا بنایا تھا مگر دنیا کی لالچ میں پھنس گیا اور میرے نبی حضرت موسیٰ کی پیروی سے نکل گیا شیطان بھی اس کی پیٹھ پر تھپکیاں دینے لگا۔ اور اسے گمراہ کر دیا۔ (۱۷۵) اگر ہم چاہتے اس کا مرتبہ اور بلند کرتے لیکن اس نے دنیا کے نفع کی طرف جھکاؤ کیا اور اپنی خواہش کی پیروی کی تو اس کی مثال کتے جیسی ہے۔ اس پر کوئی وزن رکھو تب بھی ہانپتا ہے۔ یا اسے چھوڑ دیا جائے تب بھی ہانپتا ہے۔ یہ مثال ایسی قوم کی ہے۔ جو ہماری نشانیوں کی منکر ہے۔ اے نبی ﷺ آپ قصے بیان فرمادیجئے شاید وہ غور کریں۔ (۱۷۶) (سورۃ اعراف) ☆

نوٹ: ان دو آیات میں حضرت موسیٰؑ کے زمانے کے ایک ایسے شخص کا واقعہ ہے جو مستجابات الدعا تھا اس کی بڑی شہرت تھی مگر جب بد بختی نے زور کیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دشمنوں کی طرف سے ملنے والی دولت اور بیوی کی دھمکی نے اسے اتنا پاگل بنا دیا کہ حضرت موسیٰؑ کی شان میں بکواس کرنے لگا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے شکلِ انسانی سے نکال کر کتا کی شکل بنا دیا۔ اور نبی ﷺ کے گستاخوں کا انجام ایسا ہی ہوتا ہے، ہمارے حضورؐ کی دعا سے یہاں شکلیں تبدیل نہیں ہوتیں مگر روز قیامت گستاخانِ رسولؐ کو کتوں کی شکل بنا کر جہنم میں ڈالا جائے گا۔ (فقط)

واقعہ (35)

Marfat.com

اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ اس شہر والوں کو عذاب کرے جس شہر میں آپؐ موجود ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو بھی عذاب نہیں دیتا جو سچی توبہ کرتے ہیں۔(۳۳)اور وہ مشرکین مکہ اللہ کے عذاب سے بچنے والے بھی نہیں ہیں۔ کیونکہ انہوں نے میرے نبیؐ کو اور صحابہؓ کو عمرہ کرنے سے روکا ہے اور وہ مکہ میں رہنے کی وجہ سے اللہ کے دوست نہیں ہیں اللہ کے دوست تو صرف سچے سچے مومن پرہیزگار ہیں۔(۳۴)☆

نوٹ: سورۃ انفال کی ان دو آیات سے معلوم ہوا کہ حضورؐ کا وجود مبارک مخلوق خدا کے لیے پناہ ہے۔ مشرکین مکہ کس قدر خدا اور رسول کے دشمن تھے مگر ان پر عذاب اس لیے نہیں آتا تھا کہ حضور علیہ السلام مکہ میں تشریف فرما تھے۔ جب آپؐ نے مکہ سے ہجرت فرمائی تب مشرکین مکہ پر عذاب آیا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو لوگ سچی توبہ کرتے ہیں وہ بھی عذاب سے محفوظ ہو جاتے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جن لوگوں نے رسول خدا کو اور صحابہ کرام کو عمرہ نہ کرنے دیا ان کو اللہ تعالیٰ نے حکمت کے مطابق سزا فرمائی۔(فقط)☆

واقعہ (36)

(اے غلامان مصطفیٰ میدان بدر میں) کفار کو تم نے قتل نہیں کیا لیکن اللہ نے قتل کیا اور اے محبوبؐ جو کنکریاں کفار کی طرف تو نے پھینکی تھیں وہ تو نے نہیں اللہ نے پھینکی تھیں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کی آزمائش کرے۔ کامیابی دے کر بیشک اللہ تعالیٰ سمیع و علیم ہے۔(۱۷)انفال

اے ایمان والو! اللہ اور رسول کی آواز پر فوراً لبیک کہو کیونکہ ان کے ہر حکم میں تمہارے لیے سامانِ زندگی ہے ان کی مہربانی سے تمہیں جسمانی و روحانی زندگی نصیب ہوئی اور جان رکھو کہ بیشک اللہ انسان اور اس کے دل کے درمیان موجود ہے اور بیشک تم نے اللہ کی طرف جمع ہونا ہے۔(۲۴)انفال

Marfat.com

نوٹ: سورۃ انفال کی ان آیات پر غور کریں کہ حضورؐ کے عمل کو اللہ تعالیٰ اپنا عمل فرماتا ہے۔ اور ایمان والوں کو حضورؐ کی آواز پر فوراً لبیک کہنے کا حکم دیا' حدیث پاک میں ہے۔ ایک صحابی حضرت سعیدؓ نماز پڑھ رہے تھے۔ نماز کے دوران حضورؐ نے اسے بلایا مگر وہ فوراً نہ آیا بلکہ اپنی نماز جلدی مکمل کر کے آیا حضورؐ نے دیر لگانے کی وجہ پوچھی تو نماز کا عذر کیا مگر حضورؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ رسول کی آواز پر فوراً لبیک کہو فوراً نماز چھوڑ کر حاضر ہو جایا کرو 'سبحان اللہ' حضور کا مرتبہ معلوم ہوا کہ خدا کی نماز چھوڑ سکتے ہو نماز توڑ سکتے ہو مگر حضورؐ کی بارگاہ میں فوراً حاضر ہوا کرو' دراصل حضور کی فرمابرداری سے نماز ٹوٹتی ہی نہیں۔ ☆

واقعہ (37)

سورۃ توبہ آیت نمبر (۱ تا ۱۰)

اللہ اور رسولؐ کی طرف سے اعلان بیزاری ہے ان مشرکین مکہ سے جن سے تم نے جنگ نہ کرنے کا معاہدہ کیا تھا مگر انہوں نے مخالفت کی عہد توڑ دیا' پس چار ماہ زمین میں چل پھر لیں۔ جب ہی حج کے دن سے چار مہینے پورے ہونگے ان مشرکین کے خلاف ہر مناسب طریقے سے جنگ کی جائے گی اور یہ معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کو کافر ہرا نہیں سکتے مگر اللہ تعالیٰ ان کو ذلیل و خوار کرے گا۔ اے ایمان والو! ان کافروں کا اگر تم پر بس چلے تو وہ نہ تمہاری قربت کا لحاظ رکھتے ہیں۔ اور نہ کسی عہد پہچان کا لہذا تم بھی ان کو جہاں پاؤ خوب ہاتھ دکھاؤ' اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھوں سے ان کو عذاب دینا چاہتا ہے۔ اور تم کو غازی یا شہید کا درجہ دینا چاہتا ہے۔ اور دنیا کو دکھانا چاہتا ہے کہ میں کافروں کا دوست نہیں مگر اپنے رسول اور رسول کے غلاموں کا دوست ہوں وہ کافر تمہیں خوش کرنے کے لیے میٹھی میٹھی باتیں کرتے ہیں مگر جو باتیں زبان سے کرتے ہیں وہ ان کے دل میں نہیں' دل سے تمہارے خطرناک دشمن ہیں ان کی میٹھی میٹھی باتوں میں نہ آنا ان کے عمل کو دیکھو انہوں نے رسولِ

Marfat.com

خدااور اس کے صحابہؓ کو عمرہ کرنے سے بھی روکا ہے۔مکہ مکرمہ سے ہجرت کرنے پر بھی مجبور کیا ہے۔ہاں البتہ ان میں جنہوں نے عہد نہیں توڑا یا سچی توبہ کرلی یا کوئی رسولؐ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کچھ سوال وجواب کرنا چاہتا ہو تو اس کو رسول کی بارگاہ تک آنے دو اور واپس اپنی امن کی جگہ تک جانے دو تاکہ ان کو اچھی طرح اسلام کی حقانیت کی خبر ہو جائے اور ممکن ہے اخلاق رسول کا اثر ہو جائے' یہ اعلان حج کے دن مقام عرفات میں کیا جائے جب ہر کوئی وہاں جمع ہو اور پھر معلوم ہونا چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے بلکہ خود ذلیل ہونگے (سورۃ توبہ آیت نمبر ۱ تا ۱۰)☆

نوٹ: معلوم ہونا چاہیے کہ یہ آیات مبارکہ مدینہ منورہ میں اس وقت نازل ہوئی جب رسولِ خدا نے حج کے لیے قافلہ روانہ فرمادیا تھا۔اور ان کا امیر حضرت ابوبکر صدیق کو بنا کر بھیجا تھا مگر جب یہ آیات نازل ہوئی تو حضورؐ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو اپنی طرف سے نمائندہ بنا کر مکہ مکرمہ روانہ فرمایا تو حضرت علیؓ نے حج کے دن میدان عرفات میں حضور کی طرف سے اعلان فرمایا۔اور یہ اعلان اونٹنی کے اوپر بیٹھ کر کیا۔یہ اعلان سن کر اہل کفر پر ماتم طاری ہو گیا اور رسولؐ خدا کی عظمت اور جرت وبہادری پر انگشت بدندان ہو گئے۔تیسرے یہ معلوم ہوا۔خدا کی بات رسول کی بات ہے اور رسول سے عہد کرنا گویا خدا سے عہد کرنا ہے۔چوتھی بات یہ معلوم ہوئی کہ اگر مجبوری نہ ہو تو دشمن کو بھی مہلت دینی چاہیے۔پانچویں بات یہ معلوم ہوئی کہ حضرت ابوبکر کی خلافت حق ہے۔کہ حضورؐ نے اپنی حیات مبارکہ میں حج کا خلیفہ بھی بنایا۔اور نماز کا خلیفہ بھی بنایا۔چھٹی بات یہ معلوم ہوئی کہ حضرت ابوبکر و حضرت علیؓ کی آپس میں بہت محبت تھی۔لہذا ان حضرات کو ماننے والے ایک دوسرے سے محبت رکھیں اور حضورؐ کے ہر خلیفہ کو تسلیم کریں۔اور کسی صحابہؓ یا اہبت سے بغض نہ رکھیں۔(فقط)

Marfat.com

واقعہ (38)

سورۃ یوسف علیہ السلام آیت نمبر (۳۶'۴۱'۴۶'۴۹)

یوسف علیہ اسلام کے ساتھ دو جوان قید خانہ میں اور بھی داخل ہوئے ایک نے پوچھا اے یوسف میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ شراب بنا رہا ہوں دوسرے نے کہا کہ میں نے خواب دیکھا کہ میرے سر پر روٹیاں ہیں اور اوپر سے پرندے میرے سر پر چونچیں مارتے ہیں ہمارے خوابوں کی تعبیر بتائیے۔(۳۶) یوسف علیہ اسلام نے فرمایا کہ جو شراب بنا رہا ہے وہ مقدمہ میں بری ہو جائیگا اور بادشاہ کا ساقی مقرر ہوگا اور جس کے سر پر روٹیاں ہیں اس کو سولی پر لٹکا دیا جائیگا۔ یہ ہے تمہارے بتائے ہوئے خوابوں کی تعبیر اب یہی خدائی فیصلہ ہے اس میں کوئی ردوبدل نہ ہوگا۔(۴۱)☆

نوٹ: بعض مفسرین کرام نے لکھا ہے کہ ان کو خواب آئے نہیں تھے صرف حضرت یوسفؑ کے ساتھ مذاق اڑانے کا منصوبہ بنایا تھا اس لیے جب حضرت یوسف علیہ اسلام نے خوابوں کی تعبیر فرمادی تو کہنے لگے کہ اے یوسف ہم کو تو خواب آئے ہی نہیں ہم تو تیرا امتحان لیتے ہیں مگر یوسفؑ نے فرمایا خواہ تم خواب بیان کرنے میں سچے ہو یا جھوٹے اب تمہارا انجام وہی ہے جو میں نے بتادیا' معلوم ہوا اللہ کے نیک بندوں سے مذاق اڑانا کافروں کا کام ہے اور یہ بھی معلوم ہوا خدا کے رسول کی زبان سے جو بات نکل گئی وہی تقدیر ہے اور تمام تفسیروں میں ہے کہ ان میں سے ایک سولی چڑھایا گیا اور دوسرے کو بری کر کے بادشاہ کا ساقی مقرر کیا گیا۔(فقط)

واقعہ (39)

اے یوسف ہمارے بادشاہ کو خواب آیا ہے کہ سات موٹی گائیں ہیں جن کو سات دبلی گائیں کھاتی ہیں اور سات سبز شاداب بالے ہیں اور سات خشک بالے ہیں ہم کو اس خواب

Marfat.com

کی تعبیر بتائیں۔ تاکہ بادشاہ اور درباریوں کو پتہ چل جائے کہ (یوسف کا رتبہ اور علم کیا ہے)
(۴۶)

یوسفؑ نے فرمایا کہ تعبیر اس خواب کی یہ ہے کہ تم سات سال خوب کاشتکاری کرو گے خوب بارشیں ہونگی اور خوب فصل تیار ہونگے جتنا غلہ تم کو سال بھر میں ضرورت ہو اتنا صاف کرنا باقی سٹوں میں چھوڑنا تاکہ خراب نہ ہو۔ (۴۷) ان سات سالوں کے بعد جو سات سال آئیں گے ان میں بارش بالکل نہ ہوگی فصل کا نام ونشان نہ ہوگا جو غلہ تم نے پہلے سات سال جمع کیا تھا وہ پچھلے سات سالوں میں کھایا جائے گا مگر پندرہویں سال بیج کے لیے کچھ بچے گا۔ (۴۸) پھر پندرہویں سال خوب بارشیں ہونگی اور خوب باغات تیار ہونگے اور لوگ خوب پھلوں کا رس نچوڑیں گے۔ (۴۹)☆

نوٹ: مسلمانو! ایک طرف نبی کا علم دیکھو اور دوسری طرف ان گستاخوں کو دیکھو جو کہتے ہیں کہ انبیاءؑ کو علم غیب نہیں دیا گیا۔ (فقط)

جب یوسف علیہ اسلام پوری قوت کو پہنچے تو ہم نے اپنی طرف سے حکمت اور علم عطا کیا اور ہم اسی طرح اچھے لوگوں کو اچھی جزا دیتے ہیں۔ (۲۲)☆

نوٹ: حضرت یوسفؑ کو چھوٹی عمر میں بھائیوں نے کنوئیں میں ڈالا، پھر تاجر مسافروں پر فروخت کیا، انہوں نے مصر کے بازار میں فروخت کیا، اس طرح آپؑ مائی ذلیخا کے گھر رہے۔ بظاہر کسی مدرسہ میں جانے کی نوبت نہ آئی مگر اللہ تعالیٰ نے علم و حکمت کے سمندر عطا فرمادیئے۔ کیا یہ علم غیب نہیں جو خدا نے عطا فرمایا، اللہ تعالیٰ انبیاء، اولیاء، کی صفات کے منکروں کو ہدایت نصیب کرے۔ (فقط)

واقعہ (40)

جب یوسف نے اپنے بھائیوں سے کہا میرا یہ کُرتا لے جاؤ باپ کی آنکھوں سے لگاؤ

Marfat.com

تو ان کی آنکھوں میں فوراً نور آجائے گا اور پھر تم سب گھر والوں کو میرے پاس لے آؤ۔(۹۳) جب قافلہ مصر سے روانہ ہوا تو ادھر یوسفؑ کے والد نے سب گھر والوں کو بلایا اور فرمایا کہ آج مجھے یوسف کی خوشبو آرہی ہے میں تم سے سچ کہتا ہوں تم مجھے یوسف کا دیوانہ نہ کہو۔(۹۴) سب گھر والوں نے کہا قسم خدا کی تو تو یوسف کی محبت میں کبھی کا دیوانہ ہو چکا ہے۔(۹۵) مگر جب وہ خوشخبری سنانے والا یوسف کا کُرتا لے کر آیا اور کُرتے کو اپنے باپ کے چہرے سے لگایا تو فی الفور آنکھوں میں نور لوٹ آیا۔ تو آپ نے گھر والوں سے کہنے لگے کہ میں نے تم سے کہا تھا کہ مجھے اللہ کی طرف سے وہ خصوصی علم نصیب ہے جو تم نہیں جانتے۔ تو سب گھر والے کہنے لگے۔ اے ہمارے باپ ہماری خطاؤں کو معاف فرماؤ ہم اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں۔ بیشک ہم غلطی پر تھے۔(۹۷) تو باپ نے فرمایا میں نے تو تمہیں معاف کر دیا (مگر تم نے جو قانون الٰہی کی مخالفت کی اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کو تکلیف دی تو اس لیے بھی تمہارے لیے اپنے رب سے معافی مانگوں گا۔ بیشک وہ غفور رحیم ہے۔(۹۸)☆

__نوٹ__: ان چھ آیات میں غور کرو۔ اللہ کے نبیؑ کے کمالات ہی کمالات نظر آتے ہیں یوسف علیہ السلام کے کُرتے کی برکت۔ حضرت یعقوبؑ کی قوت شامعہ کہ ہزاروں میلوں سے یوسف کی خوشبو معلوم ہوئی۔ اللہ کی طرف سے ملنے والا خصوصی علم اپنی اولاد کیلئے خدا سے معافی مانگنا۔ دوسری طرف ان گستاخوں کو دیکھو جو کہتے ہیں نبیؑ کچھ نہیں کر سکتے یا نبیؑ کے پاس کیا ہے۔ جب نبیؑ کے کرتے کی برکت سے آنکھوں میں نور آجاتا ہے تو نبیؑ کی برکت سے دل منور کیوں نہ ہو جائیں۔ مگر دل ان کے منور ہوتے ہیں جو نبیؑ کے نور کو مانتے ہیں جو بد بخت نبیؑ کے نور کو مانتے ہی نہیں تو ان کے دل ضرور کالے ہونگے۔(فقط)

واقعہ (41)

Marfat.com

جب کوئی نیک عمل کرے مرد ہو یا عورت بشرطیکہ ایمان والا ہو ہم ایسے شخص کو پاکیزہ زندگی عطا کرتے ہیں۔ اور ہم اس کو اس کے نیک عمل کی اجر کے طور پر بہت اچھی جزا دیتے ہیں۔ (سورۃ نحل آیت نمبر (۹۷)) ☆

نوٹ: مفسرین کرام نے لکھا ہے کہ ایسے خالص نیک ایمانداروں کو مرنے کے بعد برزخ میں ایک پاکیزہ زندگی عطا کی جاتی ہے۔ اور یہ زندگی اس کو قیامت تک برزخ میں نصیب ہوگی۔ اور آخرت کی زندگی تو جنت میں عیش و عشرت ہے۔ (فقط)

واقعہ (42)

پاک ہے وہ اللہ جو اپنے بندے خاص کو رات ہی رات مکہ مکرمہ سے بیت المقدس تک لے گیا۔ جس کے ارد گرد ہم نے بہت برکتیں رکھی ہیں تاکہ اپنے محبوب کو اپنی خاص نشانیاں دکھائے بیشک وہی سننے والا دیکھنے والا ہے۔ (سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۱)

اس آیت مبارکہ سے معراج النبیؐ کی ابتدا ہے بیت المقدس میں انبیاء علیہم السلام کی امامت کرانے تک ذکر اس آیت میں ہے باقی اگلے سفر کر ذکر سورۃ نجم (پ ۲۷) میں ہے۔ یہاں چند باتیں معلوم ہوئیں۔ اول :- حضورؐ کی معراج پاک جسمانی تھی۔ اگر صرف روحانی ہوتی تو آیت میں لفظ ☆ عبدہ ☆ نہ آتا' عبد جسم اور روح کو ملانے سے ہوتا ہے۔ دوئم :- اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوبؐ کی عبدیت کو اپنی طرف منسوب فرما کر وہ عزت بخشی کہ جبرائیل علیہ السلام جیسے فرشتے آپؐ کے غلام بنا دیے گئے علامہ اقبالؒ نے خوب فرمایا۔

☆ عبد دیگر عبدہ چیزے دگر   آں سراپا انتظار او منتظر

عبد دیگر عبدہ چیزے دگر   صد ہزاروں جبرائیل اندر بشر (معمولی تغیر)

دوئم :- بیت المقدس کے ارد گرد جو برکتیں ہیں وہ انبیاء علیہم السلام کے مزارات

Marfat.com

ہیں۔

سوئم :- اللہ تعالیٰ نے محبوبﷺ کو اپنی قدرت کی وہ نشانیاں دکھائیں جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھیں حدیث پاک میں حضورؐ نے ارشاد فرمایا۔ میں نے وہ کچھ دیکھا جو کسی نے نہ دیکھا اور میں نے وہ کچھ سنا جو کسی نے نہ سنا۔ (فقط)

واقعہ (43)

سورۃ مریم آیت نمبر (۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴) (۵) آیات

(حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ماں کی گود میں اپنی قوم سے کہا) بیشک میں اللہ کا بندہ ہوں اللہ نے مجھے کتاب دی ہے اور مجھے اپنا نبی بنایا ہے۔ (۳۰) اور مجھے جہاں کہیں بھی رہوں برکتوں والا بنایا ہے اور مجھے تا حیات نماز و زکوٰۃ کی وصیت فرمائی۔ (۳۱) اور مجھے اپنی والدہ کے لیے بہت ہی نیکی کرنے والا بنایا ہے اور مجھے اللہ تعالیٰ نے کسی پر ظلم کرنے والا بدبخت نہیں بنایا۔ (۳۲) اور مجھ پر سلام ہی سلام ہے۔ یوم ولادت بھی، یوم وفات بھی، یوم قیامت بھی،۔ (۳۳) یہ ہے عیسیٰ ابن مریم اور حق بات یہی ہے جس میں نادان لوگ شک کرتے ہیں۔ (۳۴)☆

نوٹ : حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ماں کی گود میں پیدائش کے پہلے ہی دن اپنی نبوت کا اعلان کر دیا اور کئی غیب کی باتوں کی خبر کر دی۔ اپنا مقام بھی بیان کر دیا۔ قیامت تک آنے والے گستاخوں کو حیران کر دیا جو لوگ کہتے ہیں نبوت چالیس سال سے پہلے نہیں ملتی ان کو بتادیا کہ نبیؑ پہلے دن سے ہی نبی ہوتا ہے مگر اعلان نبوت اپنے وقت پر کرتا ہے۔ (فقط)

واقعہ (44)

سورۃ طٰہٰ آیت نمبر ۱۱، ۱۲، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، (۶) آیت

جب موسیٰ علیہ السلام وادی طویٰ میں آیا تو ہم نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا

Marfat.com

۔(۱۱) بیشک میں تیرا رب ہوں اپنے جوتے اتار لے بیشک تو آج ایک پاک وادی طویٰ میں خدا سے ہم کلام ہے۔(۱۲) اور اے موسیٰ بتا تیرے سیدھے ہاتھ میں کیا ہے۔(۱۷) عرض کیا یہ میری لاٹھی ہے میں اس پر ٹیک لگاتا ہوں۔ اور اس کے ذریعے اپنی بکریوں کے لیے درختوں سے پتے گراتا ہوں اور اس لاٹھی میں میرے اور بھی بہت سے کام ہیں۔(۱۸) اللہ نے فرمایا اس لاٹھی کو زمین پر ڈال دو۔(۱۹) جب موسیٰ علیہ اسلام نے لاٹھی کو زمین پر ڈالا تو وہ سانپ بن کر دوڑنے لگا۔(۲۰)

نوٹ: معلوم ہوا اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کے وقت جوتے اتارنے چاہیں وہ لوگ شرم کریں جو نماز میں جوتے نہیں اتارتے خواہ نماز پنجگانہ ہو یا عید کی نماز ہو یا جنازہ کی نماز ہو، بارگاہ الٰہی میں آداب بجالانے چاہیں۔ ضد اور تکبر کرنا شیطانی عمل ہے۔ ہاں البتہ مجبوری کی صورت میں پاک جوتے پہن کر جنازہ پڑھنا جائز ہوگا۔ دوسرا:- نبی کی ہر چیز مشکلات کا حل ہے دیکھو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں آنے والی لاٹھی کے برابر دنیا میں کوئی لاٹھی نہیں نبیؑ کی ہر چیز بے مثال ہے۔ نبیؑ کے پسینے جیسا کسی کا پسینا نہیں خدا ادب نصیب کرے۔(فقط)

واقعہ (45)

سورۃ طٰہٰ آیت نمبر (۲۵ تا ۳۹)

(حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جو دعا کی) اے اللہ میرے دل کو کھول دے۔(۲۵) اور میرے کام کو میرے لیے آسان فرما۔(۲۶) اور میری زبان سے رکاوٹ دور کردے۔(۲۷) تاکہ فرعون اور اس کے درباری میری بات سمجھیں۔(۲۸) اور میرے گھر والوں سے میرا ایک حمایتی بنا۔(۲۹) اچھا تو ہوگا کہ میرا بھائی ہارون ہو۔(۳۰) اس کے ذریعے میرے بازو کو مضبوط فرما۔(۳۱) اور اس کو میرے کام میں میرا

Marfat.com

شریک کردے۔(۳۲) تاکہ ہم تیری مل کر تسبیح بیان کریں۔(۳۳) اور تیرا ذکر زیادہ کریں۔(۳۴) بیشک تو ہمیں دیکھتا ہے۔(۳۵) اللہ نے فرمایا۔اے موسیٰ تیرے سب سوال قبول ہیں تو نے جو مانگا تجھے مل گیا۔(۳۶) اور اے موسیٰ ہم نے اس سے پہلے بھی تجھ پر احسان کیا تھا۔(۳۷) جب ہم نے تیری ماں کی طرف وحی بھیجی۔(۳۸) کہ اپنے بچے کو صندوق میں ڈال کر دریا میں ڈال دے دریا اس کو ساحل کی طرف لے جائیگا اور بچے کو فرعون کے گھر والے لے جائیں گے جو میرا اور اس بچے کا دشمن ہے۔اور اے موسیٰ میں نے تجھ کو اپنی طرف سے ہر دلعزیز بنایا اور تیرے سارے معاملے میرے سامنے ہیں۔(۳۹)☆

نوٹ:۔یوں تو قرآن کریم کی ہر آیت میں ہزاروں حکمتیں پوشیدہ ہیں مگر چند باتیں مذکورہ آیات سے معلوم ہوئیں۔حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اللہ سے معاون مانگنا۔وہ بھی اپنا بڑا بھائی ھارون۔اللہ کا ذکر کثرت سے کرنا۔اللہ تعالیٰ کا اپنے رسول کے سب سوال منظور کرنا ۔حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کی طرف وحی کرنا اور پیش آنے والے سب حالات کی اطلاع فرمادینا‘ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہر دل عزیز بنانا۔دشمن کے گھر پروان چڑھنا۔ ان لوگوں کے لیے نصیحت ہے جو بزرگانِ دین کے کمالات کے منکر ہیں۔(فقط)

واقعہ (46)

اے محبوبؐ تجھ سے پہلے بھی رسولوں کے ساتھ بدبختوں نے ٹھٹھا کیا تھا تو ان کو خوب ہر طرف سے گھیر اگیا۔اور ٹھٹھا کرنے کی ان کو خوب سزا ملی۔(سورۃ انبیاء آیت ۴۱)☆

نوٹ: معلوم ہوا انبیاء علیھم السلام کی شان میں بکواس کرنے کا انجام عذاب الٰہی ہے جو ان کو ہر طرف سے گھیرے گا۔(فقط)

واقعہ (47)

سورۃ الانبیاء

Marfat.com

(اور جب کافروں نے ابراہیم خلیل اللہ کو آگ میں ڈالا) تو ہم نے فرمایا اے آگ میرے خلیل ابراہیم پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا۔ (۶۹) ان کافروں نے میرے نبی کو نقصان دینے کے لیے مکروفریب کیے لیکن ہم نے ان کے مکروفریب بے کار بنا دیے وہ خود گھاٹے میں رہے (آیت نمبر ۶۹، ۷۰)

نوٹ: معلوم ہوا انبیاء علیہم السلام کے خلاف کسی بھی قسم کی سازش کرنا۔ ان کو پریشان کرنا کافروں کا کام ہے مگر اللہ تعالیٰ اپنی محبوب بندوں کی خود حفاظت بھی فرماتا ہے۔ اور روز بروز عظمت مرسلین کے چرچے بھی فرماتا ہے۔ (فقط)

واقعہ (48)

اور ہم نے سلیمان علیہ السلام کو فیصلہ کرنے کا خوب فہم عطا فرمایا۔ اور سلیمان علیہ السلام اور ان کے والد داؤد علیہ السلام کو خوب علم و حکمت سے نوازا۔ اور ہم نے داؤد علیہ السلام کو یہ شان دی کہ جب ذکرِ الٰہی کرتے تو پہاڑ اور پرندے بھی آپ کے ساتھ ذکر میں مشغول ہو جاتے۔ اور ہمارے لیے کچھ مشکل نہیں ہم سب کچھ کر سکتے ہیں۔ (۷۹ انبیاء)

نوٹ: اس آیت سے بھی انبیاء علیہم السلام کی عظمت مقام علم و حکمت معلوم ہوا۔ (فقط)

واقعہ (49)

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو بیشک قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہے۔ (۱) جس دن ہر دودھ پلانے والی اس سے دور ہو جائیگی جسے دودھ پلاتی تھی۔ اور حمل والی اپنے حمل کو گرا دیگی۔ اور لوگ تجھے حالت سکر (نشے کی حالت) میں نظر آئیں گے حالانکہ یہ سُکر میں نہ ہونگے لیکن اللہ کا عذاب بہت سخت ہے۔ (جس کی وجہ سے لوگوں کے ہوش اُڑ جائیں گے)۔ (۲) سورۃ حج

نوٹ: ان دو آیات میں قیامت کے حادثہ کا ذکر ہے۔ مسلمانو! ہوش کرو غفلت کو چھوڑو

Marfat.com

اچھے عمل کر کے خدا کی عبادت خلوص دل سے کر کے اللہ کو راضی کر لو۔ اللہ تعالیٰ کے محبوبؐ پر خلوص دل سے صلوٰۃ و سلام عرض کر کے محبوبؐ کی شفاعت کے حق دار بنو' دوسرا یہ معلوم ہوا کہ روز قیامت نفسی نفسی کا دور ہوگا صرف اچھے عمل اور اللہ کے محبوبؐ بندے کام آئیں گے۔ قیامت کے روز مجرم لوگ تو حیرانگی سے بے ہوش ہو جائیں گے کہ ہم تو موت کے بعد زندہ ہونے کو مذاق سمجھتے تھے مگر انبیاء کی بات سچ ثابت ہوئی۔ (۳) ۔ مگر جو اللہ کے نیک بندے ہونگے وہ تو دیدار الٰہی کے مشتاق اور زیارت رسول ﷺ کے دیوانے مستانے دکھائی دیں گے غور کرو انصاف کرو۔ (فقط)

واقعہ (50)

اے لوگو! اللہ تعالیٰ مثال بیان فرماتا ہے غور سے سنو تم لوگ جو خدا کو چھوڑ کر بتوں کی پوجا کرتے ہو جان لو کہ بت ایک مکھی بھی نہیں بنا سکتے۔ اگرچہ سارے جمع ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے تو یہ اپنی چیز مکھی سے واپس نہیں لے سکتے ۔ ایسے بے جان بتوں کے طالب بھی کمزور ہیں اور خود مطلوب بھی کمزور ہیں۔ (۷۳) جن لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر بتوں کو معبود بنا لیا انہوں نے اللہ کا کوئی حق نہ پہچانا۔ حالانکہ بیشک اللہ قوتوں والا غلبے والا ہے۔ سورۃ حج (۷۴)☆

<u>نوٹ</u>: ان آیات میں بت پرستوں کی مذمت کی گئی ہے۔ اور ان کی عقل کا جنازہ نکلتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ کہ یہ لوگ جو بتوں پر چڑھاوے چڑھاتے ہیں اور ان سے مرادیں مانگتے ہیں ان کو خدا کی خدائی میں شریک مانتے ہیں۔ ان عقل کے اندھوں سے پوچھو کہ معبود برحق تو وہ ہے کہ جس نے تمام کائنات کو پیدا کیا۔ ان بتوں نے ایک مکھی بھی نہیں بنائی۔ بلکہ ان پر مکھیاں بیٹھ کر تمہاری رکھی ہوئی چیزیں چاٹ جاتی ہیں یہ اپنی حفاظت کرنے سے قاصر ہیں۔ اور تم ان سے مرادیں مانگتے ہو۔ کیا جس خدا نے تمہیں پیدا کیا اور جس نے تمہیں طرح

Marfat.com

طرح کی نعمتیں بخشیں۔ تمہاری رہنمائی کے لیے رسولؑ بھیجے۔ تمہاری آسائش کے لیے طرح طرح کے باغات اگائے اور ٹھنڈی روح افراء ہوائیں چلائیں، میٹھے پانی کے چشمے جاری کیے اور تمہیں اولاد دی۔ کیا تم نے خدا کا یہی حق پہچانا کہ.... بتوں کو نہیں چھوڑتے مگر حقیقی خدا کو چھوڑ بیٹھے ہو۔ خدا کے رسول کے ساتھ مذاق اڑاتے ہو جان لو کے تمہارے بت بے بس ہیں۔ ساری قوت و غلبے کا مالک اللہ ہی ہے جب وہ اپنے بزگزیدہ بندوں کو کامیاب فرماتا ہے ان کی عظمت کو چمکاتا ہے تو تم سارا زور لگانے کے باوجود میرے برگزیدہ بندوں کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ تم اور تمہارے بت بہت کمزور ہیں۔

(۱) نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن، پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا۔

(۲) فانوس بن کے جس کی حفاظت ہوا کرے وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے۔ (فقط)

واقعہ (51)

سورۃ نور آیت نمبر (۲۱)

اے ایمان والو! شیطان کی پیروی نہ کرو جو کوئی شیطان کی باتوں میں آجاتا ہے تو شیطان اسے بے حیائی اور برائی کی ترغیب دیتا ہے۔ اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو تم میں سے کوئی ایک بھی ایسا پاکیزہ نہ ہوتا جیسے اب ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے پاکیزگی عطا کرتا ہے اللہ تعالیٰ سننے والا علم والا ہے۔ (۲۱)☆

نوٹ: سورۃ نور کے دور کو عوں میں ایک خاص واقعہ کا ذکر ہے کہ ایک مرتبہ دوران سفر شیطان نے افواہ پھیلادی کہ حضور علیہ السلام کی بیوی حضرت عائشہؓ عمل غیر شرعی کی مرتکب ہوئی کئی لوگوں نے اسے سچ بھی خیال کیا اور ایک ہنگامہ برپا کیا حقیقت میں یہ پوری سورت حضرت عائشہؓ کی عصمت و عظمت و رفعت میں نازل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانون

Marfat.com

کواس سورت میں بارگاہ نبویؐ کے آداب سکھائے اور جنہوں نے اس خبر کو سچ مانا ان کو شیطان کا پیرو کار فرمایا گیا۔ اور یہ ارشاد بھی ہوا کہ نبیؐ کی عزت کے خلاف کوئی بات منہ سے نکالنا یا دل میں سوچنا پرلے درجے کی بے حیائی اور برائی ہے۔ اور ارشاد فرمایا کہ اے ایمان والو! میں نے تم کو رسولؐ کی وساطت سی پاکیزگی نصیب کی ہے اگر میں اپنا رسول نہ بھیجتا تو تم قیامت تک پاک نہیں ہو سکتے تھے تو جس رسول کے وسیلے سے تم پاک ہوئے اس رسول مکرم کی عزت کا تمھیں خیال نہیں خبردار آئیندہ ایسی بات نہ دل میں سوچنا نہ منہ سے نکالنا۔ ☆

نوٹ: مگر کتنے بدبخت ہیں وہ لوگ جو حضور علیہ اسلام کے علم کے خلاف جہاد کرتے ہیں اور اس واقعہ کو آڑ بناتے ہیں۔ وہ خواہ مخواہ قرآن کے احکام اور نبیؐ کے آداب کے منکر ہو رہے ہیں اور بار بار اسی واقعہ کا تذکرہ کرتے ہیں جس کو دہرانے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے شرم کریں ایمان بچائیں سچی توبہ کریں خود کو جہنم سے بچائیں۔ (فقط)☆

واقعہ (52)

سورۃ فرقان آیت نمبر (۲۷، ۲۸، ۲۹)

قیامت کے دن وہ ظالم جس نے رسول خدا کی مخالفت کی ہو گی۔ افسوس سے اپنے ہاتھ کاٹ کھائے گا اور کہے گا کاش کہ میں نے رسول خدا کی سنگت اختیار کی ہوتی۔ (۲۷) ہائے افسوس ہائے افسوس میں نے رسولؐ کے دشمن کو دوست نہ بنایا ہوتا۔ (۲۸) اس نے مجھ کو گمراہ کر دیا حالانکہ مجھ کو رسولؐ کی بات اچھی معلوم ہوئی تھی۔ بیشک شیطان انسان کو ذلیل و خوار کرتا ہے۔ (۲۹)☆

نوٹ: ایک شخص عقبہ نے حضورؐ سے رابطہ کیا حضورؐ کی باتیں پسند آئیں۔ وہ حضورؐ پر ایمان لانے والا تھا مگر اس کا ایک دوست تھا جو دشمن رسولؐ تھا اس نے بہت طعنہ زنی کی عقبہ نے

Marfat.com

کہا میں نے کسی مجبوری سے حضورؐ کو گھر بلایا اور کلمہ پڑھا مگر وہ دشمن رسول کہنے لگا جب تک تو محمدؐ کی شان میں گستاخی نہ کریگا میں تجھ سے راضی نہ ہونگا۔ عقبہ کی بدبختی تھی کہ دوست کو راضی کرنے کے لیے حضور کی شان میں گستاخی کرلی۔ گستاخی کرنی تھی کہ چہرے کے دونوں طرف بدنما داغ بن گئے اور کسی جنگ میں حضرت علیؓ کے ہاتھ سے قتل ہوا۔ اس بدبخت کی بُرے دوست کی وجہ سے دنیا بھی برباد ہوئی قیامت میں بھی اپنے ہاتھ کاٹ کھائے گا جب دیکھے گا کہ غلامانِ مصطفیٰ کو جنت کے باغات مل رہے ہیں اس وقت اسے ہوش آئے گا۔ مسلمانو! غور کرو غور کرو، ہوش کرو ہوش کرو، کسی گستاخ نبیؐ کو دوست نہ بناؤ بُرے دوستوں کی دوستی چھوڑ دو مگر حضورؐ کی غلامی نہ چھوڑو ورنہ روز محشر ہاتھ ملو گے۔ (فقط) ☆

واقعہ (53)

سورۃ نمل آیت نمبر (۴۰) (جب حضرت سلیمان نے بلقیس کا تخت لانے کے لیے حاضرین کو حکم دیا) تو اس شخص نے کہا جس کے پاس کتاب کا علم تھا کہ اے اللہ کے نبی میں آنکھ جھپکنے کی دیر بھی نہ لگاؤں گا اور بلقیس کا تخت تیرے سامنے کردونگا۔ جب سلیمان علیہ اسلام نے اپنے سامنے تخت کو حاضر پایا کہا یہ میرے رب کا فضل ہے۔ میرا رب مجھے آزماتا ہے کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری۔ جو شخص بھی شکر گزاری کرے اس کا اپنا فائدہ ہی ہے۔ اور جو ناشکری کرے تو میرا رب غنی ہے، کریم ہے۔ ☆

حضرات دیکھ لیا کہ حضوت سلیمان علیہ السلام کا ایک اُمتی جب قوت خداداد سے آنکھ جھپکنے میں سیکڑوں میلوں سے بلقیس کا تخت ہزاروں من وزنی لاسکتا ہے تو سید المرسلین ختم المرسلین کا اُمتی ایک ولی ہزاروں میلوں سے اپنے مریدوں کی مدد کر سکتا ہے۔ ڈوبتوں کو بچا سکتا ہے، ڈاکوؤں کو جنگل میں مار مار کر بھگا سکتا ہے، وہ لوگ غور کریں

Marfat.com

جو کہتے ہیں کوئی نبی ولی کچھ نہیں کر سکتا۔ شرم کریں۔ قرآن کو سمجھیں۔ (فقط)☆

واقعہ (54)

سورۃ الاحزاب آیت نمبر (۳۶، ۳۷)

جب اللہ اور اللہ کا رسول کوئی فیصلہ کر دیں تو کسی مومن مرد و عورت کیلئے جائز نہیں کہ وہ اپنے معاملہ میں کوئی اختیار رکھیں اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول ؐ کی نافرمانی کرتا ہے۔ وہی کھلی گمراہی میں پڑتا ہے۔ (۳۶) اور اے محبوب ؐ جب تو نے اپنے غلام جس پر اللہ نے اور تو نے انعام کیا ہے کہا کہ اپنی بیوی کو اپنے نکاح میں رکھے رہو۔ اور اللہ کا خوف رکھے رہو۔ اور محبوب ؐ آپ کے دل میں ایک خواہش ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ ظاہر فرماتا ہے حالانکہ آپ ؐ کو لوگوں کی ملامت کا فکر ہے اور اللہ تعالیٰ زیادہ حقدار ہے کہ دل میں اسی کا خوف ہو اور آخر کار جب زید ؓ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تو ہم نے وہ عورت آپ ؐ کے نکاح میں کر دی۔ تاکہ لوگوں کے لیے آسانی ہو جائے کہ جس کو منہ بولا بیٹا کہا جائے وہ حقیقت میں بیٹا نہیں ہوتا اس کی منکوحہ مطلقہ سے نکاح جائز ہے اور اللہ کا قانون اور فیصلہ ہو کر رہتا ہے۔ (۳۷)☆

نوٹ: ان آیات کی تفسیر اپنے مقام پر دیکھی جائے سر دست اتنا معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہزاروں مقامات پر اپنے نام کے ساتھ محبوب ؐ کے نام کو شامل فرمایا ہے، دوسرا یہ معلوم ہوا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر انعام فرماتا ہے اسی طرح رسول خدا بھی اپنے غلاموں پر انعام فرماتا ہے، تیسرا یہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول ؐ کے وسیلے سے اپنی مخلوق پر آسانی فرماتا ہے، چوتھے یہ معلوم ہوا کہ زبان سے کسی کو ماں، بہن، بھائی، بیٹا، بیٹی، بھانجا، بھانجی کہہ دینے سے سچ مچ رشتہ قائم نہیں ہو جاتا حقیقی رشتہ وہی ہے جو خون یا دودھ کا ہے، پانچویں یہ معلوم ہوا کہ حضور ؐ کی غلامی کے صدقے حضرت زید ؓ

Marfat.com

کا نام قرآن کریم میں شامل ہوا یہ واحد صحابی رسول ہے جس کا نام قرآن میں آیا اور ایک واحد کافر ابی لہب ہے جس کی برائی نام کے ساتھ قرآن میں شامل ہے' معلوم ہوا جو کوئی اللہ کے رسول کا زیادہ ادب کرے وہ زیادہ اجر کا حقدار ہے اور جو کوئی بد بخت حضورؐ کی شان میں زیادہ گستاخی کرے وہ زیادہ سے زیادہ ذلت رسوائی خواری اور عذاب کا حقدار ہے۔ ☆

نوٹ :اگر اللہ تعالیٰ توفیق دے تو پوری سورۃ الاحزاب اور سورۃ حجرات پڑھ کر آداب نبویؐ دیکھ لو کہ سب فرائض سے بڑھ کر بڑا فرض محبت رسولؐ ہے۔(فقط)

واقعہ (55)

سورۃ الاحزاب آیت نمبر (۴۵ تا ۴۸)

اے نبیؐ (غیب کی خبریں بتانے والا) ہم نے تم کو احوال بتانے والا اور ایمان والوں کو خوشخبری سنانے والا اور بے ایمانوں کو عذاب سے ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے۔(۴۵) اور اللہ کی طرف باذنہ بلانے والا اور چمکتا ہوا نورانی چراغ بنا کر بھیجا ہے (۴۶) اور اے محبوبؐ اپنے غلاموں ایمانداروں کو خوشخبری سنا دو کہ ان کے لیے اللہ کے ہاں بہت بڑا فضل ہے۔ (۴۷) اور کافروں اور منافقوں کے بکواس کی طرف دھیان نہ لگایئے ان کی طرف سے پہنچنے والی تکلیف کو دفع کیجئے اللہ پر بھروسہ رکھیئے اللہ تعالیٰ کافی ہے کارساز۔(۴۸) ☆

نوٹ : تحقیق سے ثابت ہے کہ نبی اس پاکیزہ انسان کو کہتے ہیں جو اللہ کی طرف سے مخلوق خدا کو غیب کی خبریں بتائے۔اس لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا کہ میرا رسولؐ غیب بتانے میں بخل نہیں کرتا (شاہد) عربی کا لفظ ہے۔جس کا مطلب ہے نگرانی کرنے والا کسی معاملہ کو دیکھ کر یا سن کر گواہی دینے والا 'امداد کرنے والا' یہ سارے کام وہی کر سکتا ہے ۔جو یا تو موقع پر موجود ہو یا دور سے دیکھ رہا ہو یا سن رہا ہو۔یا علم الیقین عین الیقین حق الیقین کا حامل ہو۔ نماز جنازہ میں دیکھیں شاھدنا 'وغائبنا' ترجمہ جو ہمارے حاضر ہیں اور جو

Marfat.com

حاضر نہیں سب کو بخش دے تو حقیقت یہ ہے کہ شاہد کا معنی حاضر ناظر کرنا صحیح ہے (سراجاً منیراً) ہمارے نبیؐ چمکتے ہوئے نورانی چراغ ہیں، چراغ کے جتنا قریب ہوا تنی زیادہ روشنی ملے اس لیے حضورؐ نے حکم فرمایا کہ میرے صحابہؓ کی پیروی کروانہوں نے مجھ سے پورانور حاصل کیا ہے اور یہ خود نور کے ستارے بن گئے ہیں لہذا ہمیں صحابہ کرام کے طریقے پر چلنا چاہیے صحابہؓ کا منکر نبیؐ کا منکر ہے۔ حضورؐ کی ذات ہی اللہ کا بہت بڑا افضل ہے جو نبیؐ کے قریب ہے اللہ کا فضل لوٹتا ہے جو نبیؐ سے دور ہوا اللہ کے فضل سے محروم ہوا۔ کافروں اور منافقوں کی باتوں کی پرواہ نہیں کرنا چاہیے وہ تو نبیؐ کے خلاف قیامت تک بکواس کرتے رہیں گے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ بے دینوں گستاخوں انبیاء اولیاء کے منکروں کی باتوں کی پرواہ نہ کریں۔ ان کی قسمت میں ہے بے ادبی کرنا لہذا اے مسلمانو! تم ادب کا دامن تھامے رہو۔ (فقط) ☆

واقعہ (56)

سورۃ روم آیت نمبر (۵۲ تا ۵۳)

اے نبیؐ بیشک تیری بات یہ دل کے مُردے کافر نہیں سنتے اور نہ تیری آواز یہ بہرے سنیں جو آپؐ کی بات سے پیٹھ پھیر کا بھاگتے ہیں ۔ (۵۲) اور نہ ان دل کے اندھوں کو گمراہی سے نکالنا آپؐ کی ذمہ داری ہے بس آپؐ کی بات تو صرف وہ لوگ غور سے سنتے ہیں جو ہماری آیات پر ایمان لائے اور وہ سچے مسلمان ہیں۔ (۵۳)

<u>نوٹ</u>: اس طرح کی آیات کو دیکھ کر حضورؐ کے گستاخ کبھی کہتے ہیں نبیؐ قبر والوں کو نہیں سنا سکتا۔ کبھی کہتے ہیں نبیؐ مُردوں کو نہیں سنا سکتا و کبھی کہتے ہیں نبیؐ کے ہاتھ میں کچھ نہیں ، مسلمان بھائیو! آج سے ہزار سال پہلے کی تفسیریں دیکھ لو ان آیات کا مطلب معلوم ہو جائیگا اور غور کرنے والے تو جانتے ہیں۔ کہ ایسی تمام تر آیات مکہ مکرمہ میں نازل ہوئیں اور

Marfat.com

زیارت قبور کا حکم مدینہ منورہ میں ہوا۔ دوسری بات یہ کہ مُردوں سے مُراد دل کے مُردے کافر ہیں کیونکہ بعد والی آیت میں ہے کہ اے نبیؐ تیری بات تو صرف ایمان والے مسلمان سنتے ہیں تو معلوم ہوا پہلی آیت سے مُراد بے ایمان کافر ہیں۔ کتنے بدبخت ہیں وہ لوگ جو خدا اور نبیؐ اور قرآن وحدیث کے معاملہ میں بھی انصاف نہیں کرتے۔ ورنہ قرآن کریم کی بہت سی آیات اور بہت سی احادیث نبویؐ سے مُردوں کو سنانا ثابت ہے۔ (فقط)☆

واقعہ (57)

بیشک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم اور وہی بارش برساتا ہے اور وہی جانتا ہے کہ ماں کے پیٹ میں کیا ہے اور کسی جان کو ادراک نہیں کہ کل کیا ہوگا اور کسی جان کو ادراک نہیں کہ اس کی موت کس زمین پر آئیگی۔ بیشک اللہ تعالیٰ علم والا خبر رکھنے والا ہے۔ (۳۴) سورۃ لقمان☆

نوٹ: یہ آیت مبارکہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی کفار مکہ حضورؐ پر طرح طرح کے ناشائستہ سوال کرتے تھے۔ ان کو بتایا جاتا ہے تم اس لائق نہیں ہو کہ تمہارے بے ہودہ سوالوں کا جواب دیا جائے۔ اور نہ تم اس لائق ہو کہ تمہیں بتایا جائے کہ قیامت کب آئے گی۔ بارش کب برسے گی' ماں کے پیٹ میں کیا ہے' اور کل تم کیا کرو گے' اور تم زمین کے کس ٹکڑے پر مرو گے اور نہ تم ایسے لائق ہو کہ ادراک سے معلوم کر سکو' تم اپنی باتوں کو چھوڑو میرے محبوبؐ کے علم پر اعتراض نہ کرو۔ اصل بات یہ ہے کہ مذکوہ بالا صرف پانچ باتیں ہی نہیں ہر آنے والی بات کو مستقل طور پر اللہ ہی جانتا ہے ورنہ جو مطلب گستاخ نبیؐ لیتے ہیں وہ غلط ہے وہ آج کل تجربے سے ثابت ہے محکمہ فلکیات والے دس سال بعد ہونے والے سورج گرہن بتادیتے ہیں محکمہ موسمیات والے دس دن بعد ہونے والی بارشیں آندھیاں 'گرمیاں' مون سون کی ہوائیں بتادیتے ہیں اور پیٹ والے بچے کو معلوم کرنا کہ نر ہے یا مادہ آج کل کوئی بات

Marfat.com

ہی نہیں۔اور حضور علیہ اسلام نے تو جنگ بدر سے ایک دن پہلے بتادیا تھا کہ کل فلاں جگہ فلاں کافر مرے گا۔ فلاں جگہ فلاں کافر مرے گا۔ ستر مقامات پر ہاتھ رکھ کر ستر کافروں کے نام بتادیئے کیا نبیؐ کے کلمہ پڑھنے والوں کو یہ حدیث نظر نہیں آتی تو آنکھوں کا میڈیکل کروائیں، نبیؐ کے علم پر اعتراض نہ کریں۔ ہم مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہونا چاہیے کہ ہر غیب کی بات کو ہر وقت ذاتی طور پر مستقل طور پر اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔اس میں کوئی شریک نہیں اور یہ بات بھی قرآن و حدیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ جتنا چاہتا ہے جیسے چاہتا ہے اپنے محبوب بندوں کو غیب کی باتوں پر اطلاع فرماتا ہے اور ساری کائنات سے بڑھ کر ہمارے نبیؐ کو علم غیب عطا فرمایا۔ حضورؐ نے خود ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اولین و آخرین کے تمام علم عطا کیئے۔

نوٹ: بہت بہتر ہوگا اگر ایمان کی سلامتی مطلوب ہے تو میری کتاب جنت کا راستہ حصہ دوئم پڑھیے جس میں قرآنی آیات کے علاوہ مشکواۃ شریف سے ایک سو چار (۱۰۴) احادیث مبارکہ حضور کے علم غیب میں درج ہیں۔ (فقط)☆

واقعہ (58)

بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبیؐ آخر الزمان پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والوں تم اس نبی مکرم پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجتے رہو۔(۵۶) اور جو لوگ اللہ کو تکلیف دیتے ہیں اور اس کے رسول کو تکلیف دیتے ہیں ایسے بدبخت لوگوں پر اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں لعنت بھیجتا ہے اور ان کے لیے دردناک عذاب تیار ہے (۵۷) اور جو لوگ ایماندار مردوں اور عورتوں پر بلاوجہ الزام لگا کر انہیں تکلیف دیتے ہیں۔بلاشبہ ایسے بدبخت گناہ کبیرہ سر پر اٹھاتے ہیں۔(۵۸) سورۃ احزاب

نوٹ: اگرچہ ان آیات پر مکمل ہزاروں علماء کرام نے کتابیں لکھیں ہیں۔درود پاک کے

Marfat.com

فضائل لکھے، وہ اپنی جگہ سر آنکھوں پر ہیں، میں یہاں اتنا عرض کرونگا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کا حکم تو ہر انسان کو دیا ہے مگر حضورؐ کے ذکر کا حکم صرف ایمان والوں کو دیا ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ اللہ نے یہ فرمایا کہ لوگو کان کھول کر میرے محبوبؐ کی عظمت سنو یہ وہ نبیؐ ہے جس کا ذکر جس کی تعریف میں عرشوں پر کرتا ہوں۔ میرے فرشتے آسمانوں پر کرتے ہیں اگر تم زمین پر بھی رہ کر میرے محبوبؐ کا ذکر نہ کرو تعریف نہ کرو تو تمہارا ایمان میں کوئی حصہ نہیں اس لیے میں صرف ایمان والوں کو یہ سعادت نصیب کرتا ہوں کہ میرے محبوبؐ پر درود پڑھیں خوب سلام پڑھیں اگر میرے محبوبؐ نے ایک سلام کا جواب بھی دے دیا تو کام بن جائے گا۔ اور اگر تمہاری بدبختی زور پر ہے میرے محبوبؐ کا شکوہ کرتے ہو تو سن لو کہ اللہ اور رسولؐ کو تکلیف دیتے ہو لعنت کے حقدار ہو تمہارے لیے جہنم تیار ہے خبردار ایمان والوں پر بلاوجہ الزام نہ لگایا کرو ان کو تو صرف دنیا میں تکلیف ہو گی مگر تمہارے سروں پر روز قیامت کبیرہ گناہ کا وزن ہو گا۔ ذلیل ہو جاؤ گے۔ اے ایمان والو! تم ان بدبختوں کی طرح نہ بنو جنہوں نے موسیٰ علیہ السلام پر ناشائستہ الفاظ بول کر ان کو تکلیف دی مگر اللہ تعالیٰ نے ان بے حیاؤں کو شرمندہ کیا موسیٰ علیہ السلام کو ان کے کہے الفاظ سے بری کر دیا۔ موسیٰ علیہ السلام اللہ کے ہاں بڑے باوقار ہیں۔ (۶۹) اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو ہمیشہ سیدھی بات کہو۔ (۷۰) تو اللہ تعالیٰ تمہارے معاملات کی اصلاح فرمائے گا اور تمہارے گناہ معاف کریگا۔ اور جس نے اللہ اور رسولؐ کی دل سے فرمابرداری کی اسی نے بہت بڑی کامیابی حاصل کی۔ (۷۱)

__نوٹ__: مسلمانو! دیکھو اللہ تعالیٰ باربار ارشاد فرماتا ہے کہ میرے رسولوں کو تکلیف دینا کافروں کا کام ہے۔ لہذا اے ایمان والو تم نبیؐ کے معاملے میں بہت محتاط رہو۔ زبان درازنہ بنو اس جگہ وہ لوگ غور کریں جو ہر وقت نبیؐ کی عظمت کے خلاف سازشیں کرتے

Marfat.com

ہیں۔ کبھی علم کے خلاف کبھی اختیار کے خلاف، کبھی کمالاتِ ظاہر وباطن کے خلاف، اللہ پاک نے فرمایا کہ میرے نبی موسیٰ علیہ اسلام کا میرے ہاں بہت رتبہ ہے۔ صد افسوس اس کلمہ گو مولوی پر جو کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں نبی کا مرتبہ چوڑے چمار سے بھی کم تر ہے اور کبھی کہتا ہے نبی کا مرتبہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کیڑے مکوڑے سے بھی کم ہے خواہ ایسے مولوی کو عقیدت مند توحیدی کہیں یا موحد کہیں یا قاطع بدعت وشرک کہیں۔ قرآن کریم سے تو صرف یہ معلوم ہوا کہ نبی کا گستاخ مسلمان نہیں رہتا ابلیس توحیدی تو تھا مگر گستاخ نبیؑ ہونے کے وجہ سے مَردود ہوا لعنتی ہوا جہنمی ہوا، یاد رہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے آپؑ کے جسم پر الزام لگایا کہ مبروص ہے مگر اللہ تعالیٰ نے یہی تک بھی برداشت نہ کیا اپنے نبیؑ کا جسم لوگوں کو دکھادیا کہ میرے نبیؑ کا جسم بے عیب ہے۔ پاک وصاف ہے۔ دوسری بات اللہ نے یہ فرمائی کہ ہمیشہ سیدھی بات کہا کرو اگرچہ بظاہر تمہیں کوئی گھاٹا بھی ہو مگر جب تم میری رضا کی خاطر سیدھی بات کہو گے تو میں تمہاری بگڑی بنادونگا اور تیسری بات یہ فرمائی کہ دنیا میں سپر پاور بن جانا۔ ہیلی کاپڑ پر سوار ہونا پجارو اور ڈبل کیبن، ڈبل ڈور، نئی موٹر سائیکل کا حرام کی کمائی سے مالک بن جانا کوئی کمال نہیں اصل کمال ہے یہ کہ کوئی اللہ کے حکم مانے اور اس کے محبوبؐ کا عاشق بن کر غلامی کرے اصل ترقی اور کامیابی یہی ہے۔ (فقط) ☆

واقعہ (59)

سورۃ فاطر آیت نمبر (۱۹ تا ۲۲)

نابینا اور بینا برابر نہیں۔ (۱۹) روشنی اور تاریکی برابر نہیں۔ (۲۰) سایہ اور دھوپ برابر نہیں۔ (۲۱) زندہ اور مردہ برابر نہیں۔ اللہ جسے چاہتا ہے سننے کی توفیق دیتا ہے اور تو ان کو سنانے والا نہیں جو مُردے قبروں میں پڑھے ہیں۔ (۲۲) سورۃ فاطر ☆

Marfat.com

نوٹ :اس کی تشریح سورۃ روم کی آیت میں گزر چکی ہے مطلب ہے مسلمان اور کافر برابر نہیں مسلمان تو نبیؐ کی بات سنتا ہے مگر کافروں کی مثال ایسی ہے جیسے قبروں میں پڑے ہوئے مُردے یعنی ان کے دل مُردے ہیں ان سے کوئی توقع نہ رکھنی چاہیے۔ قرآن و حدیث سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مردوں کو باذن اللہ زندہ کیا حضورؐ نے قبر والوں سے خطاب کیا لہذا کوئی غلط نہ سمجھے۔☆

واقعہ (60)

سورۃ فاطر آیت نمبر (۹) اللہ وہ ہے، جس نے ٹھنڈی ہوائیں بھیجیں اور بادلوں کو چلایا اور مردہ شہر پر پانی برسایا اور ہم نے اس پانی کے ذریعے مردہ زمین کو زندہ کیا۔ ہم اس طرح اپنی قدرت سے قیامت میں مُردوں کو زندہ کریں گے۔☆

نوٹ :(سبحان اللہ کاش کہ اس آیت کی تفسیر کسی اللہ والے سے پوچھو۔ (ٹھنڈی ہوائیں) حضورؐ کی ولادت سے پہلے انبیاء کی بشارتیں۔ (بادل) حضورؐ کا والدہ ماجدہ کے بطن میں آنا ۔ (مردہ شہر پر پانی برسایا) اہل عرب خصوصاً حضورؐ کا مکہ مکرمہ میں ولادت پانا۔ (پانی کے ذریعے مردہ زمین کا زندہ ہونا) حضورؐ کے وسیلے سے کافروں کا مسلمان ہونا۔ مردہ دلوں کا زندہ ہونا۔ قیامت میں بھی قدرت الٰہی اور رحمت مصطفائی اس طرح واضح ہوگی۔) معلوم ہوا زمین مرتی بھی ہے اور زندہ بھی ہوتی ہے اس جگہ وہ اناڑی غور کریں جو زندگی اور موت کی کیفیت سے واقف ہی نہیں۔ شاید اسی نالائقی کی وجہ سے انبیاء شہید اولیاء کی زندگی کا انکار کرتے ہیں۔ (فقط)☆

واقعہ (61)

لوگوں میں اور جانوروں میں مختلف رنگ ہیں بیشک اللہ سے تو وہی لوگ ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں بیشک اللہ غلبے والا معاف کرنے والا ہے۔ (سورۃ فاطر آیت نمبر (۲۸)

Marfat.com

نوٹ: اس آیت میں جو خاص بات عرض کرنی ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا مجھ سے میرے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں یہ علم والے کون ہیں۔ یہ علم والے اولیاء اللہ ہیں۔ خواہ بظاہر مدارس میں پڑھے ہوں یا مدرسہ دیکھا ہی نہ ہو یہ وہ لوگ ہیں' جن کے دلوں میں اللہ کی جانب سے غیبی علم نازل ہوتا ہے۔ جس کو علم لدنی کہتے ہیں۔ انہی کے دلوں میں خوف خدا ہوتا ہے یہی لوگ کہتے کم ہیں کرتے بہت ہیں۔ یہی لوگ ہیں کہ ایک نظر دیکھنے سے ہندوؤں کی باراتوں کو مسلمان کر دیتے ہیں۔ جن کو دیکھ کر اللہ یاد آیا ہے' یہی لوگ ہیں جن کے ہاں ہر وقت ذکر الٰہی جاری رہتا ہے' انہی لوگوں پر جب خوف خدا طاری ہوتا ہے تو دنیا کو طلاق دیتے ہیں۔ انہی لوگوں کی زبان سے نکلی ہوئی بات کو اللہ تعالیٰ اپنی بات فرماتا ہے' یہی لوگ ہیں جو کمان سے نکلے ہوئے تیر کو واپس ہونے کا حکم دیتے ہیں تو تیر واپس آجاتا ہے' ان پر عاجزی وانکساری کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔ یہ لوگ روتے بہت ہیں ہنستے کم ہیں۔ جاگتے بہت ہیں کھاتے کم ہیں۔ دوسری طرف دیکھیں نام نہاد علماء کو جو بظاہر شریعت کے بھی پابند نہیں تقریریں سنو تو عرش کو ہلا کر رکھ دیں مگر سب بناوٹ ہی بناوٹ ہے۔ مساجد میں قہقے لگاتے سنو تو شیطان بھاگ جائے۔ وضع قطع طور طریقہ دیکھو تو خوف خدا نام کی کوئی چیز ہی نہیں۔ اور مذکورہ آیت کو اپنے اوپر فٹ کرتے شرم محسوس ہی نہیں کرتے۔ (اے مسلمانو! اولیاء اللہ کا دامن تھامو یہی اصل میں علماء ہیں۔ (فقط) ☆

واقعہ (62)

سورۃ یٰسین

اور ہم نے ان کی گردنوں میں طوق بنا دیئے یہ طوق ان کی تھوڑیوں تک پہنچ گئے پس یہ بہت ذلیل ہوئے۔ (۸) ہم نے ان کے آگے اور ان کے پیچھے دیوار کر دی ہے پس ہم نے اُن کو ڈھانپ لیا پس یہ اندھے ہو گئے۔ (۹) ایسے بد بختوں کے لیے برابر ہے کہ تو

Marfat.com

ان کو قیامت کا ڈر سنائے یا نہ سنائے یہ ایمان نہ لائیں گے۔(۱۰) نصیحت تو وہ قبول کرتا ہے جو حق کے سامنے جھکتا ہے روز محشر اللہ کے سامنے جولدہی کی فکر رکھتا ہے تو ایسے شخص کو اللہ کی طرف سے بخشش اور اجر عظیم کریم کی خوشخبری سنادو۔(۱۱)

نوٹ :سورۃ یٰسین کی مذکورہ آیات کی تفسیر میں یوں مرقوم ہے کہ ابو جہل جیسے ازلی بدبختوں نے ایک منصوبہ بنایا کہ جب اللہ کے نبیؐ نماز کے سجدے میں جائیں گے تو ہم ایک بھاری پتھر مار کر آپؐ کا کام تمام کردیں گے۔یہ بدبختوں کا ٹولہ انتظار میں کھڑا تھا جب حضورؐ سجدے میں گئے ان کا ایک زور آور شخص بھاری پتھر لے کر آگے بڑھا باقی تماشا دیکھنے لگے جب وہ شخص حضورؐ کے قریب پہنچا اور پتھر سر سے اوپر اُٹھایا تاکہ زور سے لگے اس کے ہاتھ وہیں سوکھ گئے۔ پتھر اپنی گردن پر آگیا اپنے بازو اپنی گردن کا طوق بن گیا۔ آگے پیچھے اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے دیوار کردی اور اسے اندھا کر دیا۔اس طرح وہ ذلیل و خوار ہوا اور سارا ٹولہ شرمندہ ہوا۔ معلوم ہوا حضورؐ کے گستاخوں کا انجام ذلت و خواری ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جس نے آپؐ کی بات کو خدا کی بات سمجھا وہ جنت کا حق دار ہوا۔(فقط)

واقعہ (63)

بیشک اہل جنت آج محشر میں خوشیاں مناتے ہونگے ۔(۵۵) وہ اور ان کی بیویاں سایوں میں لگے تختوں پر تکیہ لگاتے ہونگے۔(۵۶) ان کے لیے ہر قسم کے پھل ہونگے اور ہر وہ چیز ان کو ملے گی جو مانگیں گے ۔(۵۷) اور رب کی طرف سے ان پر سلام ہوگا۔(۵۸) اور اے مجرمو آج تم نیک لوگوں سے الگ ہو جاؤ۔(۵۹) ☆سورہ یٰسین

نوٹ :ایک تو یہ معلوم ہوا کہ اہل جنت کی محشر میں بہت عزت و تکریم مہمان نوازی ہوگی لہذا غریب مسلمانوں پر' پھٹے ہوئے کپڑے پہننے والوں پر طنز نہ کیا جائے' دنیا والے چاہے ان

Marfat.com

کو ساتھ بیٹھا کر روٹی نہ کھائیں۔ان کو دیوانہ یا پاگل کچھ بھی کہیں یہ اللہ تعالیٰ کو پیارے لگتے ہیں' دوسرا یہ معلوم ہوا کہ مجرم لوگ چاہے دنیا میں کتنی ہی عیش کریں عزت پائیں' بڑی بڑی دعوتوں میں جائیں وزرا کے ساتھ بیٹھ کر جام نوش کریں مگر محشر میں اتنے ذلیل و خوار ہونگے زبان گنگی ہو جائے گی۔ہاتھ پاؤں بولنے لگیں گے سارے چھپے جرم ظاہر ہو جائیں گے۔☆

واقعہ (64)

سورۃ صٰفٰت آیت نمبر (۴۰'۴۹)

ہاں جو اللہ کے چنے ہوئے بندے ہیں۔وہ عذاب سے محفوظ ہونگے۔(۴۰) ان کے لیے وہ روزی ہے جو ہمیں معلوم ہے انہوں نے دیکھی تک نہیں۔(۴۱) ان کو میوے ملیں گے اور ان کی بڑی عزت ہوگی۔(۴۲) آرام کے وہ باغوں میں ہونگے۔(۴۳) آمنے سامنے لگے ہوئے تختوں پر ہونگے۔(۴۴) ان کو جام پر جام پلائے جائیں گے ایسے چشمے سے جو ان کی آنکھوں کے سامنے ہونگے۔(۴۵) یہ مشروب سفید رنگ کی بہت مزے دار ہوگی۔(۴۶) نہ اس میں نشہ ہوگا نہ سر درد ہوگا۔(۴۷) ان کے پاس ایسی حوریں ہونگی جو ان کے سوا کسی کی طرف آنکھ نہ اٹھائیں خوبصورت آنکھ والیاں۔(۴۸) ایسے پاک وصاف ہونگی جیسے سفید انڈا محفوظ ہو۔(۴۹)☆

<u>نوٹ</u>:ان آیات مبارکہ میں اہل جنت کو ملنے والی طرح طرح کی نعمتوں کا ذکر ہے لہذا مسلمانوں کو چاہیے کہ دنیا میں حرام چیزوں سے بچیں' اپنی نگاہ کو حفاظت میں رکھیں' نہ حرام کھائیں نہ حرام دیکھیں' نہ دنیا کی دولت کیلئے آخرت برباد کریں' یہ دنیا چند روز ہے یہاں خشک روٹی بلکہ درختوں کے پتے کھا کر بھی گزارا ہو سکتا ہے پیوند لگے کپڑے اور چپل پہن کر بھی گزارا ہو سکتا ہے' بُرے دوستوں سے تنہائی اچھی ہے' حرام آمدنی سے بنائی ہوئی اربوں

Marfat.com

روپے کی کوٹھی سے حلال کمائی سے بنائی ہوئی کچی اینٹوں کی جھگی بہتر ہے آجکل آزادی کے نام پر عورتیں بے پردہ ہیں' نیم عریاں ہیں' ترقی کے نام پر' حکمت علمی کے نام پر' جدید دور کے ساتھ چلنے کے نام پر' مسلمانوں نے اسلامی طریقے چھوڑ کر کافروں کی پیروی شروع کر دی ہے' کیا جہنم میں جلنا ترقی ہے' کیا دوزخ میں ہاتھ پاؤں جکڑے ہوئے جانا آزادی ہے' کیا آخرت کو برباد کر کے دنیا کو سنوارنا دانائی ہے۔☆

نوٹ : حضورؐ نے ارشاد فرمایا جو عورتیں عریاں ہوتی ہیں ان کو روز قیامت آگ کا لباس پہنایا جائیگا اور جو آنکھیں ایسی عورتوں کو شوق سے دیکھتی ہیں ان میں روز محشر شیشہ پگلا کر ڈالا جائیگا۔☆

نوٹ : حضرت عمر فاروق اعظم سے بڑھ کر نہ کوئی بادشاہ ہو سکتا ہے اور نہ ہی کوئی سیاستدان' نہ کوئی بہادر ہو سکتا ہے نہ کوئی صاحب وجاہت' مگر کپڑوں کو پیوند لگے ہوئے سر کے نیچے اینٹ کا تکیہ ہاتھ میں تلوار' نہ کوٹھی نہ جائیداد سنو آج تک نام اسیؓ کا ہے عزت اسیؓ کی ہے۔(فقط)☆

واقعہ (65)

سورۃ صٰفّٰت آیت نمبر (۱۰۱تا۱۱۰)

اور ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو ایک عقلمند حوصلے والے بیٹے کی خوشخبری سنائی۔(۱۰۱) اور جب وہ لڑکا آپ کے ساتھ چلنے پھرنے کی عمر کو پہنچا تو ابراہیم علیہ السلام نے کہا اے بیٹا میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں تجھے ذبح کرتا ہوں اس میں تیری رائے کیا ہے بولا اے ابا جان اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے ذبح کرنے کا جو حکم ہوا۔اس پر عمل کیجئے مجھے ذبح کیجئے میں ان شاء اللہ صبر کرونگا۔(۱۰۲) جب باپ بیٹا دونوں تیار ہوئے تو باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹایا۔(۱۰۳) تو ہم نے کہا اے ابراہیم یقیناً تو نے خواب سچا کر دکھایا ہم نے

Marfat.com

اسماعیل کو ذبح ہونے سے بچایا ہم اچھے لوگوں کو اس طرح اچھی جزا دیتے ہیں۔(۱۰۵) بیشک یہ بڑی آزمائش تھی۔(۱۰۶) اور ہم نے غیب سے ایک بڑا دنبہ بھیج کر اسماعیل کو بچالیا اور دنبہ ذبح کرا دیا۔(۱۰۷) اور ہم نے اس قربانی کو پچھلوں تک باقی رکھا۔(۱۰۸) اور ہماری طرف سے ہمیشہ ابراہیم پر سلام پر ہوگا۔(۱۰۹)

نوٹ: مسلمان بھائیو اس مشہور واقعہ کو دیکھو پھر غور کرو کہ اللہ کے نبیؑ کیسے ہوتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کو کیسا صلہ دیتا ہے قیامت تک ان پر اللہ اور اللہ کے بندوں کی طرف سے سلام ہوتا ہے پھر ان لوگوں کی نادانی دیکھو جو نبیؑ پر سلام پڑھنے کو شرک کہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ خود اپنے محبوب بندوں کے ذکر کو جاری رکھنے کا حکم فرماتا ہے۔پورا حج حضرت ابراہیم اور ان کی بیوی کی یاد ہے۔حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ شریف کے ارد گرد چکر لگائے۔صفا مروہ پر حضرت ہاجرہ نے چکر لگائے۔قربانی کے لیے منیٰ میں حضرت اسماعیل کو لایا گیا۔شیطان کو کنکریاں حضرت ابراہیم و اسماعیل نے ماری تھیں۔میدان عرفات میں توبہ حضرت آدم علیہ اسلام نے کی تھی آج تک اس پہاڑ کا نام جبل رحمت ہے (خدا ادب نصیب فرمائے)۔☆

واقعہ (66)

سورۃ ص آیت نمبر (۴۱ تا ۴۴)

اور یاد کرو کہ ہم نے اپنے بندے ایوب علیہ اسلام کو آزمایا۔جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ اے اللہ مجھے شیطان کی طرف سے بہت تکلیف اور ایذا لگی۔(۴۱) تو ہم نے کہا اے ایوب اپنا پاؤں زمین پر مار (تو پانی کا چشمہ جاری ہو گیا) یہ ہے چشمہ ٹھنڈے پانی کا غسل کرنے اور پینے کیلئے۔(۴۲) اور ہم نے اس کے گھر والوں کو زندہ کیا اور اس کے برابر اور عطا

Marfat.com

کیے یہ ہماری طرف سے رحمت ہے اور نصیحت ہے' عقلمندوں کے لیے۔(۴۳) اور ایک جھاڑو لیکر اپنی بیوی کو مار اور قسم پوری کر' بیشک ہم نے ایوبؑ کو بڑے صبر والا اور اچھا بندہ پایا اور وہ ہماری طرف بہت رجوع کرنے والا۔(۴۴)

نوٹ : حضرت اس واقعہ پر غور کرو نبیؑ کے پاؤں مارنے سے ٹھنڈے پانی کا چشمہ نکلا۔ایک بار غسل کرنے سے سب ظاہری بیماریاں ختم ہو گئی۔ایک بار پینے سے اندرونی بیماریاں ختم ہو گئی۔ حضرت ایوبؑ نے تمام تکالیف کو شیطان کی طرف منسوب کیا حالانکہ مصیبتیں اللہ کی طرف سے ہوتی ہیں اس کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ شیطان نے کہا ہو کہ اے اللہ تیرے بندے ایوبؑ کا میں صبر دیکھتا ہوں تو اس پر فلاں فلاں مصیبتیں نازل فرما۔ایک بات غور طلب ہے کہ حضرت ایوبؑ نے بیوی کو مارنے کی قسم کیوں کھائی تھی' سنو' ایک دفعہ حضرت ایوبؑ نے بیوی کو بلایا وہ دیر سے حاضر ہوئی آپ نے قسم کھائی کہ میں جب صحت مند ہو جاؤنگا تجھے سو چھڑیاں مارونگا۔جب آپ صحت یاب ہوئے تو اللہ نے ارشاد فرمایا اے ایوب ہاتھ میں ایک جھاڑو لو جس میں سو تنکے ہوں ایک ہی دفعہ آہستہ سے بیوی کو مارو قسم پوری ہو جائے گی' سبحان اللہ' دیکھو اللہ تعالیٰ کو اپنے رسولوں سے کتنی محبت ہے ان کی بیویوں پر اللہ تعالیٰ کتنا مہربان ہے کہ خود ان کو مارنے سے بچانے کے لیے تدبیر تجویز فرماتا ہے۔مگر دوسری طرف ان نادانوں کی سنو جو کہتے ہیں اللہ کے ہاں ہر کوئی برابر ہے۔(فقط)

واقعہ (67)

سورۃ مومن آیت نمبر (۷۹ تا ۸۱)

اللہ وہ ہے جس نے تمہارے نفع کے لیے چوپائے بنائے تاکہ ان میں سے بعض کو سواری بناؤ۔اور بعض کا گوشت کھاؤ۔(۷۹) اور تمہارے لیے ان چوپایوں میں بڑے

Marfat.com

فائدے ہیں۔ تم دیکھتے نہیں ہو کہ ان پر سوار ہو کر تم دور دراز کا اپنا مطلوبہ سفر کرتے ہو ۔اور بعض چوپائیوں پر اور کشتیوں پر اپنا وزنی سامان بھی لادتے ہو۔(۸۰) اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی قدرت کی نشانیاں دکھاتا ہے تم اللہ کی قدرت کی کس کس نشانی کے منکر بنو گے۔(۸۱)☆

نوٹ: ان آیات سے ایک تو اللہ تعالیٰ کی قدرت کی طرف اشارہ ہے۔دوسرا اللہ تعالیٰ کی مہربانیوں کی طرف اشارہ ہے۔ تیسری بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ جب اللہ تعالیٰ نے پاک و ناپاک (مثلاً اونٹ' گدھا) جانوروں میں ہمارے لیے فائدے رکھ دیے ہیں۔رات دن ان سے فائدہ اٹھارہے ہیں کسی جانور کا گوشت کھاتے ہیں کسی پر سوار ہوتے ہیں کسی کا دودھ پیتے ہیں کسی کی نسل بڑھا کر روزی کمانے کا ذریعہ بناتے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بعض انسانوں کے لیے بعض انسانوں میں نفع رکھ دیا ہے کوئی حکیم ہے 'کوئی وکیل ہے 'کوئی انجینئر ہے 'کوئی ٹیکسی ڈرائیور ہے 'کوئی ریڑھی بان ہے 'کوئی زمیندار ہے 'کوئی کاشتکار ہے اسی طرح اولاد کے لیے والدین کہ' اولاد کی پرورش کرتے ہیں۔ماں کے قدموں میں جنت ہے باپ کی طرف احترام سے ایک نظر کرنا قبول حج کا ثواب ہے اسی طرح نیک اولاد کی دعاؤں اور صدقات کرنے سے والدین کو قبر میں سکون ملتا ہے۔اور اجر میں اضافہ ہوتا ہے اسی طرح اولیاء کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ مشکلات آسان فرماتا ہے ان کی نگاہوں سے دلوں کی دنیا بدلتی ہے اسی طرح اللہ کے رسولوں نے دنیا میں آکر مخلوق خدا کو دعوت حق دی ۔کروڑوں کافران کے وسیلے سے مسلمان ہوئے۔کروڑوں جہنمی ان کی نگاہ نبوت پڑنے سے جنتی بن گئے۔ان کی دعاؤں سے بارشیں برسیں مریض صحت مند ہوئے میدان جنگ میں فتح نصیب ہوئی۔ان کے ہاتھ لگانے سے ٹوٹی ہوئی ہڈیاں درست ہو جائیں۔بے نور آنکھوں میں نور آجائے۔ان کے اشاروں سے باذن اللہ مُردے زندہ ہو جائیں پھر ذرا ان ضدی گستاخوں کو دیکھو جو کہتے ہیں کسی پیر پیغمبر کے پاس جانے کی ضرورت نہیں ہے وہ کوئی نفع نہیں دے

Marfat.com

واقعہ (68)

سورۃ زُمرُ آیت نمبر (۳۰ تا ۳۱)

اے محبوبؐ بیشک تو نے بھی انتقال کرنا ہے اوران کافروں نے بھی مرنا ہے۔(۳۰) پھر روز قیامت اپنے رب کے ہاں جھگڑو گے۔(۳۱)

نوٹ: کفار مکہ بہت خواہش کرتے تھے کہ حضورؐ علیہ اسلام جلد از جلد فوت ہو جائیں اور ہماری جان چھوٹ جائے وہ کفار آپؐ کو قتل کرنے کے منصوبے بھی بناتے تھے تواللہ تعالیٰ نےان کی اس خام خیالی کو رد فرمایاکہ اگر میرا محبوبؐ انتقال فرماجائیں تو تم نے بھی اس دنیامیں ہمیشہ نہیں رہناتمہیں بھی موت آئیگی توروز محشر پھر تم میری بارگاہ میں حاضر کیے جاؤ گے میرا محبوبؐ پھر تمہارے گریبان کو پکڑے گا کہ ہزارہا معجزات دکھانے کے باوجود تم میری مخالفت پر کمربستہ کیوں رہے پھر تم اِدھر اُدھر کے بہانے تلاش کرو گے مگر خالق کائنات کے سامنے تمہارا کوئی بہانہ کامیاب نہ ہو گا تم کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔اور میرا محبوبؐ مقام محمود پر کھڑا ہو گالہذا میرے محبوبؐ کی مخالفت نے تم کو دنیاو آخرت میں ذلیل کیالہذا مخالفت چھوڑدو.......

نوٹ: بعض جاہل لوگ قرآن کریم کی اس آیت کو دیکھ کر حضورؐ کی زندگی کے منکر ہیں ان کو موت اور زندگی کی اقسام کا پتہ ہی نہیں۔جس طرح زندگی کے مراتب ہیں اسی طرح موت کے مراتب مختلف ہیں۔لہذا ضد کو چھوڑو۔ قرآن وحدیث سے شہید اولیاء اور انبیاء علیہم اسلام کی زندگی بعد وفات ثابت ہے جس کو ماننا ضروری ہے۔(فقط)☆

واقعہ (69)

سورۃ شوریٰ آیت نمبر (۳۲ تا ۳۴)

اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں سے وہ بڑی کشتیاں ہیں جو دریا و سمندروں میں چلتی ہیں۔(۳۲) اگر اللہ چاہے ہوا کو روک دے تو یہ کشتیاں پانی پر ٹھہر جائیں آگے نہ بڑھئیں۔اس مین بھی ہر صبر شکر کرنے والے کے لیے عبرت کی نشانیاں ہیں۔(۳۳) اور اگر اللہ چاہے لوگوں کے گناہوں کی وجہ سے ان کشتیوں کو غرق کردے اور پھر بھی انسان کے گناہ زیادہ ہیں اللہ تعالیٰ بہت سے گناہوں سے درگزر فرماتا ہے۔(۳۴)

Marfat.com

نوٹ: دیکھو اللہ کی مہربانیاں آج کاروں بچاروں کو چوں والے تکبر میں آکر ہوا میں اڑتے ہیں خدا کی نعمت اور قدرت کو بھول جاتے ہیں اپنی مہارت کے گن گاتے ہیں۔ نماز تک کو خیر آباد کہہ دیتے ہیں۔ پھر کبھی بریک فیل ہو گئی، کبھی ویل کھل گیا اور گڑھے میں جاگرے، کبھی ایکسیڈنٹ ہو گیا۔ سینکڑوں انسانوں کی جان چلی گئی پھر کہاں گئے نخرے اور کہاں گئی مہارت۔ خدا کے بندو! چھوڑو تکبر ی اللہ کی ذات سب سے بڑی ہے اسی کی حمد و ثنا فرض ہے اس کے برگزیدہ بندے قابل تعریف ہیں۔ مسلمانو! ہوش کرو جب ایک قتل کی سزا جہنم میں ہزاروں سال جلنا ہے تو پوری بس کے سواروں کو مارنے والے جہنم سے ڈریں۔ (فقط)☆

واقعہ (70)

سورۃ زخرف آیت نمبر (۶۷ تا ۷۰)

روز محشر گہرے دوست بھی ایک دوسرے کے دشمن ہو جائینگے مگر متقی لوگوں کی دوستی قائم رہے گی۔ (۶۷) ایمان والوں سے کہا جائیگا اے میرے بندو آج نہ تم پر کوئی خوف ہے اور نہ ہی کوئی تم کو غم۔ (۶۸) یہ متقی وہ لوگ ہے جو ہماری آیات پر ایمان لائے اور فرمابردار ہوئے۔ (۶۹) ایسے لوگوں سے کہا جائیگا تم اور تمہاری بیویاں جنت میں داخل ہو جاؤ جنت میں تمہاری مہمانی کی جائیگی۔ (۷۰)☆

نوٹ: ان آیات سے صاف ظاہر ہے کہ قیامت کے دن کافر لوگوں کی دوستیاں ختم ہو جائیں گی وہ ایک دوسرے پر لعنت کریں گے کہ تونے مجھے گمراہ کیا، رسولؐ کا گستاخ بنایا۔ مگر ایمان والوں کی دوستی وہاں قائم رہے گی وہ ایک دوسرے کی تعریف کریں گے کہ تونے مجھے راہ پر لایا...... تونے مجھے رسولؐ خدا کی تعریفیں سنا سنا کر رسولؐ کا غلام بنایا...... وہ لوگ شرم کریں جو کافروں والے احکام مسلمانوں پر فٹ کرتے ہیں اور قرآنی مطالب کو اپنی خواہش پر پھیرتے ہیں اور کہتے ہیں...... پیر فقیر مریدوں سے جدا ہو جائیں گے۔ (فقط)

واقعہ (71)

سورۃ الفتح آیت نمبر (۸، ۹، ۱۰)

اے نبیؐ ہم نے آپؐ کو امت کے حال بتانے والا ایمانداروں کو خوشخبری سنانے والا اور کافروں کو عذاب جہنم سے ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ (۸) تاکہ اے لوگو! تم اللہ پر اور رسول پر

Marfat.com

ان لاؤ۔ اللہ کے رسولؐ کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ تعالیٰ کی تسبیحات بیان کرو۔ (۹) اے
وبؐ جن لوگوں نے آپؐ کے ہاتھ پر بیعت کی گویا کہ انہوں نے اللہ کی بیعت کی جن کے ہاتھوں
نبیؐ کا ہاتھ ہے گویا ان کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے تو جس نے عہد توڑا اس مخالفت کا وبال اسی پر
گا۔ اور جس نے عہد پورا کیا تو عنقریب اس کو اجر عظیم عطا کیا جائے گا۔ (۱۰)

ٹ: ان آیات سے حضورؐ کے مرتبہ کا ذکر ہے...... کہ آپ ﷺ اپنی امت کی ہر نقل و حرکت سے
قف ہیں۔ اور قیامت تک آنے والے ہر امتی کی ظاہری باطنی حالت کی محشر میں گواہی دیں
ے۔ آپ ﷺ پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ تعظیم و توقیر کا حکم بھی دیا گیا ہے۔ اور یہ بھی بتایا گیا
ہے۔ میرے محبوب ﷺ کے ساتھ عہد کرنیوالے گویا خدا سے عہد کرتے ہیں۔ اور جن کے ہاتھوں
حضور ﷺ کا ہاتھ آگیا گویا اس کے ہاتھوں پر خدا کا ہاتھ آ گیا۔ اس جگہ وہ گستاخ غور کریں جو حضور
ﷺ کو اپنی مثل آدمی تصور کرتے ہیں۔ اور حضور ﷺ کے کمالات و معجزات اور عند اللہ مراتب کے
نکر ہیں۔ اللہ تعلیٰ سب کو ادب نصیب فرمائے۔

وٹ: حدیبیہ کے موقع پر جن ۱۴۰۰ سے زائد صحابہ کرامؓ نے حضور ﷺ سے بیعت کی تھی اللہ
تعلیٰ نے ان سب کو اپنی رضا کی خوشخبری سنائی۔ (فقط)

واقعہ (72)

سورۃ الذاریات آیت (۲۶ تا ۳۶)

اے مخاطب کیا تیرے پاس ابراہیم علیہ السلام کے معزز مہمانوں کی خبر آئی ہے (جو کہ بارہ فرشتے تھے) (۲۴) ابراہیم علیہ السلام پر سلام کرتے ہوئے آئے تو ابراہیم علیہ السلام نے جواباً سلام کیا مگر دل میں خیال کیا کہ یہ کوئی انوکھے مہمان ہیں (۲۵) تو ابراہیم علیہ السلام گھر میں داخل ہوئے اور جلد ہی ایک بھنا ہوا موٹا بچھڑا لائے (۲۶) اور مہمانوں کے سامنے رکھا جب دیکھا کہ وہ نہیں کھاتے تو فرمایا کہ کیوں نہیں کھاتے۔ (۲۷) تو ابراہیمؑ نے دل میں خوف کیا کہ یہ تو عذاب لائے ہیں تو فرشتے بولے کہ خوف نہ کریں ہم آپ کو ایک بڑے علم والے بیٹے کی خوشخبری سناتے ہیں۔ (۲۸) یہ سن کر ابراہیمؑ کی بیوی نے اپنے ماتھے پر ہاتھ مارا اور کہا کہ میں بوڑھی اور بانجھ ہوں۔ بیٹا کیسے ہوگا۔ (۲۹) فرشتے بولے کہ آپ کی عمر یہی ہوگی اور بیٹا بھی ہوگا۔ اللہ کا حکم ایسا ہی ہے۔ وہ بڑی حکمت والا اور بڑے

Marfat.com

علم والا ہے۔ (۳۰) تو ابراہیم علیہ السلام نے فرشتوں سے فرمایا بتاؤ کیسے آئے ہو۔ (۳۱) بولے ہم مجرم قوم کو عذاب کرنے کیلئے آئے ہیں۔ (۳۲) تاکہ ہم ان پر مٹی کے بنے ہوئے پتھر برسائیں۔ (۳۳) اور ہر حد سے گزرنے والوں کے لیے پتھر نامزو کردیئے گئے ہیں۔ (۳۴) اور اس شہر میں جو مسلمان تھے ہم نے ان کو نکال لیا ہے۔ (۳۵) اور اس شہر میں مسلمانوں کا صرف ایک ہی گھر تھا۔ (۳۶)

نوٹ: ان آیات مبارکہ پر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اللہ کے خلیل کا وہ مقام ہے کہ نوری فرشتے مہمان بنتے ہیں حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی سخاوت دیکھو کہ فی الفور بچھڑا بھون کر رکھا۔ اس میں جو حکمت ہے وہ اہل تحقیق پر واضح ہے تفاسیر کو دیکھا جائے فرشتوں کا حضرت ابراہیم کو بیٹے کی خوشخبری سنانا۔ مائی سارہ نے فرشتوں کی بات سنی فوراً آکر فرمایا میرا بیٹا کیسے ہوگا میں بوڑھی ہوں پھر فرشتوں کا جواب دینا۔ اور حضرت ابراہیم کا فرشتوں سے پوچھنا کیسے آئے ہو۔ پھر فرشتوں کا حضرت ابراہیم کو ساری خبر بتادینا۔ اور حضرت ابراہیم نے فرمایا اس شہر میں میرا ایک بھتیجا لوط علیہ السلام بھی رہتا ہے اور فرشتوں کا بتانا کہ ہم نے ان کو شہر سے باہر نکال کر بچا لیا ہے۔ اندازہ لگاؤ اللہ کے رسول کا شان کیسا ہوتا ہے اللہ کی بارگاہ میں ان کا کیا مقام ہوتا ہے فرشتے مہمان بنتے ہیں اور پورا پروگرام بتاتے ہیں۔ (فقط)☆

واقعہ (73)

سورۃ الحدید آیت نمبر (۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵)

اے مخاطب تو محشر میں ایماندار مردوں اور عورتوں کی شان دیکھے گا۔ کہ ایک نور ان کے آگے آگے اور ایک نور ان کی دائیں طرف دوڑتا ہوگا۔ ان سے کہا جاویگا۔ آج تم کو خوشخبری ہو ایسی جنت کی جس کے نیچے نہریں جاری ہونگی ہمیشہ اس جنت میں رہیں گے یہ بہت بڑی کامیابی ہے 'نور بھی ملے جنت بھی ملے۔ (۱۲) اور اس دن منافقوں کا حال یہ ہوگا کہ ایمان والوں سے نور کی ایک جھلک مانگیں گے مگر ان منافقوں سے کہا جاویگا پیچھے لوٹ جاؤ اور نور تلاش کرو جب یہ پیچھے مڑیں گے تو ان کے اور ایمانداروں کے درمیان ایک دیوار کھڑی کردی جائے گی۔ جس کا ایک دروازہ ہوگا جس کے اندرونی حصہ میں رحمت ہوگی اور بیرونی حصہ میں آگ کا عذاب ہوگا۔ (۱۳) پھر مسلمانوں کو منافق پکاریں گے کہ ہم دنیا میں تمہارے بھائی تھے تمہارے ساتھ نمازیں پڑھتے تھے جہاد میں جاتے تھے۔ (لہذا ہم کو کچھ نور عطا کرو) مسلمان کہیں گے یہ ٹھیک ہے تم کلمہ پڑھتے تھے نمازیں پڑھتے تھے دنیاوی نفع کے لیے جہاد میں

Marfat.com

ھی جاتے تھے مگر تمہارے نفسوں نے تمہیں دھوکہ دیا۔ (تم نبیؐ کے گستاخ بن گئے تم نے نبیؐ کے خلاف
سازشیں کیں تم نے مسلمانوں کو ورغلانے کے لیے مسجد بنائی مگر دل سے تم مسلمانوں کے دشمن تھے تم
ہمیشہ دورنگی پالیسی میں رہے) یہاں تک کہ خدا کا حکم آگیا تمہاری زندگی ختم ہوگئی۔ (۱۴) تو آج تم سے
عذاب کے بدلے نہ فدیہ قبول ہوگا نہ اعلانیہ کافروں سے' پس تمہارا ٹھکانہ دوزخ ہے یہی عذاب دوزخ
تمہارا ساتھی ہے اور دیکھو تمہارا کتنا ہی برا انجام ہے۔ (۱۵) ☆

نوٹ: مسلمان بھائیو! دیکھا بظاہر مسلمان بن کر مسلمانوں کو دھوکہ دینے والوں کا انجام کیا ہوا بظاہر نبیؐ
کا کلمہ پڑھ کر گستاخی کرنے والوں کا انجام کیا ہوا۔ دنیا میں نور کے منکر خود مسلمانوں سے نور مانگ رہے
ہیں ۔ خدا کی قدرت دیکھی دیوار ایک ہے مسلمانوں کی طرف رحمت ہے اور منافقوں کی طرف عذاب
ہے کلمہ ایک ہے' قرآن ایک ہے' نبیؐ ایک ہے' دین ایک ہے' دل سے تعظیم کرنے والوں کی محشر میں
عزت ہوگی۔ مگر بے ادبوں گستاخوں کو محشر میں ذلیل کر کے جہنم میں ڈالا جائیگا وہ دھوبی والے کتے کی
طرح نہ اِدھر کے رہیں گے اور نہ اُدھر کے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ سمجھ' عمل کی توفیق عطا فرمائے
﴿امین﴾۔ (فقط) ☆

واقعہ (74)

سورۃ مجادلہ آیت نمبر (۱۲' ۱۳' اور نمبر ۲۲)

اے ایمان والو! جب تم رسول مکرم سے کوئی سرگوشی کرنا چاہو تو پہلے کوئی صدقہ کر دیا کرو۔
یہ تمہارے لیے بہتر اور تمہارے دلوں کی پاکیزگی ہے۔ ہاں اگر تم بوجہ غربت صدقہ نہ دے سکو تو اللہ
تعالیٰ غفور رحیم ہے۔ (۱۲) کیا اب تم پر سرگوشی سے پہلے صدقہ کرنا دشوار ہو گیا ہے اگر ایسا نہ کر سکو تو اللہ
نے تم کو معاف کر دیا ہے پس نماز کو قائم رکھو زکوٰۃ ادا کرتے رہو۔ اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت
کرتے رہو اللہ تعالیٰ تمہارے سب کاموں کو خوب جانتا ہے۔ (۱۳) ☆

نوٹ: معلوم ہوا کہ رسول مکرم کی یہ شان ہے کہ آپؐ سے سرگوشی کرنا معمولی بات نہیں ہے بلکہ بہت
بڑی بات ہے بعض لوگ اپنے نمبر بڑھانے اور منافقت کو چھپانے کے لیے ہر وقت رسول مکرم سے
سرگوشی کرتے' غریب صحابہؓ کو موقع نہ ملتا وہ دل میں افسردہ ہوتے۔ اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ سرگوشی
سے پہلے صدقہ کرو' حضرت علی مرتضیٰؓ نے ایک دینار سونے کا صدقہ دیا اور سرگوشی کر کے دس مسائل

Marfat.com

پوچھے۔اس حکم سے منافقوں نے سرگوشی کرنا چھوڑدی۔صحابہؓ کو خوب معلوم ہوگیا کہ یہ تو چوری کھانے والے مجنوں ہیں نبیؐ کی ذات سے دلی محبت کرنے والے نہیں۔دوسری طرف غریب صحابہؓ اس سعادت سے محروم ہورہے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم منسوخ فرمایا۔(فقط)

واقعہ (75)

اے مخاطب جولوگ سچے دل سے اللہ پر اور آخرت پر ایمان لائے ہیں ان کی شان یہ ہے کہ وہ اللہ اور رسولؐ کے مخالفوں سے محبت نہیں کرتے چاہے ان کے باپ ہوں یا بیٹے ہوں یا بھائی ہوں یا کنبہ والے ہوں۔یہ ایسے لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں ایمان کو مضبوط کیا ہے اور ان کی غیبی امداد کی ہے۔اللہ ان سے خوش ہے یہ اللہ سے خوش ہیں۔حقیقت میں یہی اللہ کی جماعت ہے اور یہ ہی کامیاب ہونے والے لوگ ہیں۔(۲۲)☆سورہ مجادلہ

نوٹ :اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ کسی بد مذہب بد عقیدہ سے دوستی جائز نہیں خواہ کتنا ہی قریبی ہو مسلمانوں کے لیے وہی قابل احترام ہے جو اللہ اور رسولؐ سے سچی محبت کرتا ہو ان کا ذکر سن کر باغ باغ ہو جاتا ہو مگر جو بد بخت اللہ اور رسولؐ کا ذکر سن کر اللہ اور رسولؐ کا نام دیکھ کر جل جاتے ہیں ان کے دل داغ داغ ہو جاتے ہیں۔ایسے لوگ قابل نفرت ہیں۔(فقط)☆

واقعہ (76)

سورۃ حشر آیت نمبر (۶'۷'۸)

(اے میرے نبی کے نام لیواؤ) اللہ نے جو مال غنیمت اپنے رسول کو یہودیوں سے دلوایا۔تو اس مال ِ غنیمت کو حاصل کرنے اور یہودیوں کو شہر سے نکلنے کے لیے تم نے نہ گھوڑے دوڑائے نہ اونٹ لیکن اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کو جس پر چاہیے غلبہ عطا فرماتا ہے' اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔(۶) جو مال ِ غنیمت اللہ نے اپنے رسولؐ کو شہر والے یہودیوں سے دلوایا۔پس یہ مال اللہ کا ہے' اس کے رسول کا ہے' رسول کے قربت داروں کا ہے' یتیموں مسکینوں اور مسافروں کا ہے' تاکہ دولت چند مالدار ہاتھوں میں نہ رہے اور اللہ کا رسولؐ اپنی صوابدید سے تمہیں جو عطا فرمائے خوشی لے لو اور جس چیز سے منع فرمائے رک جاؤ۔اللہ کا خوف کرو' اللہ کا عذاب سخت ہے۔(۷) اور اس مال کے حقدار وہ غریب مہاجر بھی ہیں جن کے گھروں اور مالوں پر کفار مکہ قابض ہو گئے ہیں۔وہ ایمان والے اللہ اور رسول کی محبت میں ہجرت

Marfat.com

کر کے مدینہ منورہ میں آ گئے یہ اللہ اور رسولؐ کے مددگار ہیں یہی سچے لوگ ہیں۔ (۸)☆

نوٹ: ان آیات سے صاف ظاہر ہے۔ کہ غزوات میں جس قدر کامیابیاں ہوئیں۔ وہ حضورؐ علیہ السلام کا وسیلہ ہی تھا۔ آیت نمبر (۶) میں باربار غور کریں۔ دوسرا یہ معلوم ہونا چاہیے کہ حضورؐ علیہ السلام سے قبل کسی شریعت میں بھی مال غنیمت کھانا مسلمانوں کے لیے حلال نہ تھا۔ سارے مال کو میدان میں جمع کر کے آگ سے جلایا جاتا یہ صرف حضورؐ کا وسیلہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے امت مرحومہ کیلئے مال غنیمت کھانا قربانی گوشت کھانا۔ حلال فرمایا ہے۔ (والحمد للہ رب العلمین) تیسرا یہ معلوم ہوا کہ حضورؐ کو اللہ نے اور ہر نبیؑ کو مطاع بنایا ہے کہ رسول جو بھی حکم کرے امتی اسے قبول کرے اور بالخصوص ہمارے نبیؐ تو خدا کے محبوب ہیں۔ چوتھا یہ معلوم ہوا کہ حضورؐ کے کسی عمل یا حکم پر اعتراض کرنا یا ناخوش ہونا خلاف اسلام ہے۔ آیت نمبر (۸) میں ان مخلص غریب مہاجرین کی تعریف ہے جو صرف اور صرف اللہ اور رسولؐ کی محبت میں سرشار تھے۔ گھروں اور مالوں کی پرواہ نہ کی سب کچھ مکہ مکرمہ میں رہنے دیا جس پر کفار مکہ نے قبضہ کر لیا۔ مگر ایمان والوں کا ایک ہی نعرہ ہوتا ہے۔ کہ ہمارے ماں باپ بہن بھائی گھر و مال یار دوست باغ و بازار، ہماری عزت و ناموس، جاہ و حشمت، زن و زمین، سیم و زر، سب کی سب نام مصطفیٰ پر قربان ہو جائے۔ جس سے مصطفیٰ خوش ہوا اس سے خدا خوش ہوا۔☆

نوٹ: اس جگہ وہ کم بخت غور کریں جو صحابہؓ کرام عاشقان رسولؐ کے ساتھ حسد بغض رکھ کر دین و دنیا میں برباد ہوئے۔ (فقط)☆

واقعہ (77)

سورۃ ممتحنہ آیت نمبر (۱، ۲، ۳)

اے ایمان والو! جو میرے اور تمہارے دشمن ہیں ان کو دوست نہ بناؤ۔ تم تو ان کو خیر سگالی کا پیغام دیتے ہو مگر انہوں نے خدا اور رسولؐ کے ساتھ کفر کیا دین اسلام کا انکار کیا ان ظالموں نے شہر مکہ مکرمہ سے میرے رسولؐ مکرم کو اور تم کو نکلنے پر مجبور کیا، وہ تم سے اس لیے نفرت کرتے ہیں کہ تم ایمان والے ہو۔ جب تم اللہ اور رسولؐ کی محبت میں گھروں سے نکلے ہو تو اب کفار مکہ سے دوستی روا نہیں۔ تم میری خوشنودی چاہتے ہو۔ ان سے خفیہ محبت نہ کرو، جو کچھ تم دلوں میں چھپاتے ہو یا ظاہر کرتے ہو میں سب جانتا ہوں۔ غور سے سنو تم میں سے جو کوئی بھی ان سے خفیہ دوستی رکھے گا یقیناً وہ راہ راست سے

Marfat.com

بہک گیا۔(۱) مگر ان کافروں کی یہ حالت ہے کہ جب بھی تم ان کے ہاتھ لگے وہ ہر طرح سے برائی کے ساتھ تم پر دست درازی و زبان درازی کریں گے۔وہ تو کوشش میں ہیں کہ تم کو فر بنائیں۔(۲) قیامت کے روز تم کو رشتہ دار اور اولاد کام نہ دیں گے۔وہ سب تم سے الگ کر دیئے جائیں گے اور اللہ تمہارے کاموں کو خوب دیکھتا ہے۔(۳)

نوٹ: ان آیات کا حکم قیامت تک ہے کہ ایمان والوں کی شان نہیں کہ وہ کافروں سے خدا اور رسولؐ کے دشمنوں سے خفیہ دوستی رکھیں۔ان کافروں کو جب ہی موقع ملتا ہے وہ ہر طرح سے تم کو ذلیل کرنا چاہتے ہیں۔لہذا تم ان کے خیر خواہ نہ بنو{ **لطیفه** }ہمارے شہر کی ایک مسجد میں ایک بے تکے بے ادب کو امام مسجد بنادیا گیا ہے۔اگر چہ محلہ میں اکثریت بھولے بھالے سنی مسلمانوں کی ہے ایک عمر رسیدہ حاجی صاحب کی بیوی فوت ہوگئی وہ شریف آدمی تھا امام مسجد کا احترام کرتا تھا۔تیسرے دن حاجی صاحب نے مسجد میں قل شریف پڑھوانے اور اعلان قل کروانے کیلئے کیا' تو اس امام نے کہا نہ اس مسجد میں قل شریف کا اعلان ہوگا نہ اس مسجد میں قل شریف پڑھنے کی اجازت ہے۔(حالانکہ اس مسجد کا بانی سنی مسلمان تھا) مسلمانو! غور طلب بات یہ ہے کہ قل شریف میں قرآن مجید کی تلاوت ہوتی ہے کلمہ درود شریف پڑھا جاتا ہے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔تو جو شخص مسجد میں ایسے نیک عمل سے اور کسی مرحوم کو ایصال ثواب سے منع کرے وہ کاہے کا مسلمانوں اور دین اسلام کا اور اخلاق انسانیت کا خیر خواہ ہے ایسا شخص اگر خود کو عالم دین بھی کہے تو شیطان بھی شرمندہ ہو کر بھاگ جائے گا۔تو جب کلمہ شریف پڑھنے والے بے ادبوں کا مسلمانوں کے ساتھ یہ سلوک ہے تو کافروں سے مسلمان خیر خواہی کی توقع کیوں کریں۔ان آیات مبارکہ کا ایک شان نزول بھی ہے وہ اس طرح کہ جب حضورؐ نے مکہ مکرمہ پہ لشکر کشی کا ارادہ فرمایا اور تیاری شروع ہوگئی۔تو مدینہ منورہ میں حاطبؓ نامی ایک مسلمان نے ایک عورت کے ذریعے خفیہ خط مکہ والوں کی طرف بھیجا جس میں ان کو حضور علیہ السلام کی لشکر کشی کا پروگرام بتایا اور حفاظتی تدابیر دی گئیں۔عورت خط لیکر روانہ ہوئی تھی۔حضورؐ کو اللہ تعالیٰ نے اس خفیہ معاملہ کی اطلاع فرمادی۔حضورؐ نے حضرت علیؓ کو چند صحابہؓ کیساتھ روانہ فرمایا اور حکم دیا کہ فلاں جگہ ایک اونٹ سوار عورت ملے گی اس کے پاس خط ہے وہ خط لے لو اگر خط دینے سے انکار کرے تو اسے قتل کر دینا۔حضرت علیؓ ساتھیوں سمیت اس عورت سے اسی جگہ ملے جہاں سرکار دو جہاں نے فرمایا تھا۔وہ عورت

Marfat.com

خط سے منکر ہو گئی اور قسمیں کھانے لگی کہ میرے پاس خط نہیں ہے۔ ساتھیوں کو ترس آیا حضرت علیؓ سے واپس جانے کو کہا مگر سبحان اللہ حضرت علیؓ نے تلوار تان لی اور فرمایا خدا کی قسم حضورؐ کی زبان سے نکلی ہوئی بات غلط نہیں ہو سکتی عورت سے فرمایا خط ہمارے حوالے کر دے ورنہ ہم تیرا سر قلم کر دیں گے یہی حکم نبیؐ ہے۔ اس عورت نے ڈر کر اپنے جوڑے میں چھپا خط نکال دیا (لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے سچ ہے) اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو خبر دار فرمایا کہ کافروں (خدا اور رسولؐ کے دشمنوں) سے خیر خواہی نہ کرو ان کی میٹھی میٹھی باتوں پر نہ بھولو وہ دل کی آگ تب نکالتے ہیں جب ان کا ہاتھ جم جائے۔

__نوٹ__: لہذا تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ اللہ اور رسولؐ اور صحابہؓ کے گستاخوں سے نفرت کریں۔ قیامت کے روز ایسے گندے لوگوں کی دوستیاں اور رشتہ داریاں اور غلط اولاد کام نہ آئیگی۔ اگر کام بنے گا تو رسول مکرم کی شفاعت سے بنے گا صحابہؓ کرام کی محبت سے بنے گا اولیاء اللہ کے ادب واحترام کرنے سے بنے گا مسلمانوں کے ساتھ ہمدردی کرنے سے بنے گا۔ والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے سے بنے گا خوف خدا اور عشق مصطفیٰ رکھنے سے بنے گا یاد رکھو خدا کے برائے نام بچاریو سید المرسلین کی فرمابرداری کرو غداری نہ کرو۔

علامہ اقبال کا پیغام بھی نہ بھولو۔

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں
محمد ﷺ کی غلامی ہے سند آزاد ہونے کی
خدا کے دامن توحید میں آباد ہونے کی

نماز اچھی زکوٰۃ اچھی، حج، اچھا مگر میں باوجود اس کے مسلمان ہو نہیں سکتا، نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ بطحیٰؐ کی عزت پر خدا شاہد کامل میرا ایمان ہو نہیں سکتا۔ (فقط) ☆

واقعہ (78)

سورۃ جمعہ آیت نمبر (۵، ۶، ۷)

جن کو توراۃ کا علم دیا گیا۔ مگر انہوں نے اس علم سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا۔ ان کی مثال گدھے

Marfat.com

جیسی ہے جس پر وزن لادا گیا ہو۔ بہت بُری مثال ہے ان لوگوں کو جو ہماری آیات سے منکر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ظالموں کو راہ راست نصیب نہیں کرتا۔(۵) اے یہودیو اگر تم گمان کرتے ہو کہ باقی لوگوں سے تم اللہ کے بہت پیارے ہو تو موت کو جلدی مانگو اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو۔(۶) مگر ان ظالموں کو اپنے کرتوں کا پتہ ہے۔ اس لیے موت سے ڈرتے ہیں۔ موت بالکل نہیں چاہتے اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔(۷)

نوٹ: ان آیات سے ایک تو عالم بے عمل کی برائی معلوم ہوئی دوسرا زبانی دعووں کی مذمت کی گئی ہے تیسرے یہ کہ جن کو یقین ہے ہم اللہ کے پیارے ہیں وہ موت سے نہیں ڈرتے۔

مسئلہ شریعت محمدیؐ میں موت کو مانگنا بھی جائز نہیں اور موت سے ڈرنا بھی جائز نہیں۔

مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ جو لوگ قرآن و حدیث کو پڑھ کر خود کو عالم دین خیال کرتے ہیں۔ مگر خدا کی شان میں صدیقین کی شان میں شہیدوں کی شان میں اولیاء اللہ کے شان میں بزرگان دین کی شان میں۔ اصحاب رسولؐ و اہلبیت رسولؐ کی شان میں سلف صالحین کی شان میں بے ادبیاں اور زبان درازیاں کرتے ہیں۔ وہ گدھے ہیں اور جو لوگ اَن پڑھ ہو کر اَدب و احترام کو جانتے ہیں حلال و حرام میں تمیز کرتے ہیں ہر وقت خوف خدا و عشق مصطفیٰ ان کے پیش نظر ہے اصل میں یہی علم والے ہیں۔(فقط)

واقعہ (79)

سورۃ منافقوں آیت نمبر (۱ تا ۶)

اے محبوبؐ جب منافق آپؐ کی بارگاہ میں آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں تو اللہ کا رسول ہے حالانکہ اللہ کو معلوم ہے۔ کہ تو اس کا رسول ہے اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق جھوٹے ہیں۔(۱) یہ اپنی جھوٹی قسموں کو ڈھال بناتے ہیں حقیقت میں انہوں نے لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکا ہے بیشک بہت بُرا ہے وہ جو یہ کرتے ہیں۔(۲) یہ اس لیے کہ انہوں نے زبان سے ایمان لایا مگر دل میں کفر کیا ان کے دلوں پر بدبختی کی مہر لگ گئی ہے یہ سمجھتے ہی نہیں۔(۳) جب تو ان کے جسموں کو دیکھے تو حیران کر دیں، جب ان کی میٹھی باتیں سنیں تو نزد آجائے لیکن ہیں بے ایمان مردے دیوار سے لٹکائی گئی خشک لکڑی کی طرح۔ ہر وقت خوفزدہ رہتے ہیں کہ ہماری منافقت کھل نہ جائے، وہ دشمن ہیں ان سے بچے رہو۔ اللہ تعالیٰ ان کو ذلیل کرے کیوں اُلٹے پھرتے ہیں۔(۴) جب ان سے کہا جائے کہ آؤ رسول کی

Marfat.com

بارگاہ میں کہ وہ تمہارے لیے معافی طلب کرے تو وہ بارگاہ رسولؐ میں آنے سے رکتے ہیں اور تکبر کرتے ہوئے سروں کو پھیرتے ہیں۔ (۵) ایسے ضدی منافقوں کیلئے برابر ہے کہ تو معافی طلب کرے یا نہ کرے اللہ تعالیٰ ہر گز ان کو معاف نہ کریگا اور اللہ تعالیٰ ضدی فاسقوں کو راہِ راست نصیب نہیں کرتا۔ (۶) ☆

نوٹ: ان آیات میں بار بار غور کیا جائے اور پھر سورۃ بقرہ کے رکوع نمبر (۲) پر غور کیا جائے اور پوری سورۃ توبہ کو غور سے دیکھا جائے بجھا جائے تو اس زمانے میں بھی ایسے لوگ نظر آئیں گے کہ جب عبادت کیلئے کھڑے ہوں تو حیران کر دیں جب سُریلی آواز سے قرآن پڑھیں اور اللہ رسولؐ کی باتیں کریں اور کلمہ شریف پڑھیں پڑوائیں تو سرور آجائے مگر ایمان حلق سے اوپر اوپر ہے۔ ☆

واقعہ (80)

اور اے محبوبؐ نماز تہجد پڑھا کرو یہ تیرا اضافی مقدر ہے عنقریب تیرا رب تجھے مقام محمود پر کھڑا کرے گا۔ (۷۹) ☆

نوٹ: مقام محمود محشر میں ایک ایسا درجہ ہے۔ جس پر اللہ تعالیٰ اپنے محبوبؐ کو کھڑا کریگا سب لوگ محبوبؐ کی طرف دیکھتے ہونگے اور آپؐ کی تعریف کرتے ہونگے کوئی تو وہ ہوگا جو دنیا میں بھی محبوبؐ خدا کی عظمت کو مانتا تھا۔ ممبروں پر کھڑے ہو کر حضورؐ کی تعریف کرتا تھا۔ مگر کوئی وہ لالچی کتا بھی ہوگا جو ساری زندگی محفلوں میں حضورؐ کی عظمت کے خلاف بھونکتا تھا مگر آج مجبوراً تعریف کریگا کہ حضورؐ کے سو کسی کا کوئی چارہ ہی نہ ہوگا۔ تمام انبیاء علیہم السلام بھی آپؐ کی ذات کا وسیلہ پکڑیں گے اور اللہ تعالیٰ بھی اپنی رحمت کے دروازے اپنے محبوبؐ کیلئے کھول دیگا۔ اور فرمائے گا اے محبوبؐ جو مانگ میں عطا کرونگا جس کی شفاعت کرو میں قبول کرونگا۔ سبحان اللہ اس روز بے ادب گستاخ اندھوں کو پتہ چلے گا کہ محبوبؐ کا مقام کیا ہے۔ مگر اس وقت کا ماننا مفید نہ ہوگا۔ جس کو خدا کی رضا کی ضرورت ہو، وہ آج ہی عظمت مصطفیٰ کو مان لے۔ (فقط)

واقعہ (81)

اے محبوبؐ کفار مکہ کو فرماؤ کہ بے شک میں بھی بظاہر تمہاری مثل آدمی ہوں میری طرف وحی آتی ہے کہ تمہارا اور میرا معبود ایک ہی ہے تو جو شخص اللہ سے ملنے کا خواہشمند ہو اسے چاہیے اچھے عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔ (۱۱۰) ☆ سورہ کہف

Marfat.com

نوٹ: سورۃ کہف میں اگرچہ اصحاب کہف کا تفصیلی ذکر ہوا ذوالقرنین کا تفصیلی ذکر ہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خفر علیہ السلام کے سفر کا عجیب و غریب قصہ بیان ہوا۔ اس لیے اس سورت کے آخر میں کفار مکہ کو بتایا جاتا ہے کہ اے نادانوں تم میری بات مان لو حق کو قبول کرو میں تم سے کسی عہدہ کا طلب گار نہیں، میں جس خدا کی عبادت کی طرف تم کو بلاتا ہوں خود بھی اس اللہ کی عبادت کرتا ہوں اور پچاس سال سے اسی شہر مکہ میں رہتا ہوں تم میرا اٹھنا بیٹھنا کھانا پینا دیکھتے ہو اور اپنے تجربہ کی بنا پر مجھے صادق اور امین بھی کہتے ہو جب میں تمہارے ذاتی معاملہ میں حق بات ہی کہتا ہوں تو آخرت کے معاملہ میں تم میری بات کیوں نہیں مانتے، تم کو کیا ہوا کیا میری بات تم کو سمجھ نہیں آتی۔ حالانکہ میں بھی بظاہر تمہاری طرح آدمی ہوں تمہاری زبان بولتا ہوں لہذا روزِ محشر تمہارا کوئی عذر قبول نہ ہوگا۔☆

نوٹ: مسلمانوں کی یہ شان نہیں کہ اسی آیت کو دیکھ کر نبیؐ کو اپنی مثال کہیں بلکہ حقیقت معلوم کرنے کی کوشش کریں۔ نور ہونا اور بشر ہونا حضورؐ کی دونوں صفتیں ہیں کسی صفت کے منکر نہ ہوں۔ (فقط)☆

واقعہ (82)

سورۃ مریم آیت نمبر (۱۷، ۱۸، ۱۹)

جب بی بی مریم جوان ہوئی اور پردے میں داخل ہوئی تو ہم نے اس کی طرف جبرائیل کو ہو بہو بشر بنا کر بھیجا۔ (۱۷) تو مریم نے کہا مجھ سے دور ہو جا اگر تیرے دل میں خوف خدا ہے میں اللہ کی تجھ سے پناہ چاہتی ہوں۔ (۱۸) تو جبرائیل نے کہا کچھ فکر نہ کر، میں تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں اس لیے آیا ہوں کہ تجھے ایک پاکیزہ لڑکا عطا کروں۔ (۱۹)

نوٹ: ایک تو یہ بات معلوم ہوئی کہ جبرائیل تمام نوری فرشتوں کا سردار ہے مگر حضرت مریم کے پاس ہو بہو بشر بن کر آیا اس جگہ وہ لوگ غور کریں جو ساری زندگی نور بشر کے جھگڑے میں گزارتے ہیں۔ جبرائیل علیہ السلام کروڑوں مرتبہ زمین پر شکل انسانی میں آئے صحابہ کرام پہچان بھی نہ سکتے تھے کہ یہ کون ہے حضور علیہ السلام خود فرماتے یہ جبرائیل تھا، جو اللہ جبرائیل کو دنیا میں شکل بشر میں بھیجنے پر قدرت رکھتا ہے وہ اپنی قدرت سے کسی جوہر نوری کو محمد ﷺ جیسا پاکیزہ سید البشر بنا سکتا ہے۔ دوسرا یہ معلوم ہوا کہ غلام عربی میں لڑکے کو کہتے ہیں۔

لہذا غلام اللہ جیسے ناموں سے بچو۔ تیسرا یہ معلوم ہوا (باذن اللہ تعالیٰ) اللہ والے عطا کر سکتے ہیں

Marfat.com

ترجمہ سورۃ حجرات پارہ نمبر 26

اے ایمان والو۔ اللہ یا اس کا رسول کوئی فیصلہ کر دیں، تو تمہارا اختیار باقی نہیں رہتا (لہذا خوشی خوشی اللہ اور اسکے رسول کے فیصلہ کو قبول کر لیا کرو) اور ہر وقت خوف خدا رکھو۔ بے شک اللہ تعالی سب کچھ سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے (☆) اے ایمان والو (نبی کریم ﷺ کی محفل پاک میں بیٹھنے کے پورے پورے آداب بجالایا کرو) اور اپنی آواز کو بی کریم ﷺ کی آواز سے بلند نہ کرو اور نہ میرے محبوب کو ایسے الفاظ سے پکارو جیسے تم ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔ (مثلاً اے چچا۔ اے ماموں وغیرہ بلکہ میرے رسول کو یار سول اللہ۔ یا نبی اللہ۔ یا حبیب اللہ کہ کر پکارا کرو) اگر تم نے یہ آداب بجانہ لائے تو تمہارے سب اعمال (جن پر تم کو ناز ہے) وہ اکارت کر دیئے جائیں گے اور تم کو خبر بھی نہیں ہوگی (☆) بے شک جو لوگ بارگاہ نبوی میں اپنی آوازیں پست کرتے ہیں وہی لوگ ہیں جن کے دل اللہ تعالی نے تقوی کیلئے چن لئے ہیں ایسے لوگوں کیلئے مغفرت اور اجر عظیم ہے۔

☆ اور جو لوگ ہیں تو پکے مومن مگر آداب نبوی ﷺ سے واقف نہیں اسی بے علمی کی وجہ سے دیواروں کے باہر کھڑے ہو کر رسول خدا کو بلاتے ہیں۔ اے محبوب یہ لوگ عقلمند نہیں ہیں ان سے در گزر فرمائیے۔ ☆ اگر یہ عقلمند ہوتے تو صبر کر کے انتظار میں بیٹھے رہتے کہ جب ہی آپ ﷺ اپنی مرضی سے باہر تشریف لاتے۔ یہ اپنی حاجت بیان کرتے تو ان کیلئے زیادہ مفید ہوتا اور اللہ تعالی بہت معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے (کچھ لوگ کسی دوسرے علاقے سے زیارت نبی ﷺ کیلئے حاضر ہوئے مگر اس وقت رسول خدا اپنے حجرہ مبارک میں آرام فرمارہے تھے۔ انہوں نے شوق دیدار کی وجہ سے صبر نہ کیا اور حجرہ سے باہر کھڑے ہو کر حضور ﷺ کو بلانے لگے تو یہ آیات نازل ہوئیں اور آداب نبوی ﷺ سکھائے گئے۔ ☆ اللہ کے نبی نے ایک آدمی کو کسی شہر میں وصولی زکواۃ کیلئے بھیجا۔ شہر کے لوگ حضور ﷺ کے قاصد کے استقبال کیلئے شہر سے باہر نکلے۔ اور فرط محبت میں اسکی طرف دوڑ پڑے۔ ماضی میں اس شخص نے ان لوگوں کا جرم کیا ہوا تھا۔ اسنے سمجھا کہ یہ لوگ شاید مجھ سے بدلہ لینے کیلئے حملہ آور ہوئے ہیں وہ شخص اسی خوف کی وجہ سے سواری کو دوڑاتا ہوا واپس مدینہ منورہ آیا اور بارگاہ نبوی ﷺ میں عرض گذار ہوا کہ یار سول اللہ ﷺ وہ لوگ مرتد ہو گئے ہیں۔ زکواۃ دینے سے منکر ہو گئے ہیں۔ اور مجھے قتل کرنا چاہتے تھے میں اپنی جان بچا کر واپس آگیا

Marfat.com

ہوں۔ جب صحابہ کرام نے یہ بات سنی تو جذبات میں آکر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ ﷺ ہمیں اجازت فرمائیے کہ ہم اس قوم پر حملہ آور ہو جائیں۔ (مگر سبحان اللہ۔ محبوب خدا ﷺ نے فرمایا تھا کہ میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ہو اور میں وہ دیکھتا و سنتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے و سنتے۔ اسلئے حضور ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ جلدی نہ کرو۔ صبر کرو اور واقعہ کی تحقیق کریں گے۔ کچھ دیر بعد وہ لوگ خود مال زکواۃ لے کر حاضر ہوئے اور حقیقت عرض کی۔ اسوقت یہ وحی نازل ہوئی کہ اے ایمان والو۔ اگر تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لائے تو لازمی ہے کہ پہلے تحقیق کر لیا کرو۔ ورنہ بے خبری میں کسی قوم پر حملہ کر دو گے اور بعد میں پچھتاؤ گے۔ ☆ اور خوب جان لو تمہارے درمیان خدا کا رسول ﷺ موجود ہے (رسول ﷺ کی موجودگی میں تمہیں کوئی فیصلہ نہیں کرنا چاہئے بلکہ تم ہی رسول خدا ﷺ کے فیصلہ کا انتظار کرو) اگر بالفرض رسول خدا تمہاری مرضی کا پابند ہو جائے تو تم خود ہی مشکل میں پڑ جاؤ گے۔ لیکن اللہ تعالی نے تمہیں ایمان کی دولت سے مالا مال فرمایا ہے۔ اور اللہ تعالی نے محبت و صحبت رسول سے تمہارے دلوں کو مزین فرمایا ہے (کیا یہ کم ہے) اور اللہ تعالی نے کفر۔ فسق اور گناہ سے تم کو نفرت دلائی ہے (کیا یہ کم ہے) ایسے ہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں ☆ اور یہ سب کچھ خدا کے فضل سے ہے اور اسکی خصوصی نعمت ہے۔ وہ اللہ سب کچھ جانتا ہے اور بڑی حکمت والا ہے۔

☆ اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو تم دونوں کے درمیان صلح کرا دیا کرو۔ اور اگر ایک فریق خواہ مخواہ بغاوت کرتا ہے تو تم باغی گروہ سے لڑو حتی کہ وہ تائب ہو جائیں۔ اور جب وہ تائب ہو جائیں تو انکے درمیان انصاف سے صلح کرا دو۔ بے شک اللہ تعالی انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے

☆ بے شک مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ لہذا اپنے بھائیوں کے درمیان صلح کروا دیا کرو اور خوف خدا رکھو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔ ☆ اے ایمان والو کوئی ایک دوسرے کا تمسخر نہ اڑائے ممکن ہے اصل میں وہ بہتر ہو جس کا تمسخر اڑایا جاتا ہے۔ اور عورتوں پر بھی یہی حکم ہے کہ وہ ایک دوسرے کا تمسخر نہ اڑائیں۔ اور خواہ مخواہ مسلمانوں پر الزام تراشی نہ کریں۔ اور نہ برے القاب سے پکاریں۔ کیونکہ ایمان والے کیلئے فاسق نام برا ہے۔ اور جو لوگ ایسے جرائم کا ارتکاب کر کے سچی توبہ نہ کریں وہ ظالم ہیں ☆ اے ایمان والو بدگمانی سے بچو کیونکہ اکثر بدگمانیاں گناہ پر مبنی ہیں۔ اور مسلمان ایک دوسرے کی جاسوسی بھی نہ کریں اور غیبت بھی نہ کریں (مسلمان بھائی کی غیبت کرنا مردے بھائی

Marfat.com

کے گوشت کھانے کے مترادف ہے) تو کیا تم پسند کرو گے کہ مردہ بھائی کا گوشت کھاؤ۔ جسطرح مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے نفرت کرتے ہو اسی طرح غیبت سے بھی نفرت کرو۔ خوف خدا رکھو بے شک اللہ تعالی توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے ☆ اے لوگو ہم نے تم کو ایک مرد (آدم) اور ایک عورت (حوّا) سے پیدا کیا ہے۔ اور تمہاری ذاتیں اور قبیلے اسلئے بنائے ہیں تاکہ تمہارا تعارف آسان ہو سکے۔ اور اللہ کے ہاں تمہارا بہت عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیز گار ہے۔ بے شک اللہ تعالی سب کچھ جاننے والا اور ہر بات سے خبر دار ہے۔ ☆ (بعض گنوار لوگ منافقوں کے بھڑ کانے سے مسلمانوں سے مکر و فریب کرنے لگے کہ اوپر اوپر سے کہہ دیتے کہ ہم نے یقین کیا۔ مگر دل سے ایمان نہ لاتے۔ ایسے لوگوں کو بتایا جا رہا ہے کہ تم مسلمانوں کو دھوکہ نہیں دے سکتے ہو کیونکہ ان میں اللہ کا رسول ﷺ موجود ہے جسکو اللہ تعالی نے سب منافقوں کی خبر کر دی ہے) (ت) ارشاد الہی ہے کہ گنواروں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو صرف زبان سے کہ دیتے ہیں ہم نے یقین کیا۔ اے محبوب ﷺ آپ ﷺ ان کو فرماؤ کہ تم ایمان نہیں لائے۔ لیکن تم یوں کہو کہ ہم نے اسلام قبول کیا۔ ابھی تک ان کے دلوں میں ایمان داخل نہیں ہوا۔ اے محبوب ﷺ۔ ان کو فرماؤ کہ اگر تم سچے دل سے اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرو گے تو تمہارے اعمال قابل قبول ہوں گے۔ ضائع نہیں ہوں گے بے شک اللہ تعالی معاف کرنے والا ہے ☆ حقیقت میں ایمان والے وہ ہیں جو اللہ ورسول پر سچے دل سے ایمان لائے۔ اور پھر دین میں شک و شبہ نہ کیا۔ اور اللہ کی راہ میں مال و جان کی بازی لگا دی دراصل سچے مومن ایسے ہی ہوتے ہیں ☆ (اے محبوب ﷺ ان اوپر سے موٹے موٹے کلمہ شریف پڑھنے والوں کو بتاؤ کہ) کیا تم اللہ کو اپنا دین بتانا چاہتے ہو خبردار اللہ تعالی تو آسمانوں و زمینوں اور جو کچھ ان میں ہے (ذرہ ذرہ) کو جانتا ہے (وہ تمہارے دلوں کی نیتوں سے خوب واقف ہے) کیونکہ وہ کائنات کی پوری پوری خبر رکھتا ہے۔ اے محبوب ﷺ آپ کے سامنے موٹے موٹے کلمے پڑھ کر اور لمبی لمبی نمازیں پڑھ کر) ایمان کا اظہار کر کے آپ ﷺ پر احسان جتاتے ہیں۔ آپ ﷺ ان کو فرماؤ کہ مجھ پر تمہارا کوئی احسان نہیں ہے۔ بلکہ اللہ تعالی نے تم پر احسان فرمایا کہ تمہارے لئے رسول بھیج کر تم کو ایمان کی راہ دکھلائی۔ اگر تم ایمان میں سچے ہو۔ اور خوب جان لو کہ اللہ تعالی آسمانوں اور زمین کے سارے غیب جانتا ہے۔ اور تمہارے ہر عمل کو خوب دیکھنے والا ہے۔ ☆ (اللھم صل علی محمد و علی آل محمد و علی اصحاب محمد و علی اتباع محمد و بارک و سلم) (فقط مولانا سلطان احمد قادری سکنہ پائی خیل)

Marfat.com

ترجمہ سورۃ رحمان : از مولانا سلطان احمد قادری

حضرات گرامی ! سورۃ رحمان وہ سورۃ ہے جو قرآن مجید کا زیور ہے۔ اس سورۃ پاک میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے بالخصوص انسانوں و جنوں پر اپنی نعمتوں کا ذکر فرمایا ہے اور بار بار انسانوں اور جنوں کو خبردار کیا گیا ہے کہ تم پر اللہ تبارک و تعالیٰ کی بے شمار نعمتیں ہیں تم کون کون سی نعمت کا انکار کرو گے۔ اس سورۃ پاک کی ہر آیت میں نعمت الٰہی کا ذکر ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(اے لوگو غور سے سن لو) وہ رحمان ہے (۱) جس نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا (۲) اور انسانیت کی جان محمد ﷺ جیسی عظیم ذات کو پیدا فرمایا۔ (۳) اور اس کو وہ علم عطا فرمائے (جو نہ کسی آنکھ نے دیکھے نہ کسی کان نے سنے اور نہ عقل میں آئے) (۴) (اے لوگو خدا کا رحمان ہونا۔ اپنے محبوب کو علم قرآن سکھانااور محمد رسول اللہ کو پیدا کرنا تمہارے لئے سرا سر نعمت و رحمت ہے لٰہذا اللہ اور اسکے رسول کے فرمانبردار بن کر رہو) وہ رحمان ہی تو ہے جس نے تمہارے نفع کیلئے سورج اور چاند کو اندازے کے مطابق چلنے کا پابند بنایا (۵) (کیا تم نہیں دیکھتے کہ) کہ ہر سبزہ کی بالی اور ہر درخت خدا کے حکم کے سامنے سرنگوں ہے (۶) اور تم نے کبھی غور نہیں کیا کہ اس رحمان نے آسمان کو بلند کیا جو کہ اس کی قدرت کی علامت ہے (اور اسی آسمان سے تمہارے نفع کیلئے پانی برستا ہے) اور اس رحمان نے زمین میں تمہارے نفع کیلئے ترازو نازل فرمایا (یہاں سے ہر پیمانہ مراد ہے جس سے سچ و جھوٹ کا پتہ چلتا ہے) (۷) تاکہ تم تولنے میں کمی بیشی نہ کرو (انصاف میں ہی تمہارا نفع ہے) (۸) اور دوبارہ تاکید ہی کہ وزن پورا کیا کرو کسی کو کم تول کر نہ دیا کرو اسی میں تمہاری دین و دنیا کی بھلائی ہے (۹) اور اس رحمان نے مخلوق کے نفع کیلئے زمین کو نیچے رکھا تاکہ تم اس زمین سے آسانی نفع حاصل کر سکو (۱۰) کیا تم نہیں دیکھتے کہ اس رحمان نے تمہاری خوراک کیلئے زمین میں ہر قسم کے میوے اور کھجور جیسی اعلیٰ غذا پیدا فرمائی ہے (۱۱) کیا تم نہیں دیکھتے کہ اس رحمان نے تمہارے لئے ایسا اناج پیدا فرمایا ہے جس میں تمہارے جانوروں کیلئے بھوسہ بھی شامل ہے اور تمہارے مسرت کیلئے خوشبودار پھول بنائے (۱۲) تو اے جن و انس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے (۱۳) اس رحمان نے انسان (آدم علیہ السلام) کو کھنکھناتی مٹی سے پیدا فرمایا (تاکہ تم میں عاجزی کا پہلو نمایاں ہو) (۱۴) اور جن (ابلیس لعنت

Marfat.com

اللہ علیہ) کو آگ کے شعلے سے بنایا (۱۵) تو اے جن و انس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے (۱۶) اے جن و انس تم کو معلوم ہونا چاہئے کہ تمہارا رب ہر دو مشرق و ہر دو مغرب کا رب ہے (کیا تمہارا لئے یہ بات باعث فخر نہیں کہ تمہارا رب ہر چیز پر قدرت والا ہے (۱۷) سورج کا ادھر ادھر پھر جانا اور موسم کا تبدیل ہونا تمہارے نفع کیلئے ہی ہے تو اے جن و انس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے (۱۸) اس رحمان نے دو دریا ... کئے ہیں جو بظاہر یکجا معلوم ہوتی ہیں (ایک طرف میٹھا پانی اور دوسری طرف کھاری پانی ... مندر میں ہوتا ہے اور بعض دریا بھی دیکھنے میں آئے) (۱۹) ان دو پانیوں کے درمیان حکم الٰہی حائل ہے کہ دونوں پانی ایک دوسرے میں تجاوز نہیں کرتے (اور میٹھے اور کھاری پانی کا جدا ہونا تمہاری بہتری کیلئے ہے) (۲۰) اے جن و انس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے (۲۱) اور دیکھو تو سہی کہ ہر دو قسم کے پانی سے موتی اور مرجان (مونگا موتی کی قسم ہے) نکلتے ہیں (۲۲) تو اے جن و انس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے (۲۳) تم جو صبح و شام دیکھتے ہو کہ دریاؤں میں اونچی اونچی کشتیاں (بحری جہاز) چلتے ہیں وہ اللہ ہی کے حکم و مہربانی سے ہیں (کہ اس نے انسانی عقل اور ہوا و لکڑی کو مناسب طور پر پیدا فرمایا= ورنہ جب ہی ہوا مخالف ہو گئی کشتی غرق ہو جاتی ہے) (۲۴) تو اے انس و جن تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے (۲۵) اور اے نادانوں آج تم زمین پر اکڑ اکڑ کر چلتے ہو تم کو معلوم ہونا چاہئے کہ ایک دن جو کچھ امین پر ہے (ہر جاندار) فنا ہو جائے گا (۲۶) (تو اے محبوب ﷺ آپ کفار کی باتوں کی پروا نہ کریں) تیرے رب کی ذات ہمیشہ قائم ... ائم ہے تیرا رب بڑی عظمت والا اور بزرگی والا ہے (تجھ پر ہمیشہ ہمیشہ کیلئے اللہ کی طرف سے ...صوصی رحمت نازل ہوتی رہے گی تیرا ذکر جاری رہے گا تیرا بول بالا رہے گا تیرے ...شمنوں کا منہ کالا رہے گا) (۲۷) تو اے جن و انس (جس اللہ نے تم کو محمد جیسا سید المرسلین، خاتم النبین، رحمت العالمین پیغمبر نصیب فرمایا) تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے (۲۸) جو کوئی آسمانوں میں ہے یا زمین میں اسی کی بارگاہ عالیہ کے سوالی ہیں۔ ہر روز وہ اپنی شان سے خزانے تقسیم فرماتا ہے (۲۹) تو اے جن و انس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے (۳۰) اے نادانوں تم غفلت میں کھو گئے ہو اور آخرت کو بھول گئے ہو سن لو وہ وقت دور نہیں جب ہم تمہارا حساب لیں گے (۳۱) اے جن و انس کیا تم دیکھتے نہیں کہ تمہارے رب نے تم کو قبل از وقت حالات قیامت سے آگاہ کر دیا تم تو اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے (۳۲) اے گروہ جن و انس اگر تم کو اپنی طاقت پر گھمنڈ ہے تو میری زمین و آسمان کی حدود سے بھاگ کر تو دیکھو مگر یاد رکھو تم ہر گز نہیں

Marfat.com

بھاگ سکتے جہاں بھی جاؤ گے اللہ کی سلطنت ہے (۳۳) تو اے جن و انس (دیکھو تمہارا رب
تمہاری بھلائی کیلئے کیسی کیسی مثالیں بیان فرماتا ہے) تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار
کرو گے (۳۴) اے منکرو یاد رکھو تم پر روز قیامت ایسی آگ مسلط کی جائے گی جس میں
دھواں نہ ہو گا اور ایسا دھواں مسلط کیا جائے گا جس میں روشنی نہ ہو گی۔ اور وہاں تمہارا
کوئی بس نہیں چلے گا (۳۵) تو اے جن و انس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو
گے (دیکھو تو سہی اس رب نے اپنی مہربانی سے قبل از وقت تم کو آگاہ کر دیا ہے (۳۶) (اے
نادانو تم کو بھول ہے یاد رکھو جب قیامت آئے گی ایسی سخت گھڑی ہو گی کہ) اس وقت
آسمان پھٹ جائے گا اور گلاب کی طرح سرخ ہو جائے گا مثل رنگے ہوئی چمڑے کے (۳۷) تو
اے جن و انس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے (۳۸) یاد رکھو روز قیامت
کسی گنہگار سے خواہ انسان ہو یا جن گناہ کی بارے میں پوچھنے کی نوبت نہ آئے گی (۳۹) تو
اے جن و انس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے (۴۰) کیونکہ مجرم اپنے چہروں
سے پہچانے جائیں گے پس چوٹی اور پاؤں سے پکڑ کر جہنم میں ڈالے جائیں گے (۴۱) تو اے
جن و انس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے (۴۲) اور پھر دوزخیوں سے کہا
جائے گا یہ ہے وہ جہنم جس کا مجرم لوگ انکار کرتے تھے (۴۳) وہ دوزخی جہنم میں پانی کی
تلاش میں پھریں گے مگر کھولتے ہوئے پانی کے سوا کچھ نصیب نہ ہو گا (۴۴) تو اے جن و
انس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کا انکار کرو گے (۴۵) (ہاں تو غور سے سن لو) اور جو
کوئی اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے خوف زدہ ہو کر پرہیز گار بن گیا تو اس کیلئے دو
جنتی باغ ہوں گے (۴۶) تو اے جن و انس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کا انکار کرو
گے (۴۷) اور ہر دو جنت کی باغ شاخوں والے ہوں گے (۴۸) تو اے جن و انس تم اپنے
رب کی کون کون سی نعمت کا انکار کرو گے (۴۹) ہر دو جنت میں دو چشمے تسنیم و سلسبیل کے
جاری ہوں گے (ان کی دونوں آنکھوں سے خوف الٰہی سے آنسو بہتے تھے (۵۰) تو اے جن و
انس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کا انکار کرو گے (۵۱) ہر دو جنت میں ہر میوہ دو دو قسم
کا ہو گا (یہ تمہارے رب کی خصوصی عنایت ہے) (۵۲) تو اے جن و انس تم اپنے رب کی
کون کون سی نعمت کا انکار کرو گے (۵۳) وہاں جنتی (خوف خدا کرنی والے پرہیز گار) ایسے
بچھونوں پر تکیہ لگائیں گے جن کا اندرونی حصہ بھی اعلیٰ ریشمی ہو گا (اوپر والا حصہ تو اور زیادہ
نفیس ہو گا اور دونوں باغوں کے میوے جنتی کے قریب ہوں گے (۵۴) تو اے جن و انس
تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کا انکار کرو گے (۵۵) اور ان باغوں میں جنتیوں کیلئے
حوریں ہوں گی کہ ان سے پہلے ان کو کسی انس و جن نے ہاتھ بھی نہ لگایا ہو گا (۵۶) تو اے

Marfat.com

جن و انس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کا انکار کرو گے(۵۷) وہ حوریں ایسی ہوں گی
جیسے یاقوت و مرجان (موتی ہیں) (۵۸) تو اے جن و انس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت
کا انکار کرو گے (۵۹) خوب جان لو نیکی کا بدلہ نیکی ہے (۶۰) اور تم اے جن و انس تم اپنے
رب کی کون کون سی نعمت کا انکار کرو گے (۶۱) اور خوب سن لو خوف خدا کرنے والوں کیلئے
ان کے علاوہ دو جنتی باغ اور بھی ہونگے (۶۲) تو اے جن و انس تم اپنے رب کی کون کون
ت کا انکار کرو گے (۶۳) یہ دونوں باغ انتہائی سرسبز و شاداب ہوں گے (۶۴) تو اے
جن و انس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کا انکار کرو گے (۶۵) ان میں بھی دو چشمے
چھلکتے ہوں گے (۶۶)تو اے جن و انس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کا انکار کرو گے
(۶۷) ان میں بھی میوے کھجوریں اور انار ہوں گے (۶۸) تو اے جن و انس تم اپنے رب کی
کون کون سی نعمت کا انکار کرو گے (۶۹) ان میں اچھی عادت والی خوبصورت عورتیں ہوں گی
(۷۰) تو اے جن و انس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کا انکار کرو گے (۷۱) ان باغوں
میں بھی حوریں ہوں گی جو خیموں میں محفوظ پردہ نشین ہوں گی (معلوم ہوا پردہ نعمت ہے جو
جنت کی صفت ہے اور بے پردگی' بے حیائی عذاب و علامت دوزخ ہے) (۷۲) تو اے جن و
انس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کا انکار کرو گے (۷۳) ان حوروں کو بھی اپنے جنتی
سے پہلے کسی انس و جن نے ہاتھ تک نہ لگایا ہو گا (۷۴) تو اے جن و انس تم اپنے رب کی
کون کون سی نعمت کا انکار کرو گے (۷۵) وہاں جنتی تکیہ لگائیں گے اونچے اونچے سبز بچھونوں
پر جو بہترین اعلیٰ خوبصورت ہوں گے (۷۶) تو اے جن و انس تم اپنے رب کی کون کون سی
کا انکار کرو گے (۷۷) اے محبوب ﷺ آپ مطمئن ہی رہیں تیرے رب کا نام بڑی
برکت والا ہے اور تیرا رب بڑی عظمت والا اور بزرگی والا ہے۔

Marfat.com

حرف آغاز

قرآن پاک میں بہت سے واقعات موجود ہیں جن کو قصے بھی کہاجاتاہے۔ ہر قصے میں بہت سے فائدے موجودہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ کو خوبصورت قصہ فرمایاہے۔ یہ قصہ مسلمانوں میں اتنامشہور ہے جتناکوئی نہیں۔ اس قصہ میں بڑی عبرت موجود ہے۔ مثلاً" صبر ہو' مصیبت ہو' بادشاہی ہو' گدائی ہو' جدائی ہو انسان پر جو حالات گزرتے ہیں سب کے سب اس میں موجود ہیں۔ خواہ عمل ہو' عقیدہ ہو' آزمائش ہو' عنایت ہو' نبی کی برکت ہو' نبی کی عظمت ہو' خواب کی حقیقت و عظمت اس قصہ میں موجودہے۔ یہ واقعہ ایک سوگیارہ آیات اوربارہ رکوعات پر مشتمل ہے۔ یہ ایک مکمل سورت ہے جس کانام بھی "یوسف" ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ارشاد خداوندی ہے = الف لام میم=(۱) اے محبوب یہ واضح کتاب ہے اس کو ہم نے عربی زبان میں نازل کیاتاکہ آپ کی قوم اس کوجان سکے (۲) اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم تجھ پر بہت خوبصورت قصہ بیان کرتے ہیں۔ اوریہ قصہ اس قرآن میں شامل ہے جو تیری جانب ہم نازل کرتے ہیں۔ اس لیئے کہ یہ قصہ نازل ہونا تیری نبوت کی نشانی ہے۔ کیونکہ اس سے پہلے تو یہ قصہ آپ کوکسی نے نہیں بتایا(۳) اے محبوب یاد کر، وہ وقت جب حضرت یوسف علیہ السلام اپنے باپ کواپناخواب سنارہے تھے= عرض کرتے ہیں۔ اے میرے محترم اباجان میں نے دیکھاہے کہ گیارہ ستارے ہیں ایک سورج ہے ایک چاند ہے سب کے سب نے میراسجدہ کیا(۴) (والد محترم نے فرمایا) اے میرے بیٹے یہ خواب اپنے بھائیوں کے سامنے بیان نہ کرنا۔ اگران کومعلوم ہوگیاتو وہ تیرے خلاف سازش کریں گے تجھے تکلیف دیں گے (حضرت یوسف علیہ السلام باپ کی بات سن کر حیران ہوگئے کہ میں نے اپنے بھائیوں کاکیابگاڑاکہ وہ سازش کریں گے اس لیئے) حضرت یوسف علیہ السلام کووالد محترم نے بتایااے میرے بیٹے " شیطان انسان کاکھلا دشمن ہے وہی بلاوجہ ایک انسان کودوسرے انسان کے خلاف سازش کرنے پر اکساتاہے(۵) (اے میرے بیٹے اس خواب کی تعبیر آسان ہے کہ تیرے گیارہ بھائی ہیں جونبی کی اولاد ہونے کے لحاظ سے نوری تارے ہیں اور ایک میں تیراباپ جوکہ اللہ کے نبی ہونے کی وجہ سے نور کاسورج ہوں اورایک میری بیوی جونبی کی بیوی ہونے کے لحاظ سے نور کاچاند ہے ایک دن سب تیراسجدہ کریں گے) اے میرے بیٹے تیرے رب نے تجھے بزرگی کیلئے چن لیاہے

Marfat.com

تجھے علم غیب بھی عطا کرے گا اور خوابوں اور چھپی باتوں کی تعبیر بھی عطا فرمائے گا اور تجھ پر اپنی نعمتیں بھی مکمل فرمائے گا اور میری باقی اولاد پر بھی جس طرح اس سے پہلے تیرے باپ دادا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام پر اپنی نعمتیں مکمل فرمائی تھیں کیونکہ تیرا رب بڑے علم والا اور بڑی حکمت والا ہے(۶) (اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا) " اے محبوب ﷺ یہود کے اشارے سے مکہ والے جو آپ ﷺ سے طرح طرح کے سوالات کرتے ہیں اس واقعہ میں ان کا جواب بھی موجود ہے اور نصیحت بھی تاکہ یہود کو پتہ بھی چل جائے کہ نبی ﷺ کے ساتھ حسد کرنے والوں کا انجام کیا ہوتا ہے(۷) اے محبوب ﷺ یاد کرو جس وقت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ ہمارے باپ ہم سے اتنی محبت نہیں کرتے جتنی یوسف اور اس کے سگے بھائی بنیامین سے کرتے ہیں حالانکہ انکی تعداد دو ہے اور ہماری تعداد دس ہے بیشک ہمارے باپ یوسف اور اس کے بھائی سے جو محبت کرتے ہیں وہ حد سے زیادہ ہے(۸) ایسا کریں کہ یوسف کو مار کر کسی جنگل میں ڈال دیں اور اپنے جرم کا کسی کو علم نہ ہونے دیں اور اللہ سے توبہ کر لیں گے (جب ہمارے والد کے سامنے یوسف نہ ہوگا تو پھر ہم سے ہی محبت کریں گے) (۹) ان میں سے ایک نے کہا کہ یوسف کو قتل نہ کرو بلکہ کسی ویران کنوئیں میں ڈال دو کوئی مسافر نکال کر لے جائے گا اگر کرتے ہو تو یہی کرو(۱۰) جب سب اسی بات پر آمادہ ہوئے تو باپ کے پاس گئے اور کہنے لگے اے اباجان کیا وجہ ہے کہ آپ یوسف کے بارے میں ہم پر اعتماد نہیں کرتے حالانکہ ہم اس کے خیر خواہ ہیں(۱۱)

کل ہمارے ساتھ یوسف کو روانہ کیجئے ہم کھیلیں گے اور شکار بھی کریں گے اور ہر حال میں ہم یوسف کی حفاظت کریں گے(۱۲) (والد صاحب فرمانے لگے اگر یوسف تمہارے ساتھ چلا گیا تو مجھے جدائی کا غم ہوگا اور یہ خوف بھی ہوگا) کہ تمہاری غفلت کی وجہ سے اسے بھیڑیا نہ کھا جائے(۱۳) بیٹے کہنے لگے ہم دس بھائیوں کے باوجود بھیڑیا اسے کھا گیا تو ہم بڑے خسارہ والے ہونگے ہماری زندگی کسی کام کی نہ ہوگی(۱۴) وعدے پر وعدہ کرکے یوسف کو اپنے ساتھ لے گئے اور جمع ہو کر یوسف کو جب کنوئیں میں ڈالنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے یوسف کی طرف وحی فرمائی کہ اے یوسف تم گھبراؤ نہ ایک وقت آئے گا تم بادشاہ ہوگے تیرے بھائی تیرے غلام بن جائیں گے اور ان کو خبر بھی نہ ہوگی(۱۵) شام کو سب بھائی روتے ہوئے باپ کے پاس آئے۔(۱۶) اور کہنے لگے اے اباجان ہم نے دوڑنے کا مقابلہ کیا اور یوسف کو اپنے سامان کے پاس بٹھایا ہماری عدم موجودگی میں بھیڑیا آیا اور یوسف کو کھا گیا آپ ہماری بات کا اعتبار تو نہیں کریں گے لیکن ہم ہیں سچے(۱۷) ان کے پاس یوسف علیہ السلام کی قمیض تھی جس کو خون سے آلودہ کر لیا تھا(یہ قمیض حضرت یوسف کو کنوئیں میں ڈالتے وقت اتارلی تھی اور کوئی جھوٹا خون قمیض پر ڈال

Marfat.com

دیاتھا) باپ کود کھائی کہ یوسف کو بھیڑیے نے کھایاہے اوریہ قمیض گواہ ہے اس پر یوسف کاخون لگاہواہے انکے باپ نے فرمایایہ سب تمھارامکروفریب ہے میں صبر کرتاہوں تمھارے مکر کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ میری مدد فرمائے گا(۱۸) (جب یوسف کو بھائی کنوئیں میں ڈالنے لگے قمیض اتارلی ادھر اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل کو بھیجاکہ جنت سے ایک قمیض ریشمی لے کریوسف کو پہنادو اورپانی میں نہ جانے دو حضرت جبرائیل فورا" جنت سے ریشمی جبہ لے کرحاضر ہوئے اور حضرت یوسف کوجبہ پہناکر ایک پتھرپر آرام سے بٹھادیا(حضرت جبرائیل تین مرتبہ زمین پر تیزی سے آئے) دوسرے دن کوئی مسافرگزرےایک آدمی کوپانی کیلئے بھیجاجب اس نے اپناڈول کنوئیں سے نکالا تودیکھاکہ پانی کے بجائے ایک خوبصورت لڑکا باہر آگیا ہے جوچاند کوشرماتاہے انھوں نے لڑکے کو فورا" چھپالیاکہ اس کوبھاری قیمت پر فروخت کریں گے مگر حقیقت اللہ کومعلوم ہے کہ انجام کیاہوگا(۱۹) ادھر دوسرے دن یوسف کے بھائی بکریاں چرانے کے بہانے سے ادھر آئے دیکھاکہ یوسف کنوئیں میں نہیں ہے فورا" دوڑ کر قافلہ والوں کو جا ملے اور یوسف کو تلاش کرلیااور کہنے لگے یہ ہمارا بھاگا ہوا غلام ہے جس کو ہم سستی قیمت پر فروخت کرتے ہیں بھائیوں نے یوسف کو بہت ناقص داموں فروخت کردیا(۲۰) آخرکار حضرت یوسف علیہ السلام کو بازار میں بکتا ہوا مصر کے وزیراعظم نے خرید لیا(حضرت یوسف اپنے وزن سے چارگناسونے پر فروخت ہوئے) (جیاد چند دادم جاں خریدم۔ بحمد اللہ عجب ارزاں خریدم) اپنے گھر جاکر اپنی بیوی زلیخاسے کہااس محترم جوان کی ہر ممکن تعظیم کی جائے ممکن ہے اس سے ہمیں بہت بڑانفع حاصل ہویااس کوہم اپنابیٹابنالیں یہ توساری دنیاسے نرالا معلوم ہوتاہے (پھروہ میاں بیوی حضرت یوسف علیہ السلام کو ہر طرح سے ادب احترام اورلباس وخوراک اعلیٰ قسم کی پیش کرنے لگے یہاں تک کہ حضرت یوسف اہل مصر کی نظر میں معززترین ہوگئے) ارشادخداوندی ہے "کہ ہم نے حضرت یوسف کو پورے زمانہ میں اعلیٰ مرتبہ عطاکردیااور ہم نے یوسف کو خوابوں کی تعبیرحق کاعلم عطاکیا(اے لوگو! تم کو معلوم ہوناچاہیئے کہ)اللہ تعالیٰ اپنے امور میں قدرت وغلبہ والا ہے مگراکثرلوگ نہیں جانتے (۲۱) اورجب یوسف اپنی پختہ عمرکوپہنچاتو ہم نے اس کو علم وحکمت کے خزانے عطاکیئے اورہم اچھے لوگوں کو اچھاہی بدلہ دیتے ہیں(۲۲) تووہ خاتون جس کے گھرمیں حضرت یوسف رہتے تھے شوق یوسف میں خودرفتہ ہوگئی مگردوسری طرف حضرت یوسف کے پائے استقلال میں جنبش تک نہ آئی بلکہ فطرت نبوی کے مطابق وعظ ونصیحت فرماتے رہے(۲۳) تو ہر دو فریق اپنے اپنے منشور پر قائم رہے(ارشاد خداوندی ہے) "ہم نے یوسف کو ایک خاص نشانی دکھائی ہے تاکہ وہ اپنے منشور میں کامیاب وکامران رہے کیونکہ وہ ہمارے خصوصی بندوں میں شامل ہے(۲۴) توخاتون خانہ اپنے منشور کوتکمیل تک لے جانے کی کوشش میں تھی مگراس وقت مالک خانہ گھروارد ہورہاتھاتوخاتون مکرو

Marfat.com

فریب کو استعمال میں لانے لگی(۲۵) مگر یوسف نے اپنے منشور کا برملا اعلان کردیا جس کی تائید ایک پنگوڑے میں پڑے بچے نے کردی جس پر نتیجتاً" حضرت یوسف اپنے منشور میں سچے ثابت ہوئے(۲۶) اور جب تحقیق کی گئی تو خاتون خانہ کاذب نکلی(۲۷) جب مالک خانہ نے منشور یوسف کا کمال دیکھا تو مجبوراً" خاتون خانہ کو معذرت کرنے کا حکم دیا اور معمولی تادیب بھی کردی(۲۸) پھر مالک خانہ یوسف سے مخاطب ہوئے اور درگزر کرنے کی التجا کی اور اپنی کم ظرفی کا اقرار کیا(۲۹) جب خواتین مصر کو خاتون خانہ کے منشور کا علم ہوا تو انھوں نے طرح طرح کی چہ مگوئیاں شروع کردیں اور خاتون خانہ کی مذمت میں فراخ دلی سے کام لیا(۳۰) جب خاتون خانہ کو خواتین مصر کا واویلا معلوم ہوا تو ان کو اپنے پاس دعوت پر بلایا ان کے سامنے دسترخوان لگایا طرح طرح کے پھل اور تیز دھار چاقو فراہم کئے جب وہ خواتین مصر پھلوں کو چاقوؤں سے کاٹنے میں مشغول ہوئیں تو خاتون خانہ نے حضرت یوسف کو پردے سے باہر آنے کیلئے کہا جب یوسف پردے سے باہر آئے اور خواتین مصر نے حضرت یوسف کو دیکھا تو ادھر ہی نظریں جم گئیں خود کو بھول گئیں یہاں تک کہ وہ ہاتھ کاٹ بیٹھیں بے اختیار یک زبان سے کہنے لگیں یہ تو بشر نہیں ہے یہ تو کوئی معزز فرشتہ ہے(۳۱) جب خواتین مصر ہوش میں آئیں اور اپنے ہاتھ کٹے ہوئے نظر آئے حیرت مزید بڑھ گئی تو خاتون خانہ نے خواتین مصر کو مخاطب کیا کہ تم میری مذمت تو فراخ دلی سے کرتی ہو مگر سناؤ میرے معصوم یوسف کو کیسے پایا کیا میرا خود رفتہ ہونا خلاف عقل تو نہیں ہے اور یاد رکھو کہ اگر وہ اپنے منشور سے دستبردار نہ ہوا تو اسے ضرور جیل میں جانا پڑے گا(۳۲) ادھر یوسف علیہ السلام بارگاہ الہی میں دعاگو ہیں کہ یااللہ اب تو میں جیل میں جانے کو پسند کرتا ہوں تاکہ فریق ثانی اپنے منشور کو پورا کرنے کا خواب بھی نہ دیکھ سکے اے اللہ اگر تو نے میرے منشور کی نگہبانی نہ فرمائی اور فریق ثانی کے منشور کو رد نہ فرمایا تو استقلال آدمی اظہر من الشمس ہے(۳۳) تو اللہ تعالیٰ نے یوسف کی دعا قبول فرمائی اور اسے اپنے منشور میں کامیاب فرمایا(۳۴)

وزیراعظم نے اپنی کھوئی ہوئی ساکھ کو بحال کرنے کی یہ تدبیر سوچی کہ یوسف چند دن کیلئے جیل میں رکھا جائے(۳۵) تو جب یوسف علیہ السلام جیل میں تھے ان کے ساتھ دو جوان اور بھی داخل ہوئے جب انھوں نے یوسف علیہ السلام کو دیکھا تو سمجھ گئے کہ یہ کوئی بزرگ ہستی ہے اس لئے اپنے اپنے خواب کی تعبیر پوچھنے لگے ایک نے کہا کہ میں نے خواب دیکھا کہ انگوروں کا رس نچوڑ رہا ہوں اور دوسرے نے کہا کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ میرے سر پر روٹی ہے اور پرندے کھاتے ہیں ہم کو ان خوابوں کی تعبیر بتایئے ہم آپ کو بہت نیک دیکھتے ہیں(۳۶) یوسف علیہ السلام نے کہا جو کھانا تمھارے پاس آتا ہے اس کے آنے سے پہلے میں تم کو تعبیر بتا دوں گا یہ اس وجہ سے کہ میرے رب نے مجھے خصوصی علم عطا فرمایا ہے اور تم کو معلوم ہونا چاہیے کہ

Marfat.com

جولوگ اللہ پر ایمان نہیں لاتے اورروز قیامت کو نہیں مانتے میں ان لوگوں سے بیزار ہوں(۳۷) اور میں اپنے باپ دادے حضرت ابراہیم علیہ السلام اوراسحاق ویعقوب علیہاالسلام کے طریقے کی پیروی کرتاہوں ہم کویہ حق نہیں کہ اللہ کے برابر کسی کو مانیں یہ تواللہ کاہم پر خصوصی فضل ہے اورباقی لوگوں پر بھی اللہ کافضل ہے لیکن اکثرلوگ شکر نہیں کرتے(۳۸) اے میرے جیل کے ساتھیو تمہارے عقل کیاکہتے ہیں کہ بہت سے خدااچھے ہوتے ہیں یاایک خداجو ساری مخلوق پر غالب ہے(۳۹) اے نادانو تم جن بتوں کی عبادت کرتے ہوان کو تو تم نے اور تمہارے باپ دادانے خود تراشاہے اورتم نے ہربت کاالگ الگ نام رکھ لیاہے ان کی تصدیق میں کچھ بھی نازل نہیں ہواحکم تو صرف اصل میں خداہی کاہے اوراللہ ہی نے حکم فرمایاکہ میرے سوا کسی کی عبادت نہ کرو یہی مضبوط مذہب ہے لیکن اکثرلوگ اس حقیقت کو نہیں جانتے(۴۰) اے میرے جیل کے ساتھیو جس نے خواب میں انگوروں کارس نچوڑاہے وہ بری ہوجائیگااوراپنے بادشاہ کاحسب سابق ساقی ہوگااورجس نے سرپر روٹی دیکھی ہے وہ سولی چڑھایاجائیگا اورپرندےاس کاگوشت نوچیں گے یہ حتمی فیصلہ ہے جس میں ترمیم کی گنجائش نہیں ہے اور تمہارے سوال کاجواب ہے(۴۱) یوسف علیہ السلام نے جس کوکہاتھاتوبری ہوجائے گااسے یہ بھی کہاکہ اپنے بادشاہ سے کہناکہ جیل میں ایک بے گناہ آدمی ہے جس کو چند دن کیلئے جیل بھیجاگیاتھامگر بہت عرصہ گزرگیاہےوہ ابھی تک جیل ہی میں ہے مگر شیطان نے اس آدمی کو یوسف کاپیغام بھلادیاجس کے باعث یوسف علیہ السلام کو مزید چند سال جیل میں رہناپڑا(۴۲) قدرت خداوندی دیکھئے ادھربادشاہ کوعجیب وغریب خواب آیاکہ سات موٹی تازی گائیں ہیں جن کو سات دبلی پتلی گائیں کھارہیں ہیں اورخواب میں دیکھاکہ سات سبز بالیاں ہیں اورسات خشک سوکھی بالیاں جو سبزبالیوں پر چھاگئی ہیں بادشاہ نے پوچھااے درباریو مجھے اس خواب کی تعبیر بتاؤ اگر تم کو خواب کی تعبیر کاعلم ہے(۴۳) درباری بولے اے بادشاہ یہ آوارہ خیال ہیں جوپریشان کرتے ہیں اور ہم خواب کی تعبیر جانتے بھی نہیں(۴۴) توجو آدمی جیل سے رہاہوکر آیاتھااسے یوسف کاپیغام بھی یاد آگیااورکہنے لگااگر مجھے جیل تک جانیں دیں تو وہاں ایک علم والا ہے اس سے میں خواب کی تعبیرپوچھ کرآتاہوں(۴۵) جب وہ شخص جیل میں پہنچاتوکہنے لگااے یوسف آپ بالکل سچ فرماتے ہیں پہلے بھی آپ نے جیسے فرمایاتھاویساہی ہوااب مجھے ایک اورخواب کی تعبیربتائیے تاکہ میں لوگوں کوبتاؤں اوروہ آپ کاعلم وعظمت دیکھ کر آپ کے ادب وتعظیم کوجان سکیں(۴۶)

حضرت یوسف علیہ السلام نے اس شخص سے خواب سناتو فرمایابادشاہ کے اس خواب کی تعبیریہ ہے کہ سات سال متواتر خوب بارشیں ہوں گی اورخوب اناج پیداہوگا(۴۷) مگران سات سال کے بعد سات سال ایسے ہونگے نہ بارش ہوگی نہ اناج پیداہوگاجو اناج پہلے سالوں

Marfat.com

میں جمع ہوگا وہ پچھلے سال ختم کردیں گے مگر صرف بیج بچے گا(۴۸) لہٰذا تم اس طرح کرو کہ پہلے سال جو اناج پیدا ہوگا وہ اسی حالت (بالیوں) میں پڑا رہنا چاہیے صرف ضرورت کی مقدار غلہ صاف کرو۔ اور جب بعد میں سات برس خشک آئیں تو ضرورت کے مطابق غلہ صاف کرو انشاء اللہ چودہ سال بھی گزر جائیں گے اور آپ کی خوراک بھی پوری ہو جائے گی اور اس طریقہ سے تمہارا کاشت کیلئے غلہ بیج بھی جائے گا۔ پھر پندرہویں سال خوب بارشیں ہونگی غلہ اور پھل پیدا ہونگے اور تم خوب پھلوں کا رس نچوڑو گے(۴۹) اور جب وہ آدمی تعبیر لے کر بادشاہ کے پاس پہنچا۔ بادشاہ اور درباریوں نے جب یہ خبر سنی تو عش عش کر اٹھے۔ بادشاہ بولا ایسے عظمت والے علم غیب رکھنے والے محترم کو میرے پاس لاؤ تاکہ میں اس کو اپنا محرم راز بنالوں جب بلانے والا یوسف علیہ السلام علیہ السلام کے پاس پیغام لے کر گیا۔ تو حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا کہ اپنے بادشاہ کی طرف واپس جاکہ وہ ان خواتین مصر کے حال کی تحقیق کرے جنہوں نے اپنے ہاتھ خود کاٹے ہیں۔ میرا رب تو انکے مکرو فریب سے خوب واقف ہے۔(۵۰) جب بادشاہ نے ان خواتین کو بلایا اور حقیقت حال دریافت کی۔ تو وہ بیک زبان بولیں "سبحان اللہ" ہم نے یوسف علیہ السلام علیہ السلام کے منشور کو پاک وصاف پایا۔ جب خاتون خانہ (زلیخا) نے یہ بات سنی تو کہنے لگی اب تو ساری بات ظاہر ہو گئی ہے۔ واقعی میرے منشور میں مکرو فریب تھا۔ مگر حضرت یوسف علیہ السلام علیہ السلام کی صداقت و شرافت کا ڈنکے کی چوٹ پر اعلان کرتی ہوں(۵۱) یہ سارا ماجرا جب ختم ہوا تو یوسف علیہ السلام علیہ السلام نے کہا۔ اس تحقیق کا مشورہ میں نے اس لیئے دیا تھا۔ تاکہ مصر کے وزیراعظم کو اچھی طرح معلوم ہو جائے کہ میرا منشور ہی پاکیزہ تھا جس کو حمایت الٰہی حاصل تھی اور اس منشور پاک کا انجام آج تم دیکھ رہے ہو۔ اور یہ بات بھی یاد رکھو کہ میرا رب دغا بازوں کے مکر کو کامیاب نہیں ہونے دیتا(۵۲) (اور یہ جو عصمت' طہارت عمل' پاکیزگی فہم تم نے دیکھ لیا) اس میں میرے نفس کا کوئی کمال نہیں ہے۔ کیونکہ نفس امارہ تو کسی کو بھلائی کی ترغیب نہیں دیتا البتہ یہ تو اللہ کی خصوصی رحمت ہے کہ کسی کے نفس کو درست کردے کہ وہ غلط سوچے ہی نہیں بے شک میرا رب بہت بخشش کرنے والا مہربان ہے۔(۵۳) بادشاہ نے کہا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو میرے پاس لاؤ تاکہ اسے اپنا خصوصی وزیرو مشیر بناؤں(جب بادشاہ نے حضرت یوسف علیہ السلام سے بات چیت کی تو کہا اے یوسف علیہ السلام تمہارا مرتبہ مجھے معلوم ہوگیا آج سے تو ہمارے ہاں انتہائی معزز عہدے پر فائز ہوگیا(ہم سب پر آپ کا احترام وتعظیم فرض ہوگئی) (۵۴) حضرت یوسف علیہ السلام علیہ السلام بولے مجھے زمینی خزانوں پر مقرر کیجئے میں زمینی خزانوں کی حفاظت کرنا بھی جانتا ہوں اور زرعی اصولوں سے بھی اچھی طرح واقفیت رکھتا ہوں(۵۵) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا (اے لوگو میں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو

Marfat.com

طرح زمین میں عزت و مرتبہ عطا کیا کہ مصر کے بادشاہ جیسے لوگ یوسف علیہ السلام کے خادم بن گئے) پورا ملک مصر آپ کے کنٹرول میں آگیا آپ صرف اپنی مرضی پر ہی سارا معاملہ فرماتے ہیں کوئی روک ٹوک والا نہیں (اے لوگو!) ہم جسے چاہتے ہیں اپنی خصوصی رحمت عطا فرماتے ہیں اور بھلائی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے(۵۶) اور جو لوگ سچا ایمان لاتے ہیں اور پرہیزگاری کرتے ہیں ایسے لوگوں کیلئے آخرت کا اجر اور زیادہ بہتر ہوگا(۵۷) (حالات ایسے ہوئے کہ پورے سات سال زمین پر بارش نہ ہوئی سارے ملکوں میں غلہ ختم ہوگیا لیکن حضرت یوسف علیہ السلام کی برکت اور تدبیر کی وجہ سے ملک مصر میں غلہ کے انبار موجود تھے جب یوسف علیہ السلام علیہ السلام نے دیکھا کہ ساری دنیا کے لوگ غلہ کیلئے ترس رہے ہیں تو سارے ملکوں میں اعلان کروادیا کہ جس کو غلہ ضرورت ہو سستی قیمت پر مصر سے لے جائے سارے ملکوں کے لوگ دوڑ دوڑ کر مصر غلہ لینے کیلئے آتے حضرت یوسف علیہ السلام خوش دلی سے غلہ بھی دیتے اور مہمانی بھی فرماتے کئی لوگ آپ کا اخلاق اور مہربانی دیکھ کر مسلمان ہوجاتے) ایک دن حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی بھی غلہ لینے کیلئے آگئے حضرت یوسف علیہ السلام نے تو بھائیوں کو پہچان لیا لیکن بھائیوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو نہیں پہچانا(۵۸) جب حضرت یوسف علیہ السلام نے بھائیوں کو غلہ خوشدلی سے دیا اور مہمان نوازی بھی فرمائی (تو کہنے لگے ہمارا ایک اور بھائی بھی گھر میں باقی ہے اس کا حصہ بھی ہمیں دیجئے) تو حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا کہ جب دوسری بار آؤ تو اپنے بھائی کو بھی ساتھ لاؤ تاکہ اسے بھی غلہ مل سکے کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ میں ہر ایک کو پورا حصہ بھی دیتا ہوں اور مہمان نوازی بھی کرتا ہوں لہٰذا آئندہ ضرور اپنے بھائی کو ساتھ لانا(۵۹) اور اگر تم اس کو ساتھ نہیں لاؤ گے تو میں تمہیں کسی صورت میں بھی غلہ نہیں دونگا اور نہ اپنے پاس آنے کی اجازت دونگا(۶۰) یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے کہا کہ ہم پوری کوشش کریں گے اور اس کے باپ کو بھی آمادہ کریں گے کہ وہ اپنے بیٹے کو ہمارے ساتھ بھیجے(۶۱) تو حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے نوکروں کو حکم دیا کہ میرے بھائیوں نے غلہ کے بدلے جو پیسے دیئے ہیں وہ بھی ان کے سامان میں چھپا کر رکھ دو تاکہ جب گھر جاکر میری مہربانی کو دیکھیں تو دوبارہ پھر خوشی سے آئیں گے(۶۲) جب حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی اپنے گھر پہنچے تو فوراً" کہا اے اباجان دوسری بار اپنے بیٹے بنیامین کو ضرور ہمارے ساتھ بھیجنا ورنہ ہمیں کسی صورت میں بھی غلہ نہیں ملے گا ہم اس کا حصہ بھی حاصل کریں گے اس کی حفاظت بھی کریں گے(۶۳) تو حضرت یوسف علیہ السلام کے باپ نے کہا اے میرے بیٹو! اس سے پہلے اس کے بھائی یوسف کو بھی تم لے کر گئے تھے اور تم نے کہا تھا کہ ہم اس کی حفاظت کریں گے حالانکہ تم نے اس کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا تو اب بھی میں تم پر ویسا ہی اعتبار کرتا ہوں جیسے پہلے کیا تھا مجھے اللہ پر بھروسہ ہے وہی بہتر حفاظت کرنے والا ہے اور

Marfat.com

رحم والا ہے(۶۴) جب یہ گفتگو ہو چکی تو غلے کی بوریاں کھولیں گئیں جب دیکھاتو وہ پیسے بھی واپس آگئے جو لے کر گئے تھے بڑے خوش ہو کر بولے اے اباجان اور ہمیں کیا چاہیے غلہ مفت گھر میں آگیا ایسے مہربان بادشاہ کے پاس دوبارہ ضرور جانا چاہئے غلہ بھی ملے گا بنیامین کا حصہ بھی ملے گا ہم اس کی حفاظت بھی کریں گے یہ بڑا سستا سودا ہے اسے چھوڑنا نہیں چاہئے(۶۵) تو ان کے باپ نے فرمایا جب تک تم اللہ کی قسم کھا کر اس بھائی کو واپس کرنے کا وعدہ نہ کرو گے میں تمہارے ساتھ نہ بھیجوں گا ہاں یہ علیحدہ بات ہے کہ کسی وجہ سے تمہیں قید کیا جائے تو یہ تمہارا قصور نہ ہو گا جب انھوں نے باپ کو پختہ وعدہ دیا تو باپ نے کہا میرے بیٹے بنیامین کو ساتھ لے جاؤ میری اور تمہاری باتوں پر اللہ گواہ ہے(۶۶) اے بیٹو! جب مصر شہر میں داخل ہونے لگو تو سب بھائی ایک دروازہ سے داخل نہ ہونا (تاکہ تمہارے حسن و جمال اور اتفاق کو دیکھ کر کسی کی بد نظر نہ لگ جائے) اسلئے علیحدہ علیحدہ دروازوں سے داخل ہونا اور تقدیر الٰہی میں جو تمہارے ساتھ ہونا ہے ہو گا حتمی فیصلہ تدبیر نہیں بلکہ حتمی فیصلہ اللہ کا حکم ہے مجھے اللہ پر بھروسہ ہے اور چاہئے کہ ہر بھروسہ کرنے والا اللہ ہی پر مستقل بھروسہ کرے(۶۷) تو جب وہ مصر میں ویسے ہی داخل ہوئے جیسے ان کے باپ نے ان سے کہا تھا اور وہ تدبیر تو ان کے باپ یعقوب نے اپنے دل کی تسلی کیلئے کی تھی ورنہ اللہ کا حتمی فیصلہ تو ہو کر رہتا ہے بے شک یعقوب بڑا صاحب علم تھا ہم ہی نے اسے خصوصی علم سے نوازا تھا لیکن اکثر لوگ (انبیاء علیہم السلام کے کمالات و علوم وقدرت الٰہی کو) نہیں جانتے(۶۸) جب سب بھائی یوسف کے پاس پہنچے تو حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے سگے بھائی بنیامین کو اپنے قریب کیا اور بتایا کہ میں تمہارا بھائی یوسف ہوں ہمارے ساتھ جو سلوک ہمارے بھائیوں نے کیا اس پر غمگین نہ ہو(۶۹) تو جب یوسف علیہ السلام کے نوکروں نے اس کے بھائیوں کا سامان غلہ تیار کر دیا یوسف نے کہا کہ میرے حقیقی بھائی بنیامین کے سامان میں چاندی کا پیالہ رکھ دو جب وہ قافلہ چند قدم چلا تو یوسف علیہ السلام کے حکم سے کسی نوکر نے پکارا اے قافلے والو تم چور ہو(۷۰)

انھوں نے مڑ کر دیکھا اور کہا کیا چیز چوری ہو گئی(۷۱) نوکروں نے کہا کہ بادشاہ کا خصوصی پیالہ گم ہو گیا ہے جو کوئی وہ پیالہ ہم کو آسانی سے واپس کر دے ہم اس کو ایک اونٹ کا وزن غلہ انعام دیں گے اور ہم اس کے ضامن بھی ہیں کہ اسے کوئی سزا نہیں دی جائے گی(۷۲) وہ کہنے لگے اللہ کی قسم تم جانتے ہو ہم مجبور ہو کر غلہ لینے کیلئے آتے ہیں فساد کرنے والے نہیں اور نہ ہم چور ہیں (۷۳) نوکروں نے کہا بتاؤ جس کے پاس وہ پیالہ مل گیا اس کی سزا کیا ہو گی(۷۴) وہ کہنے لگے جس کے سامان سے پیالہ نکلے اسے ایک سال تک قید کر لو ہم ظالموں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں(۷۵) نوکروں نے یوسف علیہ السلام کے حکم سے سامان کھول کر پیالہ کی تلاش شروع کر دی سب سے آخر میں بنیامین کا سامان کھولا گیا اور پیالہ نکالا گیا (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) یہ

Marfat.com

تدبیر یوسف علیہ السلام کو میں نے سکھائی تھی تاکہ اس طریقے سے دونوں بھائی مل کر رہیں حالانکہ مصر کے قانون کے مطابق چور کو ایک سال قید نہیں کیا جاتا تاہم جس کے چاہتے ہیں درجات بلند کرتے ہیں اور ہر علم والے سے زیادہ علم والا بھی میں نے پیدا کیا ہے(۷۶) جب یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے یہ نظارہ دیکھا کہ ہمارے شریف ترین بھائی کے سامان سے چوری کا پیالہ برآمد ہوا تو بے حد حیران ہوئے حتی کہ ہوش بھی اڑ گئے اپنے آپ کو بے گناہ ثابت کرنے کیلئے کہنے لگے اے بادشاہ آج اس نے چوری کی ہے تو اس سے پہلے اس کے بھائی یوسف نے بھی چوری کی تھی (یہ بات سن کر حضرت یوسف علیہ السلام دل ہی دل میں ہنس پڑے تاکہ بھائیوں کو معلوم نہ ہوجائے کہ یوسف علیہ السلام تو یہی ہے جس کا ہم گلہ کر رہے ہیں) یوسف علیہ السلام نے دل میں کہا درجے کے لحاظ سے تم بہت نیچے ہو اللہ کو خوب معلوم ہے جو تم بیان کرتے ہو(۷۷) تو جب یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے بنیامین کو بظاہر ایک سال قید ہوتے دیکھا تو کہنے لگے اے بادشاہ بنیامین کا باپ بہت بوڑھا ہے وہ اس کی جدائی برداشت نہیں کر سکے گا اس کی جگہ ہم میں سے ایک بھائی کو قید کر لو لیکن اسے قید نہ کرو ہم آپ کو بہت محسن دیکھتے ہیں (۷۸) تو یوسف علیہ السلام نے کہا جس کے پاس ہمارا پیالہ تھا اس کے بدلے کسی دوسرے کو قید کریں تو یہ ظلم ہوگا اور اللہ پناہ دے کہ میں ظلم کروں(۷۹) جب یوسف علیہ السلام کے بھائی مایوس ہو گئے تو علیحدہ ہو کر مشورہ کرنے لگے تو سب سے بڑے بھائی نے کہا اے بھائیو تم کو معلوم ہے کہ ہم نے باپ سے پختہ وعدہ کیا تھا کہ بنیامین کی حفاظت کریں گے اب واپس جا کر باپ کو کیا منہ دکھائیں گے اور اس سے پہلے جو سلوک ہم نے بنیامین کے بھائی یوسف سے کیا تھا وہ بھی تم کو اچھی طرح یاد ہے میں ہرگز اس جگہ کو نہیں چھوڑ تا یہاں ہی بیٹھا رہونگا یہاں تک کہ مجھے والد صاحب گھر آنے کی دعوت دیں یا اللہ تعالیٰ کوئی خصوصی مہربانی فرما کر میرے حق میں میرے باپ پر وحی نازل فرمادے وہی سب سے بہتر حکم فرمانے والا ہے(۸۰) تم سب اپنے باپ کے پاس چلے جاؤ اور حقیقت حال بیان کرو کہ بظاہر تیرا بیٹا چوری کے الزام میں قید ہوگیا ہے اور ہم نے جو بادشاہ کو بتایا تھا کہ ہم چور کو ایک سال قید کرتے ہیں یہ معلوم نہ تھا کہ ہمارا بھائی چور ہے (۸۱) اے ابا جان اگر ہماری بات پر یقین نہ آئے تو ان شہر والوں سے پوچھ لیجئے جس شہر میں یہ واقعہ پیش آیا یا اس قافلہ والوں سے پوچھ لیجئے جو قافلہ ہمارے ساتھ تھا اور یقیناً" ہم سچ کہتے ہیں(۸۲) حضرت یعقوب نے کہا یہ تمہارے دلوں کی سازش ہے بہرحال میں صبر کرتا ہوں تم دیکھو گے میرا رب میرے سب بیٹوں کو مجھ سے ملائے گا وہ اللہ علم اور حکمت والا ہے (۸۳) یہ بات کہہ کر حضرت یعقوب بیٹوں سے الگ ہوا اور بولا ' اے افسوس میرے بیٹے یوسف علیہ السلام تیری وجہ سے بنیامین بھی مجھ سے جدا ہوگیا۔ اور حضرت یعقوب کی آنکھیں غم کی وجہ سے سفید ہو گئیں۔ اور یہ غم دل پر زور دے رہا

Marfat.com

(۸۴) بیٹوں نے کہا اے اباجان آپ ہر وقت یوسف علیہ السلام کو یاد کرتے ہیں ایسا نہ ہو کہ
آپ اسی غم میں گھل جائیں یا یوسف علیہ السلام کی محبت میں آپ کی جان نکل جائے
(۸۵) حضرت یعقوب نے کہا اے بیٹو میں تو اپنے غم کا ذکر صرف اللہ کی بارگاہ میں کرتا ہوں مگر
یاد رکھو کہ اللہ نے مجھے وہ علم دیا جو تم نہیں جانتے۔ تم کو کیا معلوم کہ میرے اور رب کے
درمیان کیسا رابطہ ہے (۸۶) اے میرے بیٹو جاؤ اور یوسف علیہ السلام اور اس کے بھائی بنیامیں
کی تلاش کرو اور اللہ کے فضل و کرم سے مایوس نہ بنو کیونکہ اللہ کے فضل و کرم سے مایوس
ہونا صرف کافروں کا کام ہے (۸۷) باپ کے حکم کے مطابق جب یوسف علیہ السلام کے بھائی
اور یوسف علیہ السلام کے پاس گئے (جو کہ مصر کا بادشاہ تھا اور بھائیوں کو معلوم نہ تھا کہ یہ ہمارا
بھائی یوسف ہے) تو کہنے لگے اے بادشاہ ہم اور ہمارے گھر والے بہت مجبور ہیں ہمارے پاس
پیسے بھی کم ہیں مہربانی فرماؤ ہم کو غلہ بھی پورا دو اور ہم غریبوں کو بھی صدقہ بھی دیجئے بیشک اللہ
تعالیٰ صدقہ کرنے والوں کو اچھی جزا دیتا ہے (۸۸) تو یوسف علیہ السلام نے کہا تم کو معلوم ہے
کہ تم نے یوسف علیہ السلام اور اس کے بھائی بنیامین کے ساتھ کیا سلوک کیا جب تم بہت
نادان تھے (۸۹) انہوں نے جب مصر کے بادشاہ سے پرانی اور گھریلو بات سنی تو خیال آیا کہ شاید
یہی یوسف علیہ السلام ہو اسلئے کہنے لگے کیا تم ہی یوسف ہو۔ تو یوسف علیہ السلام نے کہا میں
یوسف علیہ السلام ہوں اور میرا یہ بھائی بنیامیں ہے اللہ نے ہم پر خصوصی مہربانی فرمائی ہے کہ
بچھڑے ہوئے بھائیوں کی ملاقات کروادی ہے۔ بیشک جو کوئی بھی صبر کرتا ہے او رپرہیز گاری
کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے بھلائی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں فرماتا (۹۰) تو یوسف علیہ السلام
کے بھائی کہنے لگے اللہ کی قسم اللہ نے تم کو ہم پر عظمت دی ہے اور بے شک ہم خطاوار ہیں
(۹۱) تو یوسف علیہ السلام نے کہا آج میں تم سے کوئی بدلہ نہیں لیتا بلکہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ
تم کو معاف فرمائے وہ اللہ بہت رحم کرنے والا ہے (۹۲) یہ میری قمیض لے جاؤ اور اس کو
میرے باپ یعقوب علیہ السلام کے منہ پر لگاؤ تاکہ اس کی آنکھیں ٹھیک ہو جائیں اور میرے پاس
تشریف لاسکے اور تمام گھر والے میرے پاس چلے آؤ (۹۳) جب قافلہ حضرت یوسف علیہ السلام
کی قمیص لے کر مصر سے چلا تو حضرت یعقوب نے اپنے گھر والوں کو جمع کرکے کہا آج تو مجھے
یوسف علیہ السلام کی خوشبو آرہی ہے میری بات کو معمولی نہ جانو (۹۴) اولاد کہنے لگی قسم اللہ کی
اے اباجان تو تو یوسف علیہ السلام کی محبت میں خود کو بھول گیا (۹۵) اور جب قافلہ پہنچ گیا اور
یوسف علیہ السلام کی قمیص کو باپ کے چہرے پر لگایا گیا تو فوراً آنکھیں ٹھیک ہو گئیں حضرت
یعقوب نے کہا کہ اے میری اولاد میں نے تم سے کہا تھا کہ اللہ کی طرف سے مجھے علم غیب
دیا گیا ہے جو تم نہیں جانتے (۹۶) اولاد کہنے لگی کہ اے ابا جان ہم مان گئے کہ تم صحیح فرماتے تھے
ہم غلطی پر تھے آپ بھی ہم کو معاف فرمادیجے اور اللہ سے ہمارے گناہوں کی معافی کروا دیجئے

Marfat.com

(۹۷) تو حضرت یعقوب نے کہا کہ عنقریب میں اپنے رب سے تمہارے گناہوں کی معافی چاہوں گا بے شک وہ اللہ بہت غفور الرحیم ہے (۹۸) جب سب گھر والے یوسف علیہ السلام کے پاس مصر گئے تو یوسف علیہ السلام نے شہر سے باہر نکل کر ان کا استقبال کیا تو یوسف علیہ السلام نے احترام کے ساتھ والدین کو اپنے قریب کیا اور کہا آپ اطمینان کے ساتھ مصر شہر میں داخل ہو جائیں انشاء اللہ کوئی پریشانی نہ ہوگی (۹۹) تو یوسف علیہ السلام نے اپنے والدین کو ایک اونچے تخت پر بٹھایا تو دستور کے مطابق یوسف علیہ السلام کے گیارہ بھائیوں اور والدین نے یوسف علیہ السلام کی عظمت کو دیکھ کر سجدہ تعظیم بجالایا۔ تو یوسف علیہ السلام نے کہا اے ابا جان یہ ہے میرے خواب کی تعبیر جس کو میرے رب نے حق ثابت کر دکھایا میرے رب نے بڑی مہربانی فرمائی کہ مجھے قید خانہ سے نکالا اور آپ کو یہاں لایا۔ حالانکہ شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان شرارت ڈالی تھی میرا رب جس پر چاہتا ہے خصوصی مہربانی فرماتا ہے بے شک وہ اللہ علم و حکمت والا ہے (۱۰۰) تو حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا اے اللہ بے شک تو نے مجھے ملک عطا فرمایا اور مجھے خصوصی علم سے نوازا جس سے میں حقیقی باتیں معلوم کر لیتا ہوں۔ اے اللہ تو ہی آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے ۔ تو ہی دنیا و آخرت میں میرا حقیقی کار ساز ہے۔ مجھے آخری دم تک اپنا فرمانبردار رکھ کر مجھے اپنے خصوصی بندوں کے زمرہ میں شامل فرما (۱۰۱) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے محبوب یہ ہیں غائب کے واقعات جو میں نے تیری طرف وحی کیے حالانکہ آپ ان واقعات کے وقت جسمانی طور پر وہاں موجود نہ تھے جب وہ یوسف علیہ السلام کے بھائی جمع ہو کر تدبیریں کرتے تھے۔(۱۰۲) اور آپ کی خواہش تو ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگ ایمان لائیں مگر ایمان وہی لوگ قبول کریں گے جن کی قسمت میں ہوگا (۱۰۳) اے محبوب ﷺ دین اسلام کی دعوت پر آپ اہل مکہ سے کسی اجرت کا سوال نہیں کرتے یہ قرآن تو صرف ہدایت اور نصیحت ہے جہان والوں کیلئے (۱۰۴) اے محبوب ایسی ایسی قدرت خداوندی کی نشانیاں آسمانوں اور زمین میں ہیں جن کا مشاہدہ بھی یہ منکر لوگ کرتے ہیں مگر یہ لوگ حق کو ماننے سے کنارہ کرتے ہیں (۱۰۵) اے محبوب مکہ میں رہنے والے ایسے بھی ہیں جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور شرک کرتے ہیں (۱۰۶) کیا یہ منکر لوگ اس سے بے خوف ہیں کہ گھیر لینے والا عذاب الٰہی ان پر آئے یا اچانک قیامت آجائے حالانکہ ان کو شعور تک ہی نہیں (۱۰۷) اے محبوب آپ فرمادیجئے کہ میرا راستہ واضح ہے جس پر میں تم کو اللہ کی طرف بلاتا ہوں میں اور میرے ماننے والے ایک مستقل اور معقول اصول پر پابند ہیں اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے میں تم جیسے مشرکوں کا مشورہ قبول کرنے والا نہیں ہوں (۱۰۸) اے محبوب ہم نے آپ ﷺ سے پہلے ہی صرف مردوں کو رسول بنا کر بھیجا جن پر ہم نے بہت سے شہر والوں کے واقعات وحی فرمائے کیا یہ لوگ زمین میں پھر کر نہیں دیکھتے کہ ان سے پہلے منکروں کا کیا انجام

Marfat.com

ہوااور آخرت کا گھر تو صرف ان لوگوں کیلئے ہے جو خدا سے ڈرتے ہیں اے نادانوں کیا تم عقل کے اندھے ہو(۱۰۹) اے محبوب آپ سے پہلے بھی رسولوں کو اپنی اپنی قوم نے اتنا پریشان کیا کہ وہ گمان کرنے لگے کہ ان کو ماننے والا کوئی نہیں تو ہم نے اپنی مدد نازل کر کے جسے چاہا گمراہی اورعذاب سے نجات دی اور مجرم قوم سے ہمارا عذاب نہیں ٹلتا(۱۱۰) اے محبوب بیشک یوسف علیہ السلام اور مصروالوں کے واقعات میں عقل والوں کیلئے بہت نصیحت ہے اے محبوب جو قرآن تجھ پر نازل ہوا اسے کسی انسان کی خواہش پر نہیں لکھا گیا لیکن یہ تو بیشک اللہ کی کتاب ہے جو پہلی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے اور یہ قرآن ہر چیز کی وضاحت ہے اور ایمان والوں کیلئے ہدایت و رحمت ہے(۱۱۱)

بروز جمعہ ۵ ربیع الاول ۹۷-۷-۱۱

فقط سلطان احمد قادری ساکن پائی خیل ضلع میانوالی

Marfat.com

Marfat.com

حصہ دوم

روز مرّہ
ضرورت کے 150 سوالات کے
جوابات

از قلم

مولانا سلطان احمد قادری، پالی جیل

Marfat.com

سوال: کیا ہے حکم شرعی اس بارے کہ روز قیامت ایک ہی عمل کا وزن کم و بیش ہو گا
1
جواب: قیامت کے دن ہر عمل کا وزن انسان کے خلوص کے مطابق ہو گا اگر خلوص زیادہ وزن زیادہ خلوص کم وزن کم اگر کسی عمل میں خلوص بالکل نہیں تو وزن بالکل نہ ہو گا بلکہ اگر نیت کسی عمل میں خلوص کے منفی ہو گی تو نتیجہ بھی منفی ہو گا یعنی اجر کی بجائے عذاب ہو گا حدیث پاک میں آیا ہے کہ قیامت کے دن ایک شخص سخاوت پر اجر کا مطالبہ کریگا ایک شخص وعظ و نصیحت پر اجر مانگے گا ایک شخص جہاد کرنے پر ثواب طلب کریگا لیکن ان تینوں کو فرمایا جائیگا کہ تم نے وعظ و نصیحت اسلیے کی کہ لوگ واہ واہ کہیں تو لوگوں نے واہ واہ دنیا میں کہہ دیا تھا اب کچھ نہ ملے گا تم نے دنیا میں مال اسلیے خرچ کیا کہ لوگ مجھے سخی کہیں وہ تو لوگوں نے دنیا میں کہہ دیا اب کچھ نہ ملے گا تم نے جہاد اسلیے کیا کہ لوگ مجھے بہادر کہیں وہ تو لوگوں نے دنیا میں کہہ دیا اب کچھ نہ ملے گا کیونکہ تم سب کا ارادہ نفع آخرت نہیں تھا بلکہ دنیا میں دکھاوا ریاکاری تھا خلوص نہ تھا لہذا اجر و ثواب نہیں اس طرح اگر کوئی شخص ایمان لانے اور اسلام قبول کرنے میں مخلص نہ ہو گا خدا اور رسول کی محبت و عقیدت عظمت و حشمت سے دل خالی ہو گا تو روز قیامت ایسے شخص کا نہ تو ایمان قبول ہو گا نہ اسلام ایسے آدمی کے تمام اعمال دنیا بے سود ہونگے ایسے لوگوں کے بارے ارشاد خداوندی ہے کہ ہم ایسے لوگوں کے عمل وزن ہی نہ کریں گے۔ واللہ ورسولہ اعلم بالصواب ۔

سوال: کیا ہے حکم شرعی اس بارے کہ اولیائے کرام کی قبر کو بوسہ دینا جائز ہے یا نہیں
2
جواب: بوسہ تین قسم کا ہوتا ہے ا۔ تعظیم کا ۲۔ شفقت کا ۳۔ شہوت کا۔ تعظیم کی مثال یہ ہے کہ کوئی شخص قرآن مجید کو بوسہ دے یا پیر و مرشد کے ہاتھ پاؤں کو جسطرح صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ثابت ہے کہ حضور سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پاؤں مبارک کو بوسہ دیتے تھے اسی طرح والدین کے ہاتھ پاؤں کو بوسہ دینا۔ شفقت کی مثال یہ ہے کہ جیسے والدین اپنے بچوں کو بوسہ دیتے ہیں یا بڑے بھائی چھوٹے بھائیوں کو اسکی مثال بھی صحابہ کرامؓ سے ملتی ہے بلکہ خود ختم رسل ہادی سبل مولائے کل صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا و دیگر اہلبیت خصوصاً حسنین کریمین کو بوسہ فرماتے تھے اسی طرح کا بوسہ آپؐ نے حضرت عثمانؓ بن مظعون کی پیشانی پر بھی فرمایا جبکہ وہ حالت وفات میں تھے۔ شہوت کا بوسہ یہ ہے کہ کوئی میاں بیوی ایک دوسرے کو بوسہ دیں تفصیل مسئولہ یہ ہے کہ شریعت میں تعظیم کا بوسہ جائز ہے بلکہ بعض اوقات سنت کے درجہ تک پہنچ جاتا ہے جس طرح حجر اسود کا بوسہ

Marfat.com

سنت ہے اسی طرح متبرک مقامات کا اور متبرک اشخاص کا اس بناء پر فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ والدین کی قبر کو بوسہ دینا جائز ہے اور یہ بوسہ شفقت و احترام دونوں کو شامل ہے جبکہ والدین کی قبر کو بوسہ جائز ہوا اولیاء کرام کی قبر کو بوسہ دینا جائز ہے کیونکہ وہ مسلمانوں کے روحانی باپ شمار ہوتے ہیں اسی طرح پیر و مرشد کی قبر کو بوسہ دینا جائز ہے ہاں اس بات کا ضرور خیال رکھے کہ قبر پر سجدہ کی طرح ماتھا نہ ٹیکے قبر کا احترام فرض ہے اور توہین حرام ہے اسلیے فاتحہ کے وقت قبر کی طرف پیٹھ پھیرنی یا قبر پر پاؤں رکھنا منع ہے واللہ اعلم

سوال: کیا ہے حکم شرعی اس بارے کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا جائز ہے یا نہیں
3
جواب: پیشاب کی چھینٹوں سے بچنے کی شریعت میں بڑی تاکید کی گئی ہے یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ ایک آدمی کو قبر میں اسلیے عذاب ہو رہا ہے کہ وہ پیشاب کی چھینٹوں سے دامن کو نہیں بچاتا تھا جب یہ معلوم ہے کہ انسان کا پیشاب نجاست غلیظہ ہے تو ہر صورت جسم کو اور کپڑوں کو نجاست غلیظہ سے بچانا ضروری ہے اور ظاہر ہے کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے یہ بچاؤ نہیں ہوتا ہاں رہی کوئی مجبوری تو مجبوری کے وقت کئی ناجائز باتیں جائز ہو جاتی ہیں بشرطیکہ مجبوری وہ ہو جس کو شریعت بھی جائز فرمائے ورنہ عوام تو بہانے تلاش کرتی ہے اور خواہ مخواہ ایک جائز رعایت سے ناجائز فائدہ اٹھاتی ہے بہر حال بغیر مجبوری کھڑا ہو کر پیشاب کرنا منع ہے طبعی وجہ یہ ہے کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا حیوانوں کا طریقہ ہے اور ایک انسان کو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ بلاوجہ انسان ہو کر حیوانوں کا طریقہ اپنائے اسی بات سے عقل مند آدمی ہزار ہا مسئلے خود حل کر سکتا ہے کہ میرا فلاں کام فلاں عمل کیا حیوانوں جیسا تو نہیں ہے اگر بالفرض ہے تو فوراً چھوڑ دیں۔ واللہ و رسولہ اعلم بالصواب

کھڑے ہو کر پیشاب کرنا سخت گناہ ہے حدیث پاک میں اسکی ممانعت موجود ہے دین و دنیا میں اس کے نقصانات واضح ہیں کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کو عجمیوں کا طریقہ کہا گیا ہے ظاہر ہے کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا حیوانوں کا طریقہ ہے لہذا انسان کے لیے مناسب نہیں کہ وہ اشرف المخلوقات ہو کر حیوان بنے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے میں پردہ بھی نہیں ہوتا اور چھینٹوں سے حفاظت بھی نہیں ہوتی حالانکہ شریعت میں دونوں باتیں ضروری ہیں

حدیث پاک میں ہے کہ ایک آدمی کو قبر میں عذاب اسلیے ہو رہا تھا کہ وہ بوقت پیشاب پرہیز نہیں کرتا تھا حضور سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایسی بات منع فرمائی جو تکمیل انسانیت میں رکاوٹ بنے کوئی فطرت انسانی ایسی بری عادت کو پسند نہیں کرتی لہذا پرہیز لازم ہے

Marfat.com

سوال 4: کیا ہے حکم شرعی اس بارے کہ چلتی ریل گاڑی میں، بس میں، نماز جائز ہے یا نہیں

جواب: اس بارے دو باتوں کو معلوم کرنا ضروری ہے اول یہ کہ ایسی چیز پر نماز پڑھے جو زمین پر ہو دوسری یہ کہ ایسی جگہ سجدہ کرے جہاں پیشانی جم سکے ریل گاڑی ہو یا بس یہ دونوں زمین پر تو ہیں اگر ان کی سیٹیں زیادہ نرم نہ ہوں تاکہ بوقت سجدہ پیشانی جم سکے تو سجدہ بھی جائز ہے لہذا ریل گاڑی یا بس چلتی ہوں یا ٹھہری ہوئی ہوں نماز جائز ہے ہاں یہ بات ضروری ہے کہ نماز کے لیے قبلہ کی طرف رخ کرنا شرط ہے تو اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ چلتی ریل گاڑی یا بس ادھر ادھر گھومتی ہے تو یہ دیکھنا ہوگا کہ دوران نماز قبلہ کی طرف سے رخ مخالف ہوتا ہے یا نہیں تو اگر چلتی گاڑی کے ساتھ ساتھ نمازی قبلہ رخ کو قائم رکھ سکتا ہے تو وہ بھی گھومتا جائے کیونکہ قبلہ قائم رکھنا شرط ہے ایک بات اور بھی ہے کہ بعض اہل علم کے نزدیک نماز کی تکبیر تحریمہ کے وقت قبلہ قائم تھا تو دوران نماز اگر سواری گھومتی رہے تو نماز جائز ہو جائے گی کیونکہ اب نمازی معذور ہے اور شریعت ایسے عذر قبول کرتی ہے لہذا نماز نہ پڑھنی اور قضا کرنے سے بہتر ہے کہ نماز کو ادا کرلے اور اللہ پر قبول کرنے کی توکل کرے ہاں یہ بات بھی یاد رکھے کہ جہاں گاڑی نے رکنا ہے اگر وہاں تک نماز کا وقت باقی رہیگا تو اب چلتی گاڑی میں نماز نہ پڑھے ایک بات یہ بھی یاد رکھنی چاہیے کہ چلتی گاڑی میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنا ممکن نہیں گر پڑنے کا خطرہ ہوتا ہے اور نماز بیٹھکر پڑھی جاتی ہے جبکہ فرض نماز میں کھڑا ہونا بھی فرض ہے اور بیٹھکر نماز پڑھنے سے فرض ترک ہو جاتا ہے لہذا جب تک خاص مجبوری نہ ہو چلتی گاڑی میں نماز سے بچے اور یہ بات بھی یاد رہے کہ مجبوری کے وقت بعض پابندیاں اٹھ جاتی ہیں اور کئی باتیں جائز ہو جاتی ہیں لہذا مجبوری کے وقت چلتی گاڑی میں نماز جائز ہے بلکہ سواری گھوڑا یا اونٹ پر بھی جائز ہے اسطرح اونٹ گاڑی گدھا گاڑی بیل گاڑی پر بھی نماز جائز ہے مزید تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں

سوال: کیا ہے حکم شرعی اس بارے کہ حالت جُنُب میں کیا باتیں جائز اور ناجائز ہیں

جواب 5: جنب اس حالت کو کہتے ہیں جس حالت میں مسلمان پر غسل کرنا فرض ہوتا ہے چاہے جماع کی وجہ سے ہو چاہے احتلام کی وجہ سے ہو چاہے حیض و نفاس کی وجہ سے ہو جنب کی حالت میں وہ سب کام جائز ہیں جنکے لیے پاک ہونا ضروری نہیں مثلاً نماز کے لیے قرآن پاک کو ہاتھ لگانے کے لیے کعبہ شریف کا طواف کرنے کے لیے مسجد میں داخل ہونے کے لیے حج یا عمرہ کا احرام باندھنے کے لیے پاک ہونا شرط ہے لہذا یہ کام جنب کی حالت میں جائز نہیں اس اصول

Marfat.com

کے علاوہ سب کام جائز ہیں مثلاً کھانا پکانا کپڑے دھونے کپڑے سینے کھانا پینا کسی سے ہاتھ ملانا سلام دعا کرنا اللہ سے دعا مانگنا عورت بچے کو دودھ پلا سکتی ہے گھریلو تمام کام انجام دے سکتی ہے علی ھذا القیاس ھذا عندی واللہ اعلم یا غفور

سوال: کیا ہے حکم شرعی اس بارے کہ کپڑے یا جسم پر چند قطرے پیشاب کے گر جائیں نماز ہو گی یا نہیں

جواب: کپڑوں اور جسم کو پیشاب سے بچانا بہت ضروری ہے اس بارے شریعت نے بہت زور دیا ہے بلکہ تمام گندگیوں سے کپڑوں اور جسم کو صاف رکھنا بہت ضروری ہے حدیث پاک میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ میں نے کئی لوگوں کو دوزخ میں دیکھا کہ وہ صرف پیشاب سے پرہیز نہ کرنے کی وجہ سے عذاب میں تھے اگلی شریعتوں میں پیشاب کے بارے حکم بہت سخت تھا اگر کپڑے پر پیشاب لگ جاتا تو وہ جگہ کاٹی جاتی لیکن شریعت محمدیؐ میں جسم اور کپڑا صرف دھونے سے پاک ہو جاتے ہیں ہاں شریعت نے ہر معاملہ میں مسلمان کی تکلیف کو مدنظر ضرور رکھا ہے لہذا کسی پر اتنا وزن نہیں جتنا وہ اٹھا نہ سکتا ہو اس رو سے پیشاب کے چند قطرے معاف ہیں مثلاً نجاست غلیظہ ایک درہم مقدار تک معاف ہے اگر دس بارہ قطرے چھوٹے جمع کیے جائیں تو وہ اس مقدار سے کم ہیں لہذا معاف ہیں چاہے جسم و کپڑے کے ایک مقام پر لگے ہوں یا مختلف مقامات پر بعض اوقات بوقت پیشاب بالکل باریک چھینٹے اڑ کر جسم یا کپڑوں پر پڑتے ہیں وہ تو بالکل ہی معاف ہیں وہ کسی شمار میں بھی نہیں لہذا نماز جائز ہو گی ہاں اگر نجاست غلیظہ ایک درہم سے تجاوز کر جائے تو پھر اس جگہ کو دھونا ضروری ہے بشرطیکہ کوئی مجبوری نہ ہو کیونکہ مجبوری کے وقت چاہے جتنا کپڑا بھی ناپاک ہو نماز جائز ہو گی (اس مسئلہ کی تفصیل میری کتاب

7 سوال: کیا ہے حکم شرعی اس بارے کہ ایک امام بغیر سنت پڑھے ظہر کی جماعت کرا سکتا ہے یا نہیں

جن فرضوں سے پہلے سنت موکدہ ہیں کیا امام سنت موکدہ پڑھے بغیر جماعت کرا سکتا ہے

جواب: امام جب تک سنت موکدہ نہ پڑھے فرض کی امامت مکروہ ہے لہذا امام کے لیے بہتر ہے کہ پہلے سنت موکدہ ادا کرے مثلاً فجر و ظہر کی پھر نماز فرض کا امام بنے امام کو مقتدی پر قیاس نہیں کرنا چاہیے کیونکہ مقتدی تو مجبور ہے کہ سنت پڑھے تو جماعت سے محروم ہونے کا خوف ہے لیکن امام کو کوئی خوف نہیں غیر موکدہ سنت کا یہ حکم نہیں مثلاً عصر و عشاء کی غیر موکدہ سنت پڑھے بغیر جماعت کرا سکتا ہے

Marfat.com

مقتدی کے لیے یہ حکم ہے کہ اگر جماعت سے محروم ہونے کا خطرہ ہو تو سنت موکدہ پڑھے بغیر جماعت میں شامل ہو جائے اور فرضوں کے بعد سنت موکدہ پڑھ لے سوائے فجر کے کہ فجر کے فرضوں کے بعد سنت کا وقت باقی نہیں رہتا جبکہ جمعہ شریف اور ظہر کی اول سنت کا وقت فرضوں کے بعد بھی باقی رہتا ہے لیکن امام صاحب چونکہ خود جماعت کروائے گا اسے جماعت سے محروم ہونے کا خطرہ نہیں لہذا امام صاحب سنت موکدہ پڑھے بغیر جماعت نہ کروائے مگر اس صورت میں کہ نماز کا وقت ختم ہونے کا ڈر ہو یہ جو گھڑیوں کا وقت مقرر ہوتا ہے یہ نمازیوں کی سہولت کے لیے ہے یہ کوئی شرعی پابندی نہیں لہذا امام پر یہ پابندی ضروری نہیں اسلیے وہ ہر حال میں فرضوں سے پہلے سنت موکدہ پڑھے

8 سوال: کیا ہے حکم شرعی اس بارے کہ نابینا شخص یا حرام کا پیدا ہوا شخص امامت کرا سکتے ہیں

جواب: امامت کے لیے چند شرائط ہیں وہ یہ کہ اس میں عملی اور علمی طور پر وہ اوصاف پائے جائیں کہ حرامی یا نابینا نہ ہو تو امامت پر کوئی اعتراض نہ ہو مثلاً عاقل بالغ مومن ہو جسم و کپڑے پاک ہوں ارکان نماز سے پوری طرح واقف ہو نماز درست پڑھتا ہو ضرورت کے مطابق قرآن پاک کی سورتیں یاد ہوں اور صحیح پڑھتا ہو یہ اوصاف اگر کسی نابینا شخص میں یا حرامی شخص میں پائے جائیں تو انکی امامت بھی جائز ہے امامت کے آداب سے یہ ہے کہ امامت وہ شخص کرائے جسکو لوگ عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہوں تو وہاں یہ دیکھنا چاہیے کہ یہ حقارت کیوں ہے کبھی تو اسلیے ہوتی ہے کہ ایسے آدمی نظر نہ ہونے کی وجہ سے صفائی اور پاکیزگی کا خیال نہیں رکھ سکتے جو کہ ضروری ہے "یا نطفہ حلال نہ ہونے کی وجہ سے ایسے آدمی کی طبیعت اور کردار مہذبانہ نہیں ہوتا یہ دوسری بات ہے "ہاں یہ ضروری ہے کہ جس جگہ علم و عمل میں انکے برابر کوئی اور موجود ہو تو انکی امامت مکروہ ہے کیونکہ لوگوں میں ایسے آدمیوں کی وقعت کم ہوتی ہے ہاں البتہ یہ بات ضرور ہے کہ اگر کوئی شخص نطفہ حرام سے پیدا ہوا ہو تو اسکا گناہ نہیں گناہ تو اسکی ماں کا ہے اس معاملہ میں بچہ بے گناہ ہے لہذا اس بات میں الزام بچہ پر نہیں لہذا لوگ اس سے نفرت نہ کریں مقام غور ہے

سوال: کیا ہے حکم شرعی اس بارے کہ ایک شخص اگر تیمم کرکے جمعہ میں شریک ہو سکتا ہے اگر وضو کرے نماز جمعہ سے محروم ہوتا ہے کیا ایسا شخص تیمم کرے یا وضو کیا وضو کرکے جمعہ کو ترک کرنا جائز ہے یا نہیں

جواب: پانی پر قدرت ہوتے ہوئے تیمم ایسی عبادت کے لیے جائز ہے جس عبادت کا خلیفہ نہ ہو

Marfat.com

مثلاً نماز عید اور نماز جنازہ کیونکہ اگر عید نماز سے یا نماز جنازہ سے رہ گیا تو اکیلا پھر نہیں پڑھ سکتا لہذا ایسی عبادت کے لیے تیمم کر کے فوراً نماز میں شامل ہو جائے اگر وضو کرنے سے محرومی کا خطرہ ہو رہا نماز جمعہ تو اگر نماز جمعہ سے محروم ہو بھی گیا تو خلیفہ (نماز ظہر) موجود ہے لہذا اب تیمم جائز نہ ہوگا بلکہ وضو ضروری ہے اگر نماز جمعہ پڑھی گئی تو یہ شخص نماز ظہر ادا کرے نماز جمعہ ترک ہونے کا اس پر اس صورت میں گناہ نہ ہوگا یہ علیحدہ بات ہے کہ غفلت کی وجہ سے دیر کی ہو کیونکہ عبادت کے معاملہ میں غفلت جائز نہیں خاص کر جمعہ شریف اسکی بڑی تاکید آئی ہے

10 سوال: کیا ہے حکم شرعی اس بارے کہ ایک آدمی کو غسل کرنا لازم ہے اسکے سر یا جسم میں زخم ہیں جسکی وجہ سے پانی کا استعمال زخموں کو خراب کرتا ہے ایسی صورت میں آدمی پاک کیسے ہو سکتا ہے

جواب: جس آدمی کو غسل کرنا لازم ہو چاہے مرد ہو چاہے عورت چاہے غسل کسی وجہ سے بھی ہو اور وہ پانی کا استعمال نہیں کر سکتا مطلب اسکا یہ ہے کہ یا تو پانی موجود نہیں یا پانی پاک نہیں یا پھر آدمی کو پانی استعمال کرنے میں نقصان کا خطرہ ہے تو ایسی تمام حالتوں میں تیمم کرلے وضو اور غسل کا تیمم ایک جیسا ہے اب یہ دیکھنا چاہیے کہ ایک آدمی کے سر میں زخم ہیں تو وہ باقی جسم پر پانی بہادے اور سر کا مسح کر لے غسل جائز ہو جائے گا اگر سر کے علاوہ باقی بدن پر زخم ہیں کہ پانی بہانا ممکن نہیں تو ایسی صورت میں صرف تیمم کافی ہوگا ہاں اگر وضو کر سکتا ہے تو وضو کرنا فرض ہوگا پہلے غسل کا تیمم کرلے پھر وضو کرلے اسطرح کسی جگہ خاص سردی کے وقت بالکل ٹھنڈا پانی ہے، نہ سردی سے بچاؤ نہ کوئی اور پانی ہو تو اس صورت میں بھی غسل کے لیے تیمم کرلے لیکن جب سردی کم ہو جائے یا پانی کچھ گرم ہو جائے تو اب غسل کرنا ضروری ہوگا تیمم باطل ہو جائے یہی قانون سب حالتوں میں ہے کہ جس مجبوری کی وجہ سے غسل یا وضو کا تیمم کیا تھا جب بھی وہ مجبوری ختم ہوگی تیمم ختم ہو جائے گا اب وضو یا غسل کرنا فرض ہوگا بغیر اسکے عبادت جائز نہ ہوگی (تیمم کے تفصیلی مسائل کے لیے میری کتاب طہارت کے آداب پڑھیں

11 سوال: سلام وجواب سلام کے بارے شرعی وضاحت فرمائی جاوے

جواب: حدیث پاک میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جب دو مسلمان آپس میں ملیں تو کلام سے پہلے ایک دوسرے سے السلام علیکم کرتا ہے تو اسے تیس نیکیاں ملتی ہیں (ایک ایک نیکی کی قیمت روز قیامت معلوم ہوگی ہم لوگ دنیا میں غفلت کرتے ہیں)

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ ہر روز بازار جایا کرتے تھے اور خرید و فروخت بھی نہیں کرتے کسی غلام

Marfat.com

نے بازار میں جانے کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ بازار میں لوگ زیادہ ملتے ہیں السلام علیکم کا موقع زیادہ فراہم ہوتا ہے اس طرح میں بازار سے ہزاروں نیکیاں کما کر جاتا ہوں ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ جب آدم علیہ السلام کے جسم مبارک میں روح داخل ہوئی تو فرشتوں نے آکر سلام کیا اور آدم علیہ السلام نے جواب دیا تو سلام وجواب سلام فرشتوں اور آدم علیہ السلام کی سنت بھی ہے اور اللہ کے محبوب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارک بھی ہے اور قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ جنتی لوگ ایکدوسرے کو سلام وجواب کریں گے تو معلوم ہوا کہ مسلمان دوسرے مسلمان کو السلام علیکم ضرور کہے بعض لوگ سلاما علیکم یا سلام علیکم کہتے ہیں یہ درست نہیں ہے درست یہ ہے کہ کہے السلام علیکم اور جواب دینے والا کہے وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ یاد رہے کہ ثواب تب ملے گا جب سلام وجواب زبان سے کہا جائے جو لوگ صرف ایک دوسرے کو ہاتھ سے یا سر سے اشارہ کرتے ہیں اس میں ثواب نہ ہوگا کیونکہ یہ طریقہ سنت کے خلاف ہے ہاں البتہ یہ جائز ہے کہ کوئی شخص فاصلے پر ہے آواز نہیں سن سکتا تو ایسی صورت میں زبان سے بھی سلام کہے اور ہاتھ سے اشارہ بھی کرے یا کوئی شخص بہرہ یا گونگا ہے تو ایسی صورت میں ہاتھ سے اشارہ جائز ہے

12 سوال: اگر کوئی شخص اپنے نابالغ لڑکے کا نکاح کسی لڑکی سے کرتا ہے اور پھر طلاق کی ضرورت پڑے تو کیا وہی شخص یا اسکا نابالغ لڑکا اپنی منکوحہ کو طلاق دے سکتا ہے

جواب: کوئی شخص اپنے نابالغ بچے کا نکاح تو کر سکتا ہے اسے اختیار ہے مگر وہ اپنے بچے کی منکوحہ کو طلاق نہیں دے سکتا اور نہ نابالغ لڑکا اپنی منکوحہ کو طلاق دے سکتا ہے طلاق دینے کے لیے لڑکے کا بالغ ہونا ضروری ہے چاہے لڑکی بالغ ہو یا نابالغ

13 سوال: لڑکی یا لڑکے کے بالغ ہونے کی علامت کیا ہے

جواب: لڑکی کے بالغ ہونے کی علامت یہ ہے کہ اسے حیض شروع ہو جائے یعنی حیض کا شروع ہونا اور لڑکے کے بالغ ہونے کی علامت ایک تو یہ ہے کہ اسے احتلام ہو جائے دوسری علامت یہ ہے کہ اس کے وہ بال نکل آئیں جو عموماً مردوں کے ہوتے ہیں یعنی داڑھی مونچھ یا بغل وغیرہ کے بال نکل آئیں تیسری بات یہ ہے کہ وہ لڑکا خود حلفاً کہے کہ میں بالغ ہوں کیونکہ اسکا احتلام اسکے سوا کسی کو معلوم نہیں چوتھی بات یہ ہے کہ موجودہ دور ۱۹۰۰ م تا ۲۰۰۰ م میں لڑکے اور لڑکیاں پندرہ سال میں بالغ ہو جاتے ہیں اس بنا پر بھی فقہا فرماتے ہیں کہ پندرہ سال کی لڑکی لڑکے کو بالغ تصور کیا جائے اس عمر میں تمام شرعی واجبات لازم ہو جاتے ہیں

Marfat.com

نوٹ: اس عمر کی علامت کا یہ فائدہ ہے کہ کئی لڑکیوں کو بیماری کی وجہ سے حیض نہیں آتا یا کئی لڑکوں کو احتلام نہیں ہوتا یا کئی لڑکوں کے بال نہیں نکلتے لہذا پندرہ سال عمر مقرر ہوئی

14 سوال: اگر کوئی شخص ساری زندگی نکاح یعنی شادی نہ کرے تو کیا وہ قابل ملامت ہے یا نہیں اکثر لوگ کہتے ہیں کہ شادی سنت ہے پھر سنت کا تارک فاسق فاجر ہوگا یا نہیں

جواب: شادی کرنی صرف سنت نہیں بلکہ شادی کے سات درجے ہیں فرض واجب سنت مستحب مباح مکروہ حرام کسی وقت شادی فرض بھی ہو جاتی ہے اور کسی وقت حرام بھی کسی وقت سنت بھی ہوتی ہے کسی وقت مکروہ بھی یہ حکم ہر شخص کی حالت کے مطابق لگایا جاتا ہے لہذا جب تک کسی آدمی کی پوری حالت معلوم نہ ہو شرعی حکم معلوم نہ ہوگا اور جب تک تمام پہلوؤں کو نہ دیکھا جائے ملامت نہ کی جائے اکثر لوگ اپنی ذات سے خود واقف ہوتے ہیں دوسرے کو حالات معلوم نہیں ہوتے دوسری بات یہ ہے کہ حدیث پاک میں جو آیا ہے کہ شادی کرنی نبیؑ کی سنت ہے وہ سنت عادی ہے

نوٹ: اکثر لوگ اسطرف تو دیکھتے ہیں کہ فلاں آدمی نے شادی نہیں کی تارک سنت ہو گیا مگر اسطرف نہیں دیکھتے کہ ۹۵ فیصد مسلمان داڑھی منڈواتے ہیں جو کہ سنت موکدہ ہے جسکا حکم شادی سے زیادہ سخت ہے یا اکثر لوگوں کا کھانا پینا اٹھنا بیٹھنا سونا خرید وفروخت شادی ختنہ سب خلاف سنت ہوتا ہے کتنے لوگ بے نمازی بے روزہ شرابی جواری جھوٹ بولنے والے عیب کرنے والے جھوٹی گواہی دینے والے مرغ بٹیر لڑانے والے یہ لوگ قابل مذمت و ملامت ہیں مسلمانوں کو چاہیے کہ ایسے لوگوں کو ہدایت کریں جو معاشرہ کو خراب کرتے ہیں. فقط

سوال: جسطرح نابالغ لڑکے لڑکی کا نکاح انکے قریبی وارث کر سکتے ہیں کیا نابالغ لڑکے لڑکی کے نکاح کو ختم بھی کر سکتے ہیں یعنی نابالغ لڑکے کی طرف سے اسکے ولی وارث طلاق بھی دے سکتے ہیں یا نہیں

جواب: شریعت نے نابالغ لڑکے لڑکی کا نکاح کرنے کی اجازت تو والی وارثوں کو دی ہے مگر طلاق کی اجازت نہیں دی ہے لہذا جب تک لڑکا بالغ نہ ہو جائے اور وہ خود اپنی منکوحہ کو طلاق نہ دے تب تک منکوحہ نکاح سے خارج نہیں ہو سکتی نہ تو یہ حق وارثوں کو ہے نہ عدالت کو

نکتہ: چونکہ نکاح میں نفع موجود ہے اور شریعت نے دوسروں کو نفع پہنچانے کی اجازت دی ہے اور طلاق میں نقصان ہے لہذا شریعت نے دوسروں کو نقصان پہنچانے کی اجازت نہیں دی ہے اسلیے نابالغ بچوں کے وارث انکے درمیان نکاح تو کر سکتے ہیں مگر طلاق نہیں دے سکتے ہاں کوئی

Marfat.com

بالغ مرد خود اپنا نفع یا نقصان کرے تو مجاز ہے

نوٹ: اکثر دیکھا گیا ہے کہ لوگ نابالغ بچوں کے نکاح کرنے میں دلچسپی رکھتے ہیں حالانکہ اکثر تنازعہ بچپنی کے نکاح کی وجہ سے ہوتے ہیں کبھی تو لڑکی والے نکاح سے انکار کرتے ہیں کہ ہم نے نکاح کر دیا ہی نہیں تھا ایسے ہی اکثر نکاح عدالتوں میں تنسیخ کے لیے پیش ہوتے ہیں عزت کی خرابی کے ساتھ ساتھ فریقین میں عداوت پیدا ہوتی ہے تو بغیر مجبوری کے چھوٹے بچوں کے نکاح کرنے سے گریز کرنا چاہیے

16 سوال: نکاح میں حق مہر کتنی ہونی چاہیے ۲: کیا یہ نکاح کی شرط ہے ۳: حق مہر کی مقدار عوام کے سامنے بلند آواز سے بیان کرنی چاہیے ۴: کیا حق مہر ادا کیے بغیر مباشرت جائز ہے

جواب: حق مہر کی مقدار کم از کم دس درہم یعنی دو تولہ چھ ماشہ چاندی یا اسکی قیمت ہے ہر دور میں چاندی کی قیمت معلوم کر کے حق مہر کی مقدار مقرر کی جاتی ہے زیادہ سے زیادہ پر اگرچہ شریعت نے پابندی نہیں لگائی مگر اس مقدار سے زیادہ عورت کی حق مہر نہ ہونی چاہیے جو حضور علیہ السلام کی ازدواج مطہرات کی تھی وہ مقدار تقریباً چار سو درہم یعنی سو تولہ چاندی تھی ہر دور میں اسکی قیمت معلوم کی جا سکتی ہے ۲: حق مہر نکاح صحیح ہونے کی شرط نہیں ہے نکاح کی شرط ایجاب و قبول و گواہ ہیں ۳: حق مہر کا ذکر عوام میں کرنا کوئی ضروری نہیں یہ معاملہ صرف لڑکی لڑکے والوں کے درمیان ہوتا ہے عوام کو اس کی اطلاع کرنا لازم نہیں ہے ۴: حق مہر ادا کیے بغیر بھی مباشرت جائز ہے حق مہر میاں بیوی کے درمیان لین دین ہے ہاں البتہ بیوی اگر حق مہر کا بار بار مطالبہ کرتی ہے اور خاوند دینے پر قدرت بھی رکھتا ہے تو ایسی صورت میں حق مہر ادا نہ کرنا بری بات ہے ہاں اگر حق مہر کی مقدار زیادہ ہے اور خاوند غریب ہے یا ادائیگی کی مدت لمبی ہے تو بیوی خواہ مخواہ جلدی قبل از وقت مطالبہ نہ کرے

17 سوال: نکاح کے وقت فریقین یا بالخصوص دولہا کو کلمہ شہادت پڑھایا جاتا ہے اسکی شرعی حیثیت کیا ہے

جواب: نکاح کے وقت دولہا یا دلہن یا دلہن کے وکیل کو کلمہ شہادت پڑھایا جاتا ہے یہ بدعت حسنہ ہے یہ عمل پہلے دور میں نہیں ہوتا تھا ۱۳۰۰ ہجری کے بعد یہ عمل شروع ہوا اس کا ایک فائدہ یہ ہے کہ اکثر لوگ زبان کو لگام نہیں دیتے جس طرف زبان چلتی رہے پرواہ نہیں کی جاتی حالانکہ اکثر اوقات مسلمان کی زبان سے ہنسی مذاق یا غصے کی حالت میں کلمہ کفر نکل جاتا ہے اور مسلمان کو خبر تک نہیں ہوتی چونکہ نکاح کے وقت دولہا دلہن کا مسلمان ہونا ضروری ہے اسلیے

Marfat.com

انکو احتیاطاً کلمہ شہادت پڑھایا جاتا ہے کہ خدانخواستہ قبل ازیں ان کی زبان سے کلمہ کفر بھی نکلا ہو تو نکاح کے وقت تجدید ایمان ہو جائے مگر یاد رہے کہ اگر کوئی آدمی نیک ہو دیندار و پرہیزگار ہو تو اسکو کلمہ شہادت نہیں پڑھانا چاہیے کیونکہ ایک مسلمان کو بھری محفل میں کلمہ شہادت پڑھانا اسکی توہین ہے کئی جاہل نکاح خواں اپنے سے پرہیزگار آدمی کو بھی کلمہ پڑھواتے ہیں یہ سراسر غلط ہے اس جگہ وہ لوگ غور کریں جو کندھوں پر بستر اٹھا کر مسلمانوں کو تبلیغ کرتے ہیں اور بھری محفلوں میں مسلمانوں کو کلمہ شہادت پڑھنے کی تلقین کرتے ہیں پھر اخباروں اور رسالوں میں شائع کرتے ہیں کہ ہم نے اتنے لوگوں کو کلمہ پڑھوا کر مسلمان کیا ہے یہ انکی منافقانہ چال ہے مسلمانوں کو ان سے ہوشیار ہونا چاہیے اگر کلمہ پڑھنے کا شوق ہو تو علیحدہ بیٹھکر تسبیح ہاتھ میں لیکر بطور ورد وظیفہ جتنا چاہیے کلمہ شریف پڑھیں مگر منافقانہ چال چلنے والوں کے فریب میں آنے سے بچیں (اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کے صدقے دین کی سمجھ عطا فرمائے)

سوال: فاتحہ پڑھنے کا طریقہ کیا ہے اور فاتحہ کا مطلب کیا ہے

18

جواب: فاتحہ کا مطلب یہ ہے کہ کوئی کلام پاک پڑھکر یا کوئی صدقہ کر کے یا نماز نفل پڑھکر یا عمرہ و حج کر کے کسی میت کو ثواب بخشنا اسطرح جمعرات کا ختم یا تیسرے دن قل شریف پڑھنا یا سالانہ دن منانا سب فاتحہ میں شامل ہیں

آجکل مسلمانوں میں ایک بہت اچھا رواج ہے جو کہ شریعت کے مطابق ہے وہ یہ ہے کہ جب کوئی شخص فوت ہو جاتا ہے تو تین چار دن تک شہر کے لوگ اور دیگر برادری کے لوگ میت والوں کے گھر آتے رہتے ہیں اور ہر آدمی کم از کم ایک بار الحمد شریف اور تین بار قل شریف اور تین بار درود شریف پڑھکر ثواب میت کو بخشتے ہیں اس طریقہ کو بھی فاتحہ شریف کہتے ہیں اس کا بڑا فائدہ یہ ہے کہ ہر روز ہزاروں آدمی آتے ہیں کوئی ایک بار کوئی دو بار اور کوئی تو بہت دیر تک بیٹھتا ہے اور چالیس پچاس مرتبہ فاتحہ پڑھتا ہے حدیث پاک میں آیا ہے کہ ایک بار الحمد شریف اور ایک بار قل شریف پڑھنے سے ختم کے برابر ثواب ملتا ہے اس حدیث کو دیکھکر ہر آدمی الحمد شریف اور قل شریف پڑھتا ہے تو ہر روز میت کو خدا جانے کتنے ختموں کا ثواب ملتا رہتا ہے اور ہر آدمی میت کی بخشش کے لیے دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے کہ نیکی کے کاموں میں ایکدوسرے سے تعاون کرو تو یہ طریقہ بہت اچھا طریقہ ہے میت کو ثواب ملتا ہے وارثوں کی تسلی ہوتی ہے ایکدوسرے سے الفت و محبت پیدا ہوتی ہے اسی بہانے سے ہر آدمی کوئی نہ کوئی کلام پڑھتا ہے

Marfat.com

19 سوال: بعض لوگ کہتے ہیں حضرت نوح علیہ السلام اپنے بیٹے کو غرق ہونے سے نہ بچاسکے کیا یہ سچ ہے

جواب: قرآن کریم میں یہ واقعہ وضاحت سے بیان ہوا اگر غور کیا جائے تو اصل بات معلوم ہو سکتی ہے جو جو لوگ بھی اور جانور بھی حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں سوار ہوئے سب بچ گئے اس طوفان سے بچنے کا وسیلہ صرف حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی تھی جو لوگ وسیلہ کے قائل ہوئے وہ بچ گئے جو وسیلہ کے منکر ہوئے وہ غرق ہوئے قرآن پاک گواہ ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے بار بار اپنے بیٹے کو فرمایا کہ اے بیٹے میرے ساتھ کشتی میں سوار ہو جا تو غرق ہونے سے بچ جائے گا مگر بیٹے نے کشتی میں سوار ہونے سے انکار کر دیا اور کہنے لگا میں اپنی کوشش سے بچ جاؤں گا حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا کشتی میں سوار نہ ہوا لہذا غرق ہو گیا

اب کوئی عقل مند خود فیصلہ کر لے کہ قصور بیٹے کا تھا یا نبی کا کچھ لوگوں نے خواہ مخواہ انبیاء کی شان میں گستاخی کرنے کا ٹھیکہ لیا ہوا ہے ایسی باتیں وہی کہتے ہیں ورنہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ انبیاء علیہ السلام خدا اور بندوں کے درمیان وسیلہ ہیں قرآن کریم گواہ ہے کہ جس قوم میں جو نبی آیا جو نبی پر ایمان لائے بچ گئے جو منکر ہوئے وہ تباہ و برباد ہوئے

۲۰ سوال: کچھ مولویوں سے سنا گیا ہے کہ انبیاء علیہ السلام علم غیب نہیں رکھتے اور مثال دیتے ہیں کہ حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت یوسف کے فراق میں روتے رہے اگر علم غیب جانتے تو کیوں روتے اور بیٹوں کو کیوں فرماتے کہ یوسف کو تلاش کرو

جواب: ہر چیز کا ہر وقت مستقل علم رکھنا تو اللہ تعالیٰ کی شان ہے انبیاء علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بہت سے غیب کے علم عطا فرمائے ہیں نبی اس انسان کو کہتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے جتنا چاہا علم غیب اور اختیارات عطا فرمائے ہوں جس شخص کا عقیدہ یہ ہو کہ نبی کو نہ علم غیب عطا کیا گیا اور نہ اختیارات عطا ہوئے ایسے شخص کو نبوت کا منکر کہتے ہیں علم غیب اور اختیارات نبوت کی لازمی صفات ہیں انکا منکر نبوت کا منکر ہے سورۃ یوسف میں قرآن پاک نے بار بار اعلان فرمایا گیا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت یوسف علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے علم غیب عطا فرمایا ہے اگر کسی اندھے کو انبیاء علیہم السلام کا علم غیب نظر نہ آئے تو وہ اپنی قسمت پر ماتم کرے

نوٹ: اگر اس مسئلے کی تفصیل درکار ہو تو میری کتاب (جنت کا راستہ حصہ دوئم) کا مطالعہ کرے

Marfat.com

سوال: کیا حضور علیہ السلام کو اپنی مثل بشر کہنا جائز ہے یا نہیں

21

جواب: اکثر لوگوں نے صرف نور اور بشر کا نام سنا ہے انکو یہ بھی معلوم نہیں کہ نور کیا چیز ہے اور بشر کیا چیز ہے صحابہ کرامؓ کے زمانے میں نور اور بشر کا کوئی جھگڑا نہ تھا یہ جھگڑا بعد میں پیدا ہوا اگر کسی مسلمان کو نور اور بشر کی حقیقت معلوم ہو جائے تو وہ یہ جھگڑا چھوڑ دیگا قیامت کے دن کسی مسلمان سے یہ سوال نہ ہوگا کہ تو نبیؐ کو نور مانتا تھا یا بشر بلکہ ہر شخص سے یہ سوال ہو گا کہ تو اللہ کے رسولؐ سے محبت کرتا تھا یا نہیں تو اللہ کے رسولؐ کی تعظیم کرتا تھا یا نہیں تو اللہ کے نبیؐ کی تعریف کرتا تھا یا نہیں تو اللہ کے رسولؐ کے کمالات بیان کرتا تھا یا نہیں تو اللہ کے نبیؐ کی نعت سنکر خوشی سے جھومتا تھا یا نہیں تو اللہ کے نبیؐ پر صلوۃ و سلام پڑھتا تھا یا نہیں تو اللہ کے رسولؐ کے بتائے ہوئے راستہ پر چلتا تھا یا نہیں ہم کو یہ نہیں دیکھنا کہ نبیؐ نور ہیں یا بشر ہم یہ دیکھیں کہ کیا ہمارے دل میں صحابہ کرامؓ جیسا عشق و محبت ہے کیا ہمارے اندر صحابہ کرامؓ جیسی اتباع رسولؐ ہے کیا ہمارے اندر صحابہ کرامؓ جیسی تڑپ ہے کہ وہ حضور علیہ السلام کے وضو کا پانی بھی زمین پر نہ گرنے دیتے اگر حضور علیہ السلام کا بال مبارک ہاتھ لگ جاتا تو ساری دنیا کی سعادت سمجھتے حضور علیہ السلام کا خون مبارک اور پیشاب مبارک تک پی جاتے اور کئی کئی نسلوں تک جسم سے خوشبو جاری رہتی عبرت پکڑنے کی جگہ ہے کہ اگر صحابہ کرامؓ حضور علیہ السلام کو اپنی مثل بشر سمجھتے تو اسطرح پروانہ وار قربان نہ ہوتے قرآنؐ مجید اور حدیث نبویؐ و انداز صحابہؓ سے یہی بات واضح ہے کہ اللہ کی ساری مخلوق میں حضور علیہ السلام جیسی ہستی نہ پیدا ہوئی اور نہ ہوگی نہ کسی بشر کی طاقت ہے کہ وہ حضور علیہ السلام کی مثل ہو سکے اور نہ کسی نور کے فرشتے کی یہ شان ہے کہ وہ حضورؐ کی مثل ہو سکے معراج کی رات سب بشر اور سب نوری فرشتے نیچے رہ گئے حضور علیہ السلام وہاں گئے جہاں آج تک نہ کوئی گیا اور نہ جا سکے گا مسلمان کا عقیدہ یہ ہونا چاہیے کہ ساری مخلوق میں جو اعلیٰ رتبہ ہے وہ ہے آمنہ کے لال کا محمد رسول اللہؐ بے مثل و بے مثال کا اگر کوئی ضرورت کے وقت شریعت کے لحاظ سے نبیؐ کو بشر کہے تو جائز ہے اگر کوئی شخص اہلسنت والجماعت کی مخالفت کی بناء پر حسد و بغض کی بنا پر نبیؐ کو بشر کہے تو کفر ہے اگر کوئی مسلمان حضور علیہ السلام کی عظمت، جلالت، طہارت، رفعت کو دیکھکر نور تو کیا نور علی نور بھی کہے تو صرف جائز ہی کیا خدا کی خوشنودی بھی حاصل ہو گی قرآن مجید میں اور احادیث نبویؐ میں کئی جگہ حضورؐ کی شان میں لفظ نور استعمال ہوا ہے قرآن پاک میں ہے

اے لوگو تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور (محمد رسول اللہ) اور ایک واضح کتاب (قرآن

Marfat.com

مجید) آئے ہیں
بخاری شریف کی حدیث ہے کہ حضور علیہ السلام نے خود ارشاد فرمایا کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا کیا ہے
عوام کو سمجھانے کیلیے میں کہتا ہوں کہ بشر ہونا اور نور ہونا دونوں حضور علیہ السلام کی صفتیں ہیں دونوں کا ثبوت قرآن و حدیث میں موجود ہے کسی صفت سے انکار جائز نہیں ہے البتہ فتاویٰ مہریہ میں پیر میر علی شاہ گولڑی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ نبیؐ کی شان میں وہ کلمہ استعمال کیا جائے جس میں ادب زیادہ ہو تو چونکہ عوام کمال بشریت سے واقف نہیں لہذا عام آدمی کو یہ کہنا جائز نہیں کہ نبیؐ ہماری مثل بشر ہیں
تحقیق یہ ہے کہ جبرائیل جیسے لاکھوں فرشتوں کے نور کو جمع کیا جائے تو محمد رسول اللہؐ کی بشریت کا مقابلہ نہیں ہو سکتا لہذا ان بے باک گستاخوں کو چاہیے کہ زبان پر کنٹرول رکھیں جو چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے سٹیجوں پر محفلوں میں حضور علیہ السلام کو اپنی مثل بشر کہتے ہیں اور اپنا ایمان خراب کرتے ہیں اور وہ لوگ بھی ہوش کریں جو صرف نبیؐ کو نور تو مانتے ہیں مگر نبیؐ سے سچی محبت نہیں رکھتے نہ تو نبیؐ کے فرمانؐ کا احترام کرتے ہیں نہ حضور علیہ السلام کے بتلائے ہوئے راستے پر چلتے ہیں صرف لکیر کے فقیر بنے ہوئے ہیں نہ یہ پتہ ہے کہ نور کیا اور نہ یہ پتہ ہے کہ بشر کیا ہے
حضرات گرامی: بشر کے کئی درجے ہیں نور کے بھی کئی درجے ہیں جس طرح پتھر کے کئی درجے ہیں وہ بھی پتھر ہیں جو سڑکوں پر استعمال ہوتے ہیں جانور انپر پیشاب کرتے ہیں اور وہ بھی پتھر ہے جو کعبہ شریف میں لگا ہوا ہے (حجر اسود) جس کو نبیؐ بھی بوسہ دیتے ہیں اب اگر کوئی کہے کہ سارے پتھر ایک جیسے ہیں یا سارے بشر ایک جیسے ہیں یا سارے نور ایک جیسے ہیں تو وہ جاہل ہے ہمارا نبیؐ بشر بھی ایسا جس کی مثال نہیں ایمان کی سلامتی اسی میں ہے کہ عقیدت و محبت سے کہے کہ ہمارا نبیؐ بے مثال ہے اگر حسد و بغض سے کہے گا کہ نبیؐ ہماری مثل بشر ہے تو ایمان ضائع ہو جائے گا قرآن مجید گواہ ہے کہ حضورؐ کی شان میں ذرہ برابر گستاخی سے ایمان و عمل ضائع ہو جاتے ہیں اس جگہ وہ مولوی عبرت پکڑیں جو عوام کو قرآن مجید دکھا دکھا کر بشر بشر کا درس دیتے ہیں روز قیامت کیا جواب دیں گے جس نبیؐ پر قرآن نازل ہوا جب وہ کہے کہ میں نور ہوں تو جھگڑا کیا (بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر) (فقط سلطان احمد قادری)

22 سوال: کیا حضور علیہ السلام کا جنازہ ہوا یا نہیں

Marfat.com

جواب: مومن کے نماز جنازہ پڑھنے کے دو مطلب ہوتے ہیں میت کے لیے بخشش مانگنا اور میت کا احترام کرنا شہید کے جنتی ہونے میں کوئی شک ہی نہیں مگر اس پر بھی نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے یہ شہید کے احترام کے لیے ہے نہ کہ بخشش مانگنے کے لیے اسی طرح معصوم بچے پر نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے وہ بھی احترام کے لیے ورنہ بچہ معصوم گناہوں سے پاک ہے حالانکہ حدیث پاک میں ہے کہ شہید اور بچہ دوسروں کی سفارش کریگا عام مسلمان کی نماز جنازہ اسکے لیے دعا مغفرت اور احترام کے لیے پڑھی جاتی ہے اسلیے امام اعظم فرماتے ہیں کہ جنازہ کے وقت میت کا سامنے ہونا ضروری ہے

اب رہا حضور علیہ السلام پر نماز جنازہ تو اسکی کیفیت کو جاننا ضروری ہے حضور علیہ السلام خود ساری مخلوق کے شفیع ہیں خود ساری مخلوق کے لیے رحمت ہیں خود ساری مخلوق کے لیے اللہ سے بخشش طلب فرمانے والے ہیں خود غلاموں کو جنت کی بشارت سنانے والے ہیں خود مخلوق کو خالق سے ملانے والے ہیں خود غلاموں کی قبروں کو منور فرمانے والے ہیں خود مخلوق کے سوئے مقدر جگانے والے ہیں خود مخلوق کی بگڑی بنانے والے ہیں خود اپنے غلاموں کے لیے جنت کی راہ ہموار کرنے والے ہیں زمین سے عرش تک قبر سے حشر تک ہر ہر سانس امت کی خیر خواہی چاہنے والے ہیں کیا ایسے رحمت للعالمین کے لیے شفیع المذنبین کے لیے امام المرسلین کے لیے قائد اولین و آخرین کے لیے ہم تم جیسے بخشش مانگیں گے یا صحابہ کرامؓ جیسے ہمارے تمھارے جنازہ میں ایک امام ہوتا ہے باقی مقتدی حضور علیہ السلام کے نماز جنازہ کا نہ کوئی امام بنا نہ کوئی مقتدی (جو نبیؐ ساری کائنات کا امام ہو اسکا امام کون ہے)

نوٹ: حضور علیہ السلام کے جنازہ کی کیفیت یہ تھی آپؐ کے وجود پاک کو حجرہ پاک میں رکھا گیا جتنے لوگ حجرے میں داخل ہو سکتے تھے داخل ہوتے سرکار دو عالم کے سامنے ادب و احترام سے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو جاتے بارگاہ رسالت میں صلواۃ و سلام عرض کرتے اور حضور علیہ السلام کو وسیلہ بنا کر اپنے لیے بارگاہ الہیٰ میں دعا کرتے اور واپس آجاتے پھر دوسرے لوگ داخل ہوتے اسی طرح یہ سلسلہ تین دن تک جاری رہا اور یہ سارا سلسلہ بارگاہ رسالت میں عاجزی اور تعظیم کے لیے اور اپنے لیے حصول برکت و رحمت کے لیے تھا

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ بالکل نماز جنازہ ہوا بھی نہیں وہ غلط ہیں کیونکہ جنازہ ہوا مگر ادب و تعظیم کے لیے نہ کہ میت کے لیے دعا اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کا نماز جنازہ باقاعدہ ہماری طرح امام و مقتدی سے ہوا وہ بھی غلط کہتے ہیں یہ سب کم ظرفی کی بنا پر ہے اللہ تعالیٰ قرآن

Marfat.com

وحدیث کی صحیح سمجھ و عمل کی توفیق عطا فرمائے
ضروری نوٹ: میں تمام مسلمان بھائیوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ اگر کوئی دینی مسئلہ پوچھنا ہو تو کسی صاحب علم سے پوچھنا چاہیے اور ان لوگوں سے بھی اپیل کرتا ہوں جن سے کوئی مسئلہ پوچھا جائے کہ جب تک مسئلہ کی صحیح تحقیق نہ ہو کسی کے سوال کا جواب نہ دیں بلکہ صاف کہہ دیں کہ ہم کو معلوم نہیں ہے اسی میں اصل عزت ہے ورنہ غلط مسئلہ بتانے پر روز قیامت ساری مخلوق کے سامنے شرمندہ ہونا پڑیگا کچھ برائے نام مولویوں کی عادت ہے کہ اگر کوئی مسئلہ پوچھے تو ہاں یا نہیں میں جواب دے دیتے ہیں اسی سے مسلمانوں میں پریشانی پھیلتی ہے کہ آدھے مولوی کچھ کہتے ہیں اور آدھے مولوی کچھ اور ہم کس کی مانیں اس طرح سے عوام کا اصل مولویوں سے بھی اعتماد اٹھ جاتا ہے اگر کوئی انکو مسئلہ درپیش ہو بھی تو کسی عالم دین سے پوچھتے ہی نہیں کچھ قصور تو عوام کا بھی ہے کہ وہ برائے نام مولویوں سے مسئلہ پوچھتے کیوں ہیں دنیا کے کام کے لیے ہزاروں میلوں کا سفر طے کرتے ہیں مگر دین کے مسئلہ پوچھنے کے لیے ایک سے دوسرے محلے میں نہیں جاتے
نوٹ: مسلمان بھائیو مسئلہ دینی ہمیشہ ایسے عالم دین سے پوچھنا چاہیے جو خدا اور رسول ﷺ کی محبت کرنے والا ہو اولیائے کرام و شہدائے اسلام کا ادب و احترام کرنے والا ہو بے ادب گستاخ مولویوں سے مسئلہ نہ پوچھا جائے اگر انکا علم یا عقل درست ہوتا تو گستاخ کیوں ہوتے انکے پاس صرف کاغذی علم ہے دینی علم نہیں ہے کیونکہ دین ہمیشہ اخلاق حسنہ کی تعلیم کرتا ہے معلوم ہوا جو بھی خود کو علم والا کہے اور ہو انبیاء کرام یا اولیائے کرام یا صحابہ کرام یا اہلبیت عظام کا گستاخ تو سمجھو کہ یہ بڑا جاہل ہے جس نے ادب بھی نہیں سیکھا حالانکہ ادب اسلام کی پہلی سیڑھی ہے جب ادب نہیں تو اسلام نہیں (فقط سلطان احمد قادری)

Marfat.com

سوال: مرتد کسے کہتے ہیں شریعت میں مرتد کا حکم کیا ہے
23
جواب: مرتد اس شخص کو کہتے ہیں کہ جو ایک بار اسلام قبول کر کے یا اسلام کا دعویٰ رکھتے ہوئے اسلام سے اعلانیہ پھر جائے یا اعلانیہ نفرت کرے یا ایسا عقیدہ رکھے یا زبان سے ایسی بات کرے جو اسے اسلام سے خارج کر دے ایسے شخص کو مرتد کہتے ہیں مرتد ہونے سے بیوی طلاق ہو جاتی ہے مسلمانوں کی وراثت سے محروم ہو جاتا ہے ایسے شخص کی نماز جنازہ پڑھنی حرام ہے اور سب اسلامی معاملات حرام ہیں مسلمانوں کو ایسے شخص سے معاشرتی بائیکاٹ لازم ہے

سوال: وہ عقیدے اور باتیں کیا کیا ہیں جنکے ارتکاب سے آدمی مرتد ہو جاتا ہے
24
جواب: اگر کوئی شخص خدا کی شان میں ایسی بات کہے جس میں خدا کی شان میں گستاخی ہوتی ہو تو کہنے والا مرتد ہو جاتا ہے مثلاً ۱: کوئی کہے کہ خدا کا ظلم برس رہا ہے ۲: کوئی کہے کہ خدا نے اگر انصاف کیا تو میں روز قیامت کامیاب ہو جاؤنگا ۳: اگر کوئی مصیبت زدہ ہے اور کہتا ہے کہ خدا کو اور کوئی نہیں ملتا صرف عذاب کے لیے ہمیں تلاش کر لیا ہے ۴: ایک آدمی کسی کی کوئی بات نہیں مانتا جب بار بار لوگ اسے کہتے ہیں کہ یہ مان لو تو وہ کہتا ہے کہ اگر خدا بھی کہے تو میں نہ مانوں گا ۵: اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے کہ تو مجھے خدا سے بھی پیاری ہے ۶: کسی شخص کو عذاب الہیٰ سے ڈرایا گیا وہ گناہ بھی کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں عذاب الہیٰ کو ایک ہاتھ سے اٹھالوں گا ۷: کسی ظلم کرنے والے سے کہا گیا کہ ظلم چھوڑ دے خدا سے ڈر اس نے جواب دیا کہ میں خدا سے نہیں ڈرتا ۸: کوئی کہے حرام کے مال میں خدا کی برکت ہے ۹: کوئی کہے کہ آجکل جھوٹ نہ بولو تو خدا رزق نہیں دیتا ۱۰: ایک شخص خدا کی نافرمانی کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں اپنی مسلمانی دکھا رہا ہوں ۱۱: کسی سے کہا گیا خدا سے جنت طلب کر واس نے جواب میں کہا مجھے خدا کی جنت کی ضرورت ہی نہیں ۱۲: کسی سے کہا گیا فلاں کام کو خدا پسند نہیں فرماتا اس نے جواب دیا چاہے خدا پسند کرے یا نہ کرے میں اپنی مرضی کروں گا ۱۳: خدا کے بنائے ہوئے قانون میں سے اگر کسی کے بارے کہے کہ میں اسے پسند نہیں کرتا یا کہے ایسا نہیں ہونا چاہیے تھا ۱۴: کسی بندے کو کوئی تکلیف ہو اور وہ کہے کہ یا اللہ فلاں تیرا فلاں نعمتیں کھائے عیش اڑائے اور میں رنج میں بتلا رہوں کیا یہ تیرا انصاف ہے ۱۵: اگر کسی نے کہا کہ جبرائیل علیہ السلام نے وحی لانے میں غلطی کی ہے ۱۶: ایک شخص نماز جماعت سے نہیں پڑھتا یا بالکل نہیں پڑھتا یا پڑھنے والے کو نماز پڑھنے سے منع کرتا ہے اور کہتا ہے قرآن میں ہے کہ ان الصلوۃ تنھیٰ (کہ نماز روکتی ہے) یہ قرآن کے ساتھ مذاق ہے ۱۷: اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بہت بڑا ہے

Marfat.com

اور قرآن مجید سے پڑھے وھو العلی العظیم (یہ قرآن کے ساتھ مذاق ہے لہذا کفر ہے ۱۸: کسی سے کہا گیا قرآن کیوں نہیں پڑھتا اس نے جواب دیا میرا قرآن سے کوئی تعلق نہیں) ۱۹: اگر کوئی کہے اسلام اور کفر برابر ہیں ۲۰: اگر کوئی شخص خدا کے لیے جگہ مقرر کرے مثلاً کہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں کمرے میں رہتا ہے وغیرہ ۲۱: اگر کوئی شخص نبیؑ کی شان میں بے ادبی کا کلمہ کہے یا ایسی حرکت کرے جس سے بے ادبی ظاہر ہو یا ایسا عقیدہ رکھے جو عشق و محبت کے خلاف ہو مثلاً کوئی شخص بغیر ضرورت شرعی نبیؑ کو بار بار بشر بشر کہتا پھرے ۲۲: اگر کوئی شخص کسی بھی نبی کے طریقہ سے نفرت کرے ۲۳: کوئی شخص کسی بے حیائی کے کام کو کسی بھی نبی کیطرف منسوب کرے ۲۴: اگر کوئی شخص کسی بھی نبیؑ کے طریقہ کو خلاف انسانیت کہے ۲۴: اگر کوئی شخص یہ کہے کہ اگر آج نبیؑ ہوتا تو ضرور فلاں قانون کو تبدیل کر دیتا (یہ اسلیے کفر ہے کہ نبیؑ کی نبوت و سنت قیامت تک اٹل ہے) ۲۵: اگر کوئی کہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی ننانوے بیویاں تھیں اور کسی حسین عورت کو دیکھکر اس کو بھی حاصل کرنے کے لیے حیلہ کیا جیسے کہ بعض روایات میں ایک واقعہ لکھا گیا ہے یہ سراسر نبی کی شان میں گستاخی ہے ۲۶: اگر کسی نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری رسول تسلیم نہ کیا ۲۷: اگر کوئی کہے کہ فلاں شخص پر نبیؑ بھی راضی ہو تو میں راضی نہیں (جسطرح حضرات صدیقؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ پر نبیؐ راضی تھا اور آج کوئی ان میں سے کسی پر بھی ناراض ہو تو کفر ہے) ۲۸: اگر کوئی بطور طنز کہے کہ نبیؑ کے بال چھوٹے تھے یا قد چھوٹا تھا یا کپڑے میلے یا پرانے تھے یا ناخن بڑے تھے یا ہاتھ پاؤں موٹے تھے ۲۹: اگر کسی نے زوجہ رسولؐ حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگائی یا تہمت کو سچ جانا یا یہ عقیدہ رکھنا یا برملا کہنا کہ چالیس دن تک نبیؑ کو بھی تہمت کے جھوٹ یا سچ ہونے کا علم نہ تھا ۳۰: کسی نے امامت ابو بکرؓ کا انکار کیا یا آپؓ کی امامت سے نفرت کی (کیونکہ آپؓ کی امامت کا چناؤ رسول خداؐ نے فرمایا) ۳۱: اگر کسی نے کہا کہ ہم کو جنت سے آدم علیہ السلام نے نکلوایا ۳۲: اگر کسی نے کہا کہ حضور علیہ السلام کھانا کھانے کے بعد انگلیاں چاٹ لیتے تھے سننے والوں میں سے کسی نے کہا انگلیاں چاٹنا تہذیب کے خلاف ہے ۳۳: کوئی شخص کسی غلام یا کمزور کو مار پیٹ رہا تھا کسی نے منع کیا تو مارنے والے نے جواب دیا اگر نبیؑ بھی منع کرے میں باز نہ آؤں گا ۳۴: کسی نے حدیث نبویؐ سے نفرت کی جیسے کہ بعض لوگوں کی عادت ہے کہ جو حدیث اپنی مرضی کی ہو اسکا خوب چرچا کیا جو اپنی مرضی کے خلاف ہو اس سے چشم پوشی کر لی ایسے انداز کو نفس پرستی کہتے ہیں یہ اطاعت رسول نہیں ہے (ہزاروں لوگ دیکھنے میں آئے ہیں جو اپنی لڑکیوں کو کالجوں میں بھیجتے

Marfat.com

ہیں اور کہتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا کہ علم سیکھنا مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے حالانکہ ایسے اکثر دیکھے ہیں جو خدا اور رسول کے ہزاروں فرامین کے قریب ہی نہیں جاتے کیا ایسے لوگ نماز روزہ حج زکوۃ تلاوت قرآن پاک چہرے پر داڑھی مسواک کا استعمال رمضان المبارک کا عشرہ اعتکاف و دیگر ارشادات نبویؐ کی پابندی کرتے ہیں کچھ بھی نہیں جب ہزاروں حدیثوں پر عمل نہیں کرتے تو صرف ایک حدیث کا وظیفہ کرنا وہ بھی دنیاوی لالچ کے لیے کیا مسلمان اسی کا نام ہے
اس جگہ وہ بدمذہب لوگ بھی اپنا محاسبہ کریں جو اہلسنت والجماعت کی مخالفت کرتے ہیں اور قرآن مجید اور احادیث نبویؐ کو اپنی مرضی کے تابع کرتے ہیں

۳۵: اگر کوئی شخص کسی آدمی سے نفرت کرتا ہو اور کہے کہ فلاں شخص کو میں یا کسی حکم قرآن سے ٹھٹھا کیا یا کسی آیت کے بارے کہا یہ نہ ہونی چاہیے تھی ۳۷: ڈھول باجے کی لے پر قرآن کو پڑھنا ۳۸: قرآن پاک کی تلاوت میں ضاد کو زیا ظ جان بوجھ کر پڑھنا (غیر ارادی طور پر پڑھنے والے کی بھی امامت جائز نہیں ہے) اس جگہ وہ لوگ غور کریں جو ولا الضالین کو ولا الظالین پڑھتے ہیں یا غیر المغضوب علیھم کو غیر المغظوب علیھم پڑھتے ہیں یا فی الارض کو فی الارز پڑھتے ہیں ۳۹: کوئی شخص قرآن مجید کی ہر وقت تلاوت کرتا ہو یا کسی سورۃ کا بار بار وظیفہ کرتا ہو یا وہ خود کہے یا دوسرا کہ یہ قرآن کی یا فلاں سورۃ کی کھال اتار رہا ہے ۴۰: کوئی شخص کسی دوسرے سے کہے کہ تم انا اعطینک الکوثر سے بھی چھوٹے ہو ۴۱: کسی شخص نے قسم اٹھائی کہ میں نماز نہیں پڑھوں گا اور مرتے دم تک نماز نہ پڑھی ۴۲: کسی شخص سے کہا گیا نماز پڑھ کر اس نے جواب دیا اپنے کام چھوڑ کر نماز پڑھنا کہاں کی عقلمندی ہے ۴۳: کسی نے کہا کہ نماز پڑھنا بزدل لوگوں کا کام ہے بہادر لوگ نماز نہیں پڑھتے ہم بہادر ہیں نماز نہیں پڑھتے ۴۴: کسی نے کہا میں نماز کے لیے فارغ نہیں ہوں یا مجھ پر نماز فرض ہی نہیں حالانکہ اس پر نماز فرض ہے پھر بھی بے نمازی ہے ۴۵: کسی سے کہا گیا کہ آ دیکھ نماز میں کیا لطف ہے اس بے نمازی نے جواب دیا آ تو دیکھ بے نمازی میں بڑا لطف ہے
۴۶: اگر کوئی کہے کہ میں نے رمضان المبارک میں نمازیں پڑھیں وہ کافی ہیں باقی گیارہ ماہ نماز پڑھنے کی کوئی ضرورت ہی نہیں ۴۷: کوئی شخص جان بوجھ کر بے وضو (بے طہارت) نماز پڑھتا ہے اور کہتا ہے کہ وضو کی ضرورت ہی نہیں نیت پاک ہے ۴۸: ایک نمازی بے نمازیوں کی محفل میں بیٹھا ہے اور اسلیے نماز نہیں پڑھتا کہ بے نمازی خوش ہوں کہ یہ بھی ہمارا پکا ساتھی ہے
۴۹: کوئی شخص آذان پڑھ رہا تھا کسی سننے والے نے کہا یہ جھوٹ بول رہا ہے (یا بکواس کر رہا ہے) ۵۰: کسی ملک میں قانون ہے کہ بے نمازی کو سزا دی جائے ایسے ملک میں کچھ لوگ صرف

Marfat.com

ہمیشہ حکومت کے ڈر سے نماز میں شامل ہو جاتے ہیں نہ کپڑے پاک نہ وضو اگر کسی دن حکومت کا ڈر نہ ہو تو نماز نہیں پڑھتے (ہمارے اکثر احباب نے بتایا ہے کہ سعودی عرب میں سینکڑوں لوگ بغیر وضو کے نماز میں شامل ہو جاتے ہیں یہ صرف حکومت کے ڈر سے ورنہ خدا اور نماز سے انکو مطلب ہی نہیں اس جگہ وہ جاہل لوگ غور کریں جو بات بات میں شریعت کے معاملہ میں سعودی عرب کی مثال دیتے ہیں کہ وہاں یہ بات وہ بات ہے وغیرہ وغیرہ میرے مسلمان بھائیو: اللہ اور رسول کی اطاعت مسلمان پر لازم ہے نہ کہ سعودی عرب کی سعودی عرب میں شراب نوشی بھی ہے زناکاری بھی ہے داڑھی منڈوانا بھی ہے شہنشائیت بھی چلی آرہی ہے قرآن کو سر کے نیچے تکیہ کے طور پر رکھنے کی بھی خبر ملی ہے یہ سارے کام شریعت کے خلاف ہیں اس جگہ وہ لوگ اپنا چہرہ اٹھائیں جو سنی مسلمانوں کے خلاف سعودی عرب کی مثال دیتے ہیں (ھذا ما عندی واللہ و رسولہ اعلم. سلطان احمد) ۵۱: رمضان المبارک کا مہنیہ قریب آرہا ہے کوئی شخص کہتا ہے بھارا مہنیہ آرہا ہے پھر عذاب لیں گے ۵۲: کوئی شخص کہتا ہے میں نماز روزہ اسلیے نہیں کرتا کہ مجھے نقصان دیتا ہے ۵۳: کسی سنی کو دیکھ کر یہ کہنا کہ اس کو دیکھنا اور سور کو دیکھنا برابر ہے ۵۴: کسی جاہل محض آدمی کو عالم دین کی جگہ بٹھا کر بطور ٹھٹھا دین کی باتیں پوچھنا اور جاہل آدمی کا پھر وہ بات کہہ دینا جو منہ میں آئے (ایسے سب لوگ دین کے ساتھ ٹھٹھا کرنے کی وجہ سے مرتد ہو جائیں گے بیویاں طلاق ہو جائیں گی ۵۵: کسی عالم دین سے یا دین کا علم سیکھنے والوں سے کہنا کہ یہ سب پیٹ کے دھندے ہیں ۵۶: کوئی کہتا ہے کہ مجھے علم دین کی ضرورت نہیں ہے سونا چاندی کی ضرورت ہے ۵۷: کوئی کہتا ہے کہ عزت مال و دولت میں ہوتی ہے علم دین میں کوئی عزت نہیں ہے ۵۸: کوئی شخص کہتا ہے کہ مولوی بن جانے سے بدمعاش بن جانا بہتر ہے ۵۹: کسی شخص کو برے عمل سے منع کیا گیا کہ یہ تجھے جہنم میں لے جائے گا اس نے کہا مجھے دوزخ اور جنت سے کوئی واسطہ نہیں ہے ۶۰: کوئی شخص کہتا ہے کہ قیاس امام اعظم ابو حنیفہؒ کا ناحق ہے (نظاہر حق) ۶۱: کسی نے کہا مجھے اپنے کام سے مطلب ہے خدا و رسول اور شریعت سے نہیں ۶۲: کسی نے کہا مجھے مال سے غرض ہے حلال و حرام کی پرواہ نہیں ۶۳: کوئی کہتا ہے کہ مجھے حرام پھلتا ہے حلال نہیں پھلتا ۶۴: کوئی کہتا ہے مجھے حلال سے حرام زیادہ پسند ہے ۶۵: کوئی کہتا ہے زمین پر حلال کھانے والا کوئی بھی نہیں ہے ۶۶: کسی نے پہلی دفعہ شراب پی اور برادری والے جمع ہو کر اس پر دولت نچھاور یا پھول نچھاور کر کے اسکی حوصلہ افزائی کرتے ہیں سب مرتد ہو جائیں گے ۶۷: کوئی کہتا ہے کہ شراب حرام نہیں ہے ۶۸: کوئی کہتا ہے کہ ماں کے

Marfat.com

دودھ سے بھی شراب زیادہ بہتر ہے ۶۹: کوئی شراب پی رہا ہے اور کہتا ہے کہ میں اپنی مسلمانی دکھا رہا ہوں ۷۰: کسی نے حرام کام کرتے وقت بسم اللہ الرحمان الرحیم پڑھا یا حرام کھا کر الحمد للہ پڑھا ۷۱: کسی نے دوسرے سے کہا خدا کی نافرمانی نہ کر وہ کہتا ہے کہ میں اچھا کرتا ہوں ۷۲: کوئی شخص مرنے کے بعد زندہ ہونے یا جنت و دوزخ کے وجود سے یا شفاعت نبویؑ سے یا حساب کتاب سے انکار کرے تو مرتد ہے ۷۳: کوئی کہتا ہے کہ مجھے اس دنیا میں عیش و عشرت چاہیے اگلے جہان دیکھا جائے گا ۷۴: اگر کوئی شخص ہنسی مذاق میں بھی کفر کا کلمہ کہے یا کفر کی حرکت کرے تو مرتد ہو جائے گا ۷۵: اگر کسی شخص نے کفر کی کوئی بات پسند کی اور اسلام کی کسی بات کو ناپسند کیا تو مرتد ہے ۷۶: کوئی شخص قرآن پاک کی تلاوت میں ضاد کی جگہ ظا یا زا پڑھتا ہے اگر جان بوجھ کر ایسا کرے گا تو مرتد ہو جائیگا اگر غیر ارادے سے بھی پڑھتا ہے تو ایسے شخص کی امامت جائز نہیں ہے مثلاً غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کی جگہ غیر المغظوب علیہم ولا الظالین پڑھتا یا فی الارض کی جگہ فی الارزے پڑھتا ہے اس جگہ وہ بے لگامے لوگ غور کریں جو قرآن کی قرآت کو اپنی اردو یا فارسی زبان کے تابع کرتے ہیں اور طرح طرح کی اپنی طرف سے مثالیں پیش کرتے ہیں ۷۷: کسی نے کہا میں فلاں شخص کی امداد ضرور کروں گا چاہے اسلام کا دشمن بھی ہو جاؤں ۷۸: کسی نے کہا میں فلاں شخص کو راضی رکھونگا چاہے خدا اور رسول ناراض ہی ہو جائیں ۷۹: کوئی کہتا ہے کہ آجکل جھوٹ غداری اور حرام کے بغیر روٹی ملتی ہی نہیں ۸۰: نبیؑ کی شان میں کوئی ایسی بات کہنا جس میں بے ادبی کی آمیزش ہو ۸۱: نبیؑ کی کسی صفت نبوت سے انکار کرنا مثلاً کوئی کہتا ہے کہ اللہ نے نبی کو کچھ غیب کا علم نہیں دیا یا شریعت کے معاملہ میں کچھ اختیار نہیں دیا ۸۲: قرآن پاک کی بے ادبی کرنا یا کعبہ شریف کی بے ادبی کرنا ۸۳: قرآن مجید سے چند آیات رٹ لینا اور باقی قرآن کی پرواہ نہ کرنا ۸۴: یا اصول تفسیر یا اصول حدیث سے جاہل ہو کر عالم دین سے جھگڑا کرنا ۸۵: کسی صحابہ رسول سے یا اہلبیت رسول سے حسد و بغض رکھنا ۸۵: حضور علیہ السلام کی معراج جسمانی سے انکار کرنا ۸۶: کوئی شخص بے نمازی ہے اور کہتا ہے میں نمازیوں سے اچھا ہوں میری نیت صاف ہے

۸۷: کوئی شخص رمضان المبارک میں دن کے وقت اعلانیہ کھاتا ہے اور تکبر بھی کرتا ہے اور کہتا ہے جب خدا سے نہیں ڈرتا تو بندوں سے کیوں ڈروں ۸۸: کوئی شخص کہتا ہے کہ بچ داڑھی والوں سے ۸۹: کوئی شخص کہتا ہے اللہ حاجی ہونے سے بچائے ۹۰: کوئی شخص کہتا ہے انسان حج کرنے سے شیطان بن جاتا ہے ۹۱: کوئی شخص انبیاء علیہ السلام کی یا اولیاء کرام یا شہدائے عظام

Marfat.com

کی قبروں کو بت کہتا ہو ۹۲: اگر کوئی شخص کہتا ہے کہ زکواۃ دینے سے مال کم ہوتا ہے میں اسلیے زکواۃ ادا نہیں کرتا ۹۳: اگر کوئی شخص خدا کے حلال کردہ کو حرام کرنے کی کوشش کرتا ہے یا خدا کے حرام کردہ کو حلال بنانے کی کوشش کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ گناہ بھی نہیں ہے ۹۴: کوئی شخص لواطت یا اغلام (ان کا مطلب کسی عالم دین سے پوچھ لینا میں نے کسی حکمت کے تحت وضاحت نہیں کی۔ سلطان احمد) کو یا حیض ونفاس کے دوران بیوی سے جماع کو معمولی بات سمجھے یہ تینوں عمل حرام ہیں ان کو حرام نہ سمجھنے والا مرتد ہے ۹۵: خدا کی کسی قدرت کا یا نبیؑ کے کسی معجزے کا یا ولی کی کرامت کا انکار یا کہنا کہ جادو ہوتا ہی نہیں ۹۷: نبیؑ کی سنت کو غیر ضروری سمجھ کر ترک کرنا ۹۸: کسی مسلمان کی سنت داڑھی کو دیکھکر کہنا یہ سکھوں کی طرح داڑھی ہے حالانکہ کہنے والا داڑھی منڈا ہے ۹۹: کسی کا کوئی تعلق دار فوت ہو گیا وہ کہتا ہے یا اللہ تجھے کوئی اور نہیں ملتا تھا جو میرے تعلق دار کو لے گیا کیا تجھے اسکی بہت ضرورت تھی ۱۰۰: کوئی شخص اعلانیہ طور پر دین اسلام قانون شریعت سے بغاوت کرتا ہے اور فخر بھی کرتا ہے کہ میں بے دھڑک بہادر ہوں مولویوں کی پرواہ نہیں کرتا یا کوئی کہتا ہے کہ مولویوں کا کام ہے مسجد میں رہنا یا ختم پڑھنا یہ حکومت کے کیا لگتے ہیں یہ حکومت چلانا کب جانتے ہیں حکومت تو داڑھی منڈوں کی ہونی چاہیے

نوٹ: حضرات مسلمیں میں نے سوال کے جواب میں ایک سو مثالیں بیان کی ہیں دل تو چاہتا تھا کہ اور مثالیں بھی بیان کروں مگر سوچا کہ عقل والوں کے لیے اشارہ بھی کافی ہے میں نے اکثر مثالیں شرح حدیث کی مشہور کتاب مظاہر حق سے لی ہیں جو کہ فتاویٰ عالمگیر سے منقول ہیں اور بعض اشارات حالات کے مطابق اپنی طرف سے بھی کیے ہیں اہل علم حضرات سے التماس ہے کہ اگر کہیں سقم نظر آئے تو اطلاع دیکر مشکور فرمائیں

نوٹ: حضرات مسلمین اوپر جو مثالیں بیان کی ہیں انکے ارتکاب سے انسان مرتد ہو جاتا ہے اکثر مسلمانوں سے غفلت میں ایسی حرکات ہو جاتی ہیں ایسے مسلمانوں کو سچے دل سے توبہ کرنی چاہیے اور آئندہ احتیاط کرنا چاہیے اور جن لوگوں کو اپنی ایسی حرکات کا یقین ہے وہ تجدید اسلام اور تجدید نکاح کریں میں مسلمان بھائیوں کو مشورہ دیتا ہوں کہ ہر ممکن غلط محفلوں سے بچیں اکثر ایسی غلطیاں غلط سوسائٹی کی وجہ سے سرزد ہوتی ہیں (وما علین الا البلاغ سلطان احمد قادری)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال :۔ میت کے غسل کفن دفن اور جنازہ کے مسائل بیان کریں۔

25

جواب :۔

جب کسی شخص پر موت طاری ھو جائے تو چاہیے کہ اس کی چارپائی کو شمالاً جنوباً جس طرح قبر ھوتی ھے پھیر کر مرنے والے کے چہرے کو قبلہ کی طرف پھیر دیا جائے۔ آنکھوں کو بند کریں ٹانگوں اور بازوؤں کو سیدھا کریں منہ کو کھلا نہ ھونے دیں۔

غسل :۔ غسل دینا

جس تختہ پر میت کو کرنا ھو بہتر ھے کہ اس کو بھی شمالاً جنوباً رکھا جائے تاکہ میت کے پاؤں سیدھے قبلہ کی طرف نہ ھوں۔ کہ یہ خلاف ادب ھے۔ اگرچہ کسی طرف واجب نہیں ھے۔ تختہ کا سرہانہ کم از کم پانچ انچ بلند ھو تاکہ غسل کا پانی پاؤں کی طرف گرے میت کے کپڑے اتاریں مگر ننگا کرنے سے احتیاط کریں۔ تقریباً سوا گز رنگ دار کپڑا میت پر ناف سے لیکر گھٹنوں تک اوڑھ دیں۔ اس مقام کا پردہ کرنا فرض ھے۔ پہلے میت کو کم از کم تین مٹی کے ڈھیلوں سے استنجا کرائیں پھر اچھی طرح پانی سے۔ ہاں اس بات کا خیال رکھے کہ استنجا کرانے والے کے ہاتھ پر کوئی کپڑا ھو۔ پردہ کے مقام پر ننگا ہاتھ لگانا حرام ھے۔ پھر میت کو وضو کرائیں۔ طریقہ یہ ھے کہ پہلے تین مرتبہ شہادت کی انگلی پانی سے تر کرکے میت کے منہ اور دانتوں کو صاف کریں۔ پھر تین مرتبہ چھوٹی انگلی سے ناک صاف کریں۔ پھر تین مرتبہ پانی لے کر چہرہ دھلائیں بشرطیکہ منہ میں پانی داخل نہ ھو۔ پھر دائیاں بازو پھر بایاں بازو دھلائیں پھر سر کا مسح کرائیں۔ پھر دایاں پھر بایاں پاؤں دھلائیں۔ پھر میت کے بال ھوں تو صابن سے اچھی طرح صاف کریں۔ پھر تمام بدن کو صابن سے اچھی طرح صاف کریں۔ پھر میت کی داہنی کروٹ اٹھاکر نیچے پانی بہائیں پھر بائیں کروٹ اٹھاکر پانی بہائیں۔ یہ تین مرتبہ غسل تصور ھو گا۔ پھر میت کے پردہ والے کپڑے کو اٹھاکر کوئی خشک کپڑا ڈال دیں۔ اور تولیہ وغیرہ سے بال اور جسم خشک کریں۔ میت کے بالوں میں معمولی تیل لگانا' سرمہ لگانا' خوشبو لگانا جائز ھے مگر کنگھی ہرگز ہرگز نہ کریں کیونکہ کنگھی کرنے سے بال اکھڑ جائیں گے۔ پھر ان کو کفن میں رکھنا پڑے گا۔ اس طرح میت کی حجامت بنانا اور ناخن تراشنا جائز نہیں۔

Marfat.com

کفن :۔

کفن کے بارے میں تین باتیں یاد رکھیں۔ کفن کی لمبائی۔ چوڑائی اور کپڑوں کی تعداد۔ میت اگر بلند قد ہو تو کفن کی لمبائی تین گز۔ میت اگر درمیانہ قد ہو تو کفن کی لمبائی پونے تین گز۔ میت چھوٹا قد ہو تو کفن کی لمبائی اڑھائی گز ہو۔ کفن کی باہر والی چادر تقریباً دو گز اور اندر والی تقریباً ڈیڑھ گز چوڑی ہو۔ ہاں اگر میت پھولا ہوا ہو تو دونوں چادریں تقریباً دو گز چوڑی ہوں۔ تاکہ اچھی طرح لپیٹ سکیں۔ چولا کا کپڑا اڑھائی گز لمبا ہو۔ درمیان میں سر داخل کرنے کی جگہ بنائیں۔ یہ تین کپڑے تو مرد، عورت کے لئے برابر ہیں۔ مگر عورت لے لئے دو کپڑے زیادہ ہیں سینہ بند اور اوڑھنی۔ (ٹوپی) سینہ بند تقریباً دو گز لمبا ہو۔ اگر میت کوئی لڑکا لڑکی ہو تو لمبائی چوڑائی ضرورت کے مطابق ہو گی۔
ہاں کفن کی لمبائی اتنی ضرور ہو کہ سر اور پاؤں کی طرف سے گرہ لگ سکے۔ بہتر تو یہ ہے کہ چھوٹے بچوں کے کفن میں کپڑوں کی تعداد پوری ہو۔ ہاں یہ جائز ہے کہ لڑکے کے دو کپڑے اور لڑکی کے تین کپڑے ہوں۔ چادر اور چولا لڑکے کے لئے 'چادر' چولا' سینہ بند لڑکی کیلئے۔ اگر بچہ بالکل ماہ دو ماہ کا ہو تو ایک کپڑا بھی جائز ہے لیکن بہتر دو ہیں۔ چادر اور چولا۔ میت کو خوبصورت بنانا مناسب حد تک جائز ہے۔ کیونکہ حدیث پاک میں ہے کہ میت کو خوب صورت بناو کیونکہ وہ دوستوں سے ملے گا۔ تاکہ ایک دوسرے کو دیکھ کر خوش ہوں۔

مسائل :۔

اگر کوئی مرد ایسی جگہ فوت ہو جائے جہاں کوئی مرد نہ ہو یا عورت ایسی جگہ فوت ہو جائے جہاں عورتیں نہ ہوں تو اس مجبوری کی حالت میں غسل ممکن نہیں لہٰذا میت کو تیمم کرایا جائے تاکہ جنازہ جائز ہو جائے اس جگہ تفصیل ممکن نہیں۔ اگر بچے چھوٹے ہوں کہ عموماً ننگا ہونا عیب نہ سمجھا جائے تو ننگا غسل دینا اور ہاتھ پر کپڑا نہ لپیٹنا جائز ہے۔ بہتر تو یہ ہے کہ لڑکوں کو مرد اور لڑکیوں کو عورتیں غسل دیں۔ ہاں اگر لڑکا اتنا چھوٹا ہو کہ زندگی میں عورت غسل کرتی تھی تو اب جائز ہے کہ عورت غسل دے۔ ناف سے لیکر گھٹنوں تک ننگا ہاتھ لگانا حرام ہے۔ نوٹ :۔ جسم کے جس حصے کو دیکھنا حرام ہے ننگا ہاتھ لگانا
وہ کھیلیں جن میں ناف سے گھٹنوں تک حصے کی کوئی جگہ بھی ننگی ہو کھیلنا بھی حرام، دیکھنا بھی حرام۔ جس طرح کبڈی وغیرہ۔

نماز جنازہ :۔

نماز جنازہ اگرچہ فرض کفایہ ہے مگر ثواب اتنا کہ جی چاہتا ہے ہر جنازہ میں ہر ممکن شامل ہوں۔ نماز کی برکتیں بے شمار ہیں۔ اگرچہ میت چھوٹا ہو یا بڑا، امیر ہو یا غریب

Marfat.com

بعض لوگ بچوں کے جنازہ کو اہمیت نہیں دیتے یہ غلطی ہے۔جنازہ کا صرفیہ مقصد نہیں کہ میت کا فائدہ ہو۔جنازہ پڑھنے والے کے لئے بھی بہت سے فائدے ہیں۔بعض لوگ امیروں کے جنازے کیلئے دوڑتے ہیں۔مگر غریب کے جنازے کی پرواہ نہیں کرتے یہ بہت بڑی ریاکاری ہے۔اگر نماز خدا کے لئے ہو امیر غریب سب برابر ہیں۔

کئی لوگوں کو دیکھا گیاہے کہ پانچ وقت کی نماز بھول کر بھی نہیں پڑھتے لیکن جنازہ ضرور پڑھتے ہیں۔ مقام حیرت ہے کہ فرض عین کے تارک اور فرض کفایہ کے پابند ہیں۔حالانکہ قیامت کے روز فرض عین پانچ وقتی نماز کے بارے سوال ہو گا۔اللہ ہر مسلمان کو نمازی بنائے ۔ نماز جنازہ فرض کفایہ ہے اگر ایک آدمی بھی اداکر لے باقیوں پر گناہ نہ ہو گا۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ نماز جنازہ نہ پڑھنا غفلت ہے۔ نماز میں چار تکبیریں فرض ہیں۔ ثنا۔ صلوٰۃ ۔ دعا پڑھنا سنت ہے۔ لہٰذا اگر کسی مجبوری سے کسی کو اور کچھ یاد نہ ہو تو صرف چار تکبیریں پڑھ لے مگر نماز جنازہ سے محروم نہ ہو۔ اس جگہ وہ لوگ عبرت پکڑیں جوبلا وجہ نمازیوں کو نماز سے محروم رکھتے ہیں۔اگر جنازہ کی مسنون دعا و درود پاک یاد نہ ہو تو جو ثنا' درودپاک اور دعاباقی نمازوں میں پڑھتے ہیں وہی پڑھنے سے جنازہ جائز ہو گا۔ عورت ہو یا چھوٹا بچہ ثنا و درود پاک ایک ہی ہے ہاں بچے کی دعا علیحدہ ہے۔ اگر کسی شخص نے وضو کرنا ہے۔اگر خطرہ ہو کہ وضو کروں گا تو نماز جنازہ سے رہ جاوں گا۔ تو جلدی سے تیمم کر کے جنازہ میں شامل ہو جائے۔ جنازہ جائز ہو گا۔ یہی حکم عید فطرو قربانی کا ہے۔ نماز جنازہ پڑھنے کے بعد تھوڑی دیر بیٹھ کر الحمد شریف قل شریف یا درود و دعا پڑھنی جائز ہے۔ جنازہ کو قبرستان تک بلاوجہ سواری پر لے جانا مکروہ ہے۔ ایک تو میت کی توہین دوسرا لوگوں کا جنازہ اٹھانے کے ثواب سے محروم ہونا۔ لہٰذا جائز نہیں۔ حکم ہے چھوٹے بچے کو بھی قبر تک باری باری اٹھائیں۔تمام راستہ کا ایک آدمی کو ٹھیکیدار بنانا جائز نہیں یہ بڑی بے حیائی کی بات ہے۔ جب میت کو قبر میں اتاریں تو پڑھیں بسم اللہ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ۔ میت کو قبر میں اتارنے سے پہلے کسی شخص کا قبر میں بیٹھ کر قرآن پاک کی تلاوت کرنا جائز ہے۔بلکہ برکت ہے۔ جب قبر تیار ہو جائے تو قبر کے سرہانے کھڑے ہو کرسورہ بقرہ کا اول رکوع الٓمٓ سے ھم المفلحون تک اور پاوں کی طرف سورہ بقرہ کا آخری رکوع امن الرسول آخر تک پڑھنا سنت ہے۔ میت کے دفن کے بعد قبر کے پاس کھڑے ہو کر اذان دینا جائز ہے۔ بلکہ اس کی بہت برکتیں ہیں۔ حدیث پاک میں آیا ہے۔ جہاں اذان پڑھی جائے شیطان 36 میل دور بھاگ جاتا ہے۔ لہٰذا اس جگہ اذان پڑھ کر شیطان کو بھگا دیں تاکہ میت کے سوال و جواب میں آسانی ہو۔ ورنہ شیطان بھی قبر میں فرشتوں کے ساتھ داخل ہو کر میت کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ خدا

Marfat.com

محفوظ رکھے۔ خدا محفوظ رکھے۔

خاوند اپنی بیوی کو قبر میں اتار سکتا ہے۔ چارپائی اٹھا سکتا ہے۔ اگر خوف تجاوز کا نہ ہو تو چہرہ بھی دیکھ سکتا ہے۔ میت کو دفن کرنے کے بعد تلقین کرنی جائز ہے۔ بلکہ مستحب ہے۔ قبروں کی زیارت کرنا سنت ہے۔ مسلمانوں کی قبروں کا ادب لازم ہے۔ اور توہین حرام ہے۔ قبر کے پاس بیٹھ کر تلاوت قرآن پاک باعث برکت و رحمت ہے۔ قبر کے پاس بیٹھ کر ذکر اذکار محفل نعت خوانی یا محفل مسائل فقہ باعث برکت و رحمت میں۔ قبروں پر پھول یا کوئی اور تر پودا باعث برکت ہے۔

روایت میں آیا ہے کہ قبر پر کوئی سبزہ اگ آئے تو نہ اکھیڑنا چاہئے۔ کیونکہ سبزہ ذکر الٰہی کرتا ہے۔ اور ذکر الٰہی کی جگہ رحمت نازل ہوتی ہے۔ قبر والے کو فائدہ اور آرام ملتا ہے۔ والدین کی قبر کی زیارت لازمی ہے۔ والدین اور خدا کی خشنودی کا باعث ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے زندگی میں والدین کا حق ادا نہ کیا ہو اسے چاہئے کہ والدین کی قبر کی ہر جمعہ شریف زیارت کرے تاکہ اس کا نام فرمانبرداروں میں شامل ہو۔ اگر کسی مجبوری سے میت کو صندوق میں بند کر کے قبر میں رکھنا ہو تو بہتر ہے کہ صندوق کو اندر سے مٹی کے ساتھ لیپ دیں قبر کو باہر سے پختہ کرنا جائز ہے۔ ہاں البتہ مجبوری نہ ہو تو لحد کچی ہونی چاہئے تاکہ جو حصہ میت کے جسم سے ملے وہ کچا ہو۔ تاکہ حدیث کی مخالفت لازم نہ آئے۔

والدین اور اولیائے کرام کی قبر کو بوسہ دینا جائز ہے۔ مسلمان کی قبر پر بلا مجبوری پاؤں رکھنا یا قبر سے ٹیک لگانا جائز نہیں۔ اس طرح قبرستان میں قہقہے لگانا جائز نہیں۔ بہتر ہے کہ جب قبرستان میں جائے ایک بار الحمد شریف اور گیارہ مرتبہ قل شریف پڑھ کر اہل قبرستان کو بخش دے۔ پورے سال تک ان کو ثواب ملتا رہے گا۔

فقط

الحاج مولوی سلطان احمد قادری سکنہ پائی خیل ضلع میانوالی۔

Marfat.com

جشن عید میلادالنبیؐ قرآن و سنت کی روشنی میں

حضورؐ اقدس رحمت دوعالم نور مجسم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی دنیا میں تشریف آوری کی خوشی کو عید میلادالنبیؐ کہتے ہیں جو سراسر باعث برکت ہے چونکہ بعض لوگ جنکو یا تو جہالت کا مرض ہے یا شقاوت کا اہل سنت والجماعت پر اعتراض کرتے ہیں کہ جشن عید میلادالنبیؐ کیوں مناتے ہو اس کا ثبوت کہاں ہے جس سے سادہ لوح مسلمانوں کے دل میں شبہ پڑھتا ہے اور اہل علم حضرات کا دل جلتا ہے ضروری سمجھا کہ جشن عید میلادالنبیؐ کو عوام کے سامنے بحیثیت حکم شریعت اجاگر کیا جائے تاکہ عوام الناس کے دلوں میں شبہ نہ رہے اور مخالفین کی زبان بند رہے حق آتا ہے تو جھوٹ خود بخود ختم ہو جاتا ہے ہر اعتراض کا جواب دینے کے لیے میں حاضر ہوں

۱۔ یہ بات شریعت میں مسلمہ ہے کہ اللہ کی طرف سے ملنے والی ہر نعمت پر اظہار شکر واجب ہے اور یہ بات بھی شرعاً حتمی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات اللہ کی تمام نعمتوں سے بڑھ کر ہے لہذا حضورؐ پر نور کی دنیا میں تشریف آوری ہمارے لیے باعث خوشی ہے اور اس خوشی کا اظہار نعمت ہم پر واجب ہے

۲: میلادالنبیؐ کے موقع پر اکثر ایسے واقعات ذکر ہوتے ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے موقع پر رونما ہوئے چونکہ آپؐ کی ولادت ایک معجزانہ حیثیت رکھتی ہے اور ہر معجزہ دراصل قدرت خداوندی ہے لہذا کسی نبی کے معجزے کا ذکر حقیقت میں ذکر الہیٰ ہوتا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کمالات کا ذکر عین ذکر خدا ہے جو ہر وقت جائز ہے

۳: اللہ تعالیٰ نے جب بنی اسرائیل پر آسمان سے کھانا نازل فرمایا تو ساتھ ہی ساتھ حکم بھی فرمادیا کہ میری اس نعمت کو یاد کرو اور شکر کرو چونکہ وہ کھانا بروز اتوار نازل ہوا اس لیے آج تک عیسائی لوگ اس روز عام تعطیل کرتے ہیں اس طرح یہود لوگ ہفتہ کے روز جب کھانے جیسی نعمت پر شکر نعمت اور اظہار خوشی واجب ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کی آمد پر خوشی کیوں نہ ہو

۴: جس رات جناب والاصفات رحمت کائنات فخر موجودات دنیا میں تشریف لائے وہ رات لیلتہ القدر سے افضل و باعث برکت ہے وجہ یہ ہے کہ لیلتہ القدر کو مرتبہ اسلیے ملا کہ اس رات قرآن نازل ہوا مگر قربان جاؤں شب ولادت پر کہ اس رات صاحب قرآن تشریف لائے اگر بالغرض رحمت اللعالمین تشریف نہ لاتے تو قرآن نازل نہ ہوتا جب قرآن نازل نہ ہوتا تو لیلۃ القدر بھی نہ

Marfat.com

ہوتی جب لیلۃ القدر کی یاد کا حکم موجود ہے تو شب ولادت کی یاد ولادت کا ذکر ولادت پر خوشی خوشی پر شکر فرض ہے

۵: قرآن پاک میں ارشاد خداوندی ہے کہ اللہ کی نعمت کا بیان کرتے رہو اظہار کرتے رہو خوشیاں مناتے رہو شکر بجالاؤ

۶: حدیث پاک میں موجود ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پیر کے دن روزہ رکھتے تھے اور اس کی وجہ یوں بیان فرمائی کہ پیر کے روز میری ولادت ہوئی لہذا اظہار شکر کے لیے روزہ رکھتا ہوں اور یہ دن مجھے بہت پسند ہے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی اپنی میلاد مناتے تھے

۷: ایک دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے میرے لیے دعا فرمائی تھی حضرت عیسیٰ نے میری بشارت دی تھی اور میری ماں نے میرا خواب دیکھا تھا وہ ایک نور تھا جس نے بلند ہو کر مشرق تا مغرب کو روشن کر دیا

۸: ایک ایمان افروز روایت میں ہے کہ حضورؐ پر نور شافع یوم النشور کی ولادت باسعادت کی خوشی بیت اللہ شریف نے بھی منائی حضرت عبد المطلب بیان کرتے ہیں کہ ولادت باسعادت کے وقت میں کعبہ شریف میں تھا کعبہ شریف پر بھی عجیب کیفیت طاری ہو گئی (جھومنے لگا)

۹: ایک روایت میں یوں بھی ہے کہ فرش تو فرش ہے عرشیوں نے بھی خوشی منائی عالم غیب سے عورتیں آتیں اور حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کو مبارکباد دیتیں رحمت کائنات سے اظہار محبت کرتیں حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کو تسلیاں دیکر واپس جاتیں

۱۰: ایک روایت میں یوں بھی مرقوم ہے کہ مخلوق تو مخلوق خالق ارض و سمٰوات نے بھی میلاد النبیؐ منائی سبحان اللہ عظمت ہو تو ایسی ہو اللہ تعالیٰ نے میلاد کی خوشی کا اظہار پورا سال تک فرمایا تمام زمین کو پورے سال تک شاداب فرما دیا خشک درختوں پر پورے سال تک پھل موجود رہے دودھ والے جانوروں میں دودھ زیادہ ہو گیا باغوں میں رونق زیادہ ہو گئی غلوں میں برکت زیادہ ہو گئی فارس کا بتکدہ بجھ گیا قیصر کے محل کے کنگرے گر گئے بتوں کا دشمن مظلوموں کا سہارا دکھی دلوں کا چارہ خدا کا پیارا نابینوں کی آنکھوں کا تارہ شفیع المذنبین سید المرسلین امام المتقین قائد الاولین وآخرین صاحب لیسین رحمت اللعالمین تشریف لائے جس کے لیے تمام کائنات بنائی گئی ساری دنیا کی محفل سجائی گئی آپ علیہ الصلوۃ والسلام تشریف لائے اللہ تعالیٰ نے ساری کائنات سے پہلے پیدا ہونے والا نور آج محمد بن عبد اللہ کی صورت میں بھیج دیا آج

Marfat.com

مقصود کائنات محبوب پاک ذات خدا کی وحدانیت سکھانے کے لیے خدا کی قدرت بتانے کے لیے خدا کی رحمت پھیلانے کے لیے مخلوق خدا کو خدا سے ملانے کے لیے جنت کا راستہ دکھانے کے لیے بھولا سبق یاد دلانے کے لیے سوتی دنیا کو جگانے کے لیے اپنی عظمت منوانے کے لیے ڈوبتوں کو بچانے کے لیے گرتوں کو اٹھانے کے لیے گناہگاروں کو بخشوانے کے لیے امت کا بار اٹھانے کے لیے انبیاء علیہ السلام کو امام بن کر نماز پڑھانے کے لیے اپنے قدم پاک سے عرش کی پیاس بجھانے کے لیے فرشتوں پر سجدہ آدم علیہ السلام کا راز کھلوانے کے لیے غلاموں کو غلامی سے چھڑوانے کے لیے روتے ہوؤں کو ہنسانے کے لیے قبائل کو شیر و شکر بنانے کے لیے اخوت کا سبق پڑھانے کے لیے عیوب امت پر رحمت کی چادر پھیلانے کے لیے کون آگیا محبوب خدا آگیا کون آگیا مجتبیٰ آگیا مصطفیٰ آگیا رہنما آگیا دلربا آگیا کون آگیا خاتم الانبیاء آگیا کون آگیا علیم و خبیر بشیر و نذیر رؤف رحیم کریم و بصیر آسرا بعد از خدا آگیا ایسی ذات والا صفات کی تشریف آوری پر کون خوش نہ ہو کس نے میلاد النبیؐ نہ منائی میلاد النبیؐ کی خوشی کس کو نیزہ کی طرح دل میں چبھی وہ ابلیس تھا وہ شیطان تھا دشمن آدم دشمن رحمان تھا شیطان کو کیوں تکلیف ہوئی اس لیے کہ وہ کبھی کی عظمت کو نہیں مانتا پہلے حضرت آدم علیہ السلام کی عظمت کو دیکھکر جل گیا سجدہ نہ کیا تعظیم نبیؐ کا منکر ہو گیا اب تو وہ آگیا جو حضرت آدم علیہ السلام کا بھی امام ہے اب تو وہ آگیا کہ محمدؐ جس کا نام ہے اب تو وہ آگیا کہ سورۃ المنتہیٰ سے آگے جس کا مقام ہے اب تو شیطان کو آگ لگ گئی گمراہوں کا ہادی آگیا آخری نبیؐ حجازی آگیا خدا کا دشمن شیطان خدا کے برعکس ہے خدا حکم فرمائے میرے نبی کی تعظیم کرو یہ مخالف ہے خدا حکم فرمائے میرے نبیؐ پر صلوۃ و سلام پڑھو یہ مخالف ہے خدا حکم فرمائے قربانی کرو یہ مخالف ہے خدا حکم فرمائے نماز پڑھو زکوۃ ادا کرو شراب نہ پیو جوا نہ کھیلو حرام نہ کھاؤ یہ مخالف ہے طرح طرح کے بہانے اپنے پیروں کو سکھاتا ہے کبھی شرک کا کبھی بدعت کا شور مچاتا ہے حضرات مسلمان سنی بھائیوں کو معلوم ہوا کہ میلاد النبیؐ پر خوشیاں منانا اظہار نعمت کرنا خدا کی خوشنودی کا باعث ہے کیونکہ ہر محب اپنے محبوب کی تعریف سنکر خوش ہوتا ہے تعریف کرنے والوں پر انعام و اکرام فرماتا ہے اگر اس پر پہلے ناراض ہو تو بھی اب راضی ہو جاتا ہے کسی کی عظمت و تعریف پر جلنا دشمن کا کام ہے

Marfat.com

۱: ارشاد خداوندی ہے اے نبی آپ اپنی امت کو فرمادو کہ اللہ کے فضل اور رحمت کے ملنے پر خوشیاں مناؤ القرآن

دلائل جشن میلادالنبیؐ کے بارے

اس آیت پاک میں دو چیزوں کا ذکر ہوا اللہ کا فضل اور رحمت کون نہیں جانتا کہ حضورؐ کی ذات بابرکات کائنات کے لیے اللہ کا بہت بڑا فضل اور اللہ کی بہت بڑی رحمت ہے مفہوم آیت یوں ہوا کہ اے لوگو تمہارے پاس اللہ کا وہ رسول تشریف لایا جو سراسر فضل خدا اور رحمت خدا ہے لہذا تم پر واجب ہے کہ اس رسول مقدس کی تشریف آوری پر تہہ دل سے خوشیاں مناؤ ارشاد خداوندی ہے کہ ایسی خوشی منانا تمہارے لیے دین و دنیا کے ہر ذخیرہ سے بہتر ہے۔ القرآن معلوم ہوا کہ جشن عید میلاد عین منشاء قرآن و باعث خوشنودی رحمان ہے الحمدللہ تمام اہلسنت دنیا کے مشرق و مغرب میں اپنے اپنے طور پر میلاد مناتے ہیں

۲: ایک روایت میں آیا ہے کہ جب حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی آپ کے چچا ابو لہب کی لونڈی ثوبیہ نے آکر ابو لہب کو مبارکباد دی ابو لہب نے سید عالم کی خوشی ولادت میں اپنی لونڈی کی طرف انگلی کا اشارہ کر کے آزاد کر دیا اس ولادت کی خوشی کے باعث اور خوشی میں لونڈی آزاد کرنے کے باعث باوجود کافر ہونے کے قبر میں بروز پیر عذاب سے بچتا رہا اور وہ انگلی جس کو اٹھایا تھا اس سے ہمیشہ رس جاری ہوا وہ کافر رس چوستا رہا اور آرام پاتا رہا (بخاری شریف سبحان اللہ قربان جاؤں آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت پر جسکی میلاد منانے والا خوشی کرنے والا خرچ کرنے والا قبر میں بھی فائدہ لیتا ہے اگرچہ کوئی بھی ہو خدا و رسول کی یہ رحمت تو دشمن پر ہے اگر کوئی مسلمان میلاد کی خوشیاں منائے تو خدا ہی جانے دین و دنیا کی کتنی نعمتیں پائے

ایں سعادت بزور بازو نیست۔ تانہ بخشد خدائے بخشندہ: دوستیاں را کجا کنی محروم تو کہ بادشمناں نظر داری

۳: ایک روایت میں آیا ہے کہ روز ولادت باسعادت اللہ تبارک و تعالیٰ نے سورج کو عظیم نورانی لباس عطا فرمایا تمام آسمانوں پر جشن منایا گیا آسمانوں کے دروازے کھولے گئے اس سال تمام حاملہ عورتوں کو لڑکے عطا کیے گئے تاکہ اپنے پرائے ہر گھر میں خوشی اور عرش و فرش پر ہر گھر میں خوشیاں دیکھ کر اللہ بھی خوش ہو معلوم ہوا کہ خدا کو خوش کرنے کے لیے جشن عید میلاد النبیؐ منانا اچھا اور آسان ذریعہ ہے ۴ حضرت فاطمہ ثقیفیہ فرماتی ہیں کہ بوقت ولادت میں کعبہ شریف میں تھی دیکھا کہ تمام کعبہ نور سے منور ہو گیا اور ستارے زمین کے اتنے قریب ہو گئے کہ

Marfat.com

مجھے خوف ہوا کہ کہیں مجھ پر نہ گر پڑیں معلوم ہوا کہ قدرت خداوندی نے بھی جشن عید میلاد النبی منائی عید میلاد سنت خداوندی ہے

۵: حضرت آمنہؓ فرماتی ہیں کہ بوقت ولادت میری آنکھوں سے پردے اٹھا دیے گئے میں نے تمام مشرق و مغرب کو دیکھا ملائکہ کے پاس تین جھنڈے دیکھے ایک مغرب میں ایک مشرق میں ایک بیت اللہ شریف پر لگایا گیا معلوم ہوا جشن میلاد میں چراغاں کرنا جھنڈیاں لگانا روز اول سے ثابت ہے

۶: حضرت آمنہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے بوقت ولادت دیکھا کہ آسمان و زمین کے درمیان ایک مخلوق ہے جو تعظیماً کھڑے ہیں ہاتھوں میں چاندی کی صراحیاں ہیں پرندوں کو دیکھا جھنڈ کے جھنڈ آئے میرے حجرہ مبارک کو ڈھانپ لیا انکی چونچیں زمرد اور پر یاقوت کے تھے معلوم ہوا جشن عید میلاد النبیؐ فرشتوں اور پرندوں نے بھی منایا اور یہی مرضی خداوندی ہے

۷: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود مدنی دور میں میلاد کی یاد منائی بکرے ذبح فرمائے اور غربا میں تقسیم کیے صحابہ کرامؓ کو بھی یاد میلاد کی ترغیب فرمائی صحابہ کرام بھی اپنے طور پر ہمیشہ میلاد مناتے تھے زمانے کی تبدیلی سے اطوار بدلتے ہیں یہ بات قابل اعتراض نہیں

۸: علامہ ابن جوزیؒ فرماتے ہیں اہل مکہ و مدینہ مصر شام اور تمام عالم اسلام میں ہمیشہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاد کے موقع پر محفلیں مناتے ہیں اہتمام کے ساتھ تزکرہ ولادت کرتے ہیں اور اجر عظیم اور روحانی فیض حاصل کرتے ہیں

۹: امام ابو شامہؒ امام نوویؒ کے شیخ فرماتے ہیں ہمارے زمانہ میں حضور پاکؐ کی میلاد کے موقع پر لوگ صدقات کرتے ہیں زینت کرتے ہیں فقرا کی خدمت کرتے ہیں حضور پاکؐ سے کمال اظہار محبت کرتے ہیں تعظیم بجالاتے ہیں خدا کی عظیم نعمت پر اظہار شکر کرتے ہیں یہ عمل پسندیدہ ہے

۱۰: امام الحافظ سخاویؒ فرماتے ہیں اہل اسلام ہر طرف حضور پاکؐ کی میلاد کے مہینے میں بڑی بڑی محفلیں لگاتے ہیں صدقہ کرتے ہیں جی بھر کے نیک کام کرتے ہیں انکی محفلوں کا عنوان حضور صلی الہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کا معجزانہ تذکرہ ہوتا ہے

۱۱: امام جلال الدین سیوطیؒ فرماتے ہیں میرے نزدیک میلاد شریف کی محفلوں میں تلاوت قرآن پاک آپؐ کی زندگی مبارک کے واقعات اور بوقت ولادت عجیب و غریب حالات کا بیان کرنا اسلام کے پسندیدہ کاموں سے ہیں انپر ثواب اور اظہار تعظیم و محبت کا اظہار ہے

Marfat.com

۱۲: امام قسطلانیؒ فرماتے ہیں ربیع الاول حضورؐ کی ولادت کا مہینہ ہے اہل اسلام اس میں ہمیشہ سے جشن میلاد کی محفلیں لگاتے ہیں تذکرہ میلاد کرتے ہیں رحمتیں حاصل کرتے ہیں یہ بات تجربہ شدہ ہے پورا سال امن سے گزرتا ہے اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر فضل واحسان کرے جس نے میلاد کی خوشی مناکر منافق کو جلایا ہو سبحان اللہ معلوم ہوا میلاد کی خوشی مومن کا کام ہے جلنا منافق کا کام ہے

۱۳: اااامہ ابن یتمیہ لکھتے ہیں اگر محفل میلاد کا مقصد تعظیم رسول ہو تو یہ سراسر عبادت ہے ثواب پائے گا اور صاف ظاہر ہے کہ تمام مسلم ممالک میں میلاد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم اور محبت کے اظہار کے لیے منائی جاتی ہے لہذا باعث اجر عظیم ہے

۱۴: الحافظ عراقی فرماتے ہیں کھانا کھلانا تو ہر وقت جائز ہے اور کیا ہی لطف ہے کہ ربیع الاول میں حضورؐ کے نور ظہور کی خوشی بھی ہو اگرچہ اسلاف میں ایسا طریقہ نہ بھی ہو یہ کوئی ناجائز ہونے کی دلیل نہیں کیونکہ بہت سے کام ایسے ہیں کہ اسلاف میں نہ ہونے کے باوجود واجب ہیں

۱۵: امام ابن حجر مکی فرماتے ہیں ہمارے زمانہ میں جو میلاد کی محفلیں لگتی ہیں اکثر بھلائی پر مشتمل ہیں کیونکہ ان میں طعام ذکر الہیٰ اور جناب سرور کائناتؐ فخر موجودات کی ذات بابرکات پر ہدیہ درودوسلام عرض کیا جاتا ہے (پھر جائز کیوں نہیں)

۱۶: ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں کہ تمام ممالک کے علماء ومشائخ محفل میلاد اور مجالس مبارک کی اس قدر تعظیم کرتے ہیں کہ کوئی ایک بھی (جس کے دل میں عشق ہو) شرکت سے انکار نہیں کرتا اور شرکت کا مقصد مبارک محفل سے برکت حاصل کرنا ہے (یہ محفلیں سراسر بابرکت ہیں)

۱۷: امام جمال الدین فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کا دن نہایت ہی مبارک محترم مقدس اور قابل تعظیم ہے آپؐ کی اتباع باعث نجات ہے جس نے آپکی میلاد منائی اپنے آپکو دوزخ سے بچالیا ایسے موقع پر اظہار خوشی مناسب ہے اگرچہ کیسی ہی ہو

۱۸: شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے مہینہ میں محفل میلاد عالم اسلام کا ہمیشہ سے طریقہ ہے اسکی راتوں میں صدقہ کرنا اظہار خوشی کرنا خصوصاً ولادت کے بارے ظاہر ہونے والے واقعات کا ذکر کرنا مسلمانوں کا خصوصی عمل ہے

۱۹: شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں میں ایک دفعہ مکہ معظمہ میں میلاد پاک کی محفل میں شریک ہوا لوگ بارگاہ رسالت میں ہدیہ صلوٰۃ وسلام عرض کر رہے تھے اور واقعات ولادت

Marfat.com

بیان کر رہے تھے اچانک انوار کی بارش شروع ہو گئی انوار کا یہ عالم تھا کہ میں بے ہوش ہو گیا خبر نہیں کن آنکھوں سے دیکھا سر کی یا دل کی آنکھ سے بہر حال جو بھی ہو مجھ پر راز کھلا کہ یہ سب انوار ان فرشتوں کا ہے جو محفل میلاد میں شامل ہوتے ہیں اور میں نے دیکھا کہ ساتھ ساتھ رحمت خداوندی بھی نازل ہو رہی تھی

۲۰: مولانا عبد الحئی لکھنوی لکھتے ہیں کہ جو لوگ محفل میلاد کو بدعت مذمومہ کہتے ہیں وہ خلاف شریعت کہتے ہیں جس طریقہ معروف سے محفل میلاد کی جائے باعث ثواب ہے حرمین شریفین بصرہ شام یمن میں لوگ ربیع الاول کا چاند دیکھ کر خوشی مناتے ہیں محافل میلاد کا اہتمام کرتے ہیں اور یہی نہیں علاوہ ربیع الاول بھی میلاد شریف منایا جائے تو باعث ثواب ہے اور ایسا ہوتا بھی ہے

۲۱: حاجی امداد اللہ مہاجر مکی فرماتے ہیں کہ جب صورت جواز کی موجود ہے تو مخالفت میں شدت کیوں کی جاتی ہے ہمارے لیے حرمین کا اتباع کافی ہے (وہاں میلاد شریف منائی جاتی ہے) اگر بوقت قیام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا تصور کیا جائے تو حرج نہیں کیونکہ عالم امر زمان و مکان کا پابند نہیں لہذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی بھی جگہ تشریف فرمانا مشکل نہیں (اقتصار کے ساتھ شمائل)

۲۲: شیخ قطب الدین الحنفیؒ فرماتے ہیں کہ بارہ ربیع الاول کی رات ہر سال بیت اللہ شریف (مسجد حرام) میں اجتماع کا اعلان ہوتا ہے علماء فقہاء گورنر چاروں مذاہب کے قاضی بعد نماز مغرب مسجد حرام میں اکٹھے ہوتے ہیں بعد نماز اس مکان کی طرف جاتے ہیں جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی مکان کی زیارت کرتے ہیں ہاتھوں میں فانوس اور شمعیں ہوتی ہیں یہ ایک جلوس ہوتا ہے اتنی بھیڑ ہوتی ہے کہ جگہ نہیں ملتی پھر خطاب ہوتا مسلمانوں کے لیے دعا ہوتی ہے پھر دوبارہ مسجد حرام میں جلوس واپس ہوتا مسجد میں منتظمین محفل کی دستار بندی ہوتی پھر عشا کی اذان و جماعت ہوتی دور دراز کے علاقوں کے لوگ اس پروگرام میں شامل ہوتے ولادت باسعادت پر خوشی گھروں کو واپس ہوتے (وہ لوگ غور کریں جو کہتے ہیں کہ میلاد کہاں سے آئی)

حضرات ناظرین عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جائز ہونے باعث ثواب عظیم ہونے باعث نجات آخرت ہونے پر بطور نمونہ بائیس حوالے پیش کیے گئے ان حوالہ جات سے قبل قرآن و حدیث کی روشنی میں متعدد دلائل جشن عید میلاد النبیؐ کے ضروری ہونے میں پیش کیے

Marfat.com

گئے اب کچھ اصول کی باتیں ہوں گی

۱: اصل عید میلاد منانا ہر مسلمان پر ضروری ہے مگر کوئی طریقہ خاص ضروری نہیں جس جگہ جس طریقہ سے منائی جائے جائز ہے بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ موجودہ طریقہ سے جلسے جلوس پہلے نہ تھے اب کیوں جائز ہوں ایسے اعتراض کرنے والے شریعت کی روح سے ناواقف ہیں کچھ معاملات شریعت نے مسلمانوں کی صوابدید پر چھوڑے ہیں ورنہ آجکل ہر عبادت کا وہ طریقہ نہیں جو پہلے تھا پھر کیا ہر عبادت جائز نہ ہو گی مثلاً حج کے لیے ہوائی جہازوں پر سفر مسجدوں میں بجلی پنکھے قالین بیل بوٹی گھڑیاں ٹائم ٹیبل میز کرسیاں یا روزہ افطار کرنے کے لیے افطاری کا مکلف سامان مسجدوں میں افطاری کا پروگرام یہ سب پہلے زمانہ میں نہ تھا اب ہے جب یہ سب جائز ہے تو میلاد النبی کا موجودہ طریقہ جائز کیوں نہ ہو حیرت ہے ان اندھوں پر جنہوں نے عید میلاد النبیؐ کے خلاف کتابیں لکھ ماریں کچھ لوگوں کو جلوس سے چڑ ہے یہ بھی جہالت کی وجہ سے جلوس کا مطلب ہے کسی اہم معاملہ کے لیے ضرورت سے زیادہ لوگوں کا جمع ہونا یہ شرعاً جائز ہے مثلاً ایک جنازہ کے پیچھے ہزاروں لوگ چل رہے ہیں چند اٹھانے والے باقی صرف چلنے والے شادی کے موقع پر دولہا کے پیچھے ہزاروں لوگ سب بغیر ضرورت چار آدمی جا کر دلہن کو لے آتے مگر ابھی تک کسی دین کے ٹھیکہ دار نے ان جلوسوں کے خلاف کتاب نہیں لکھی صرف پاک رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک میلاد سے نفرت ہے اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو ایسے دین کے اندھوں سے محفوظ فرمائے آمین بحرمت سید المرسلین شفیع المذنبین رحمت اللعالمین

میلاد کے منکروں کو جب اور کوئی راستہ نہیں ملتا تو عوام کو یوں بہکاتے ہیں کہ بارہ ربیع الاول حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا دن بھی ہے سنی لوگ خوشی مناتے ہیں غم نہیں کرتے جواب اس اعتراض کا یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے دن کو غم کرنا شریعت میں جائز نہیں بلکہ گناہ ہے اور اللہ کی نعمت کا انکار ہے اور انکار نعمت حرام ہے

خلاصہ یہ ہے کہ بارہ ربیعہ الاول کو ولادت باسعادت کی خوشی منانا واجب ہے اور اس روز وفات کا بہانہ بنا کر غم کرنا حرام ہے شریعت کی رو سے ثابت ہے کہ امت کے حق میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت بھی اور وفات بھی نعمت ہے اور رحمت ہے

۱: غم اسکا ہوتا ہے جو مر جائے اور خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انبیاء علیہ السلام اپنی قبروں میں بھی زندہ ہوتے ہیں نمازیں پڑھتے ہیں رزق کھاتے ہیں امت کو فیض پہنچاتے ہیں امت کے اعمال دیکھتے ہیں امت کے گناہ بخشواتے ہیں مشکل کے وقت اپنے امتی کے کام آتے

Marfat.com

ہیں معلوم ہوا کہ انبیاء علیہ السلام صرف بحکمت خداوندی جگہ تبدیل کرتے ہیں اپنے امتی کا صلوۃ وسلام سنتے ہیں جواب فرماتے ہیں پھر غم کس لیے غم کرنا تو ناشکری ہے مثلاً کوئی شخص پاکستان میں ملازم ہو دوہزار روپے تنخواہ ملتی ہو حکومت اسے سعودی عرب بھیج دے وہاں تنخواہ بیس ہزار ملتی ہے اب کوئی ماں کہے ہائے بیٹاہائے بیٹاتو پاکستان سے نکلکر سعودی عرب کیوں گیا لوگ ایسی عورت کو بیوقوف کہیں گے کہ کیا ہوا جو ایک ملک سے دوسرے ملک چلا گیا وہاں تو اور زیادہ تنخواہ ہے ساتھ ساتھ مدینہ ومکہ کی زیارت بھی تو کیا ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دار فانی سے دار باقی کیطرف منتقل ہو گئے اور یہ انتقال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی خوشی سے ہوا ہے اور امتی کے لیے ضروری ہے کہ اپنے نبیؐ کی خوشی پر خوش ہو لہذا غم کرنے کی کوئی شرعی وجہ نہیں نہ عقلی وجہ

۲: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امت کے سامنے نبیؐ کا وصال فرما جانا امت کے لیے رحمت ہوتی ہے جب حدیث سے ثابت ہوا کہ نبیؐ کی وفات بھی امت کے لیے رحمت ہے تو پھر امتی کو رحمت پر غم کرتے شرم نہیں آتی

۳: اصول کی بات ہے کہ غم تب کرنا چاہیے جب کوئی نعمت ختم ہو جائے کوئی نعمت چھن جائے کوئی نقصان ہو جائے کوئی عذاب آجائے جب نبیؐ زندہ نبوت باقی رحمت باقی برکت باقی شفاعت باقی فیض باقی قرآن باقی شریعت باقی درود وسلام باقی کلمہ باقی اسلام باقی امت باقی حدیث باقی عظمت باقی معجزے باقی خدا کی رحمت باقی بخشش باقی جنت باقی بتائیں وہ کیا چیز ہے جو ختم ہو گئی ہے کہ ہم غم کریں غم تو انکو کرنا چاہیے جنکے دلوں میں محبت و تعظیم رسولؐ نہیں غم تو وہ کریں جو عظمت مصطفیٰؐ کے منکر ہیں اور یہ غم ان لوگوں کا آج سے نہیں روز اول سے ہے غم کیوں نہ کریں شفاعت سے محروم رحمت خدا سے محروم صلوۃ وسلام سے محروم میلاد کی خوشیوں سے محروم ہم اللہ کی تقدیر پر راضی ہیں کہ ہماری قسمت میں خوشیاں ہی خوشیاں ہیں

۴: ایک اور حدیث میں ہے کہ آپؐ امت سے پہلے امت کے لیے جنت کا بندوبست کرنے گئے ہیں جس کو عربی میں فرط کہتے ہیں ہم خوش ہیں کہ آپؐ ہمارے جیسے گناہگاروں کے لیے جنت کا بندوبست فرمارہے ہیں آخر میں کہونگا کہ

میلاد النبیؐ آئی لے کے صدا مبارک ہو تم کو اے خلق خدا

مولوی سلطان احمد قادری

ساکن پائی خیل تحصیل وضلع میانوالی

Marfat.com

سوال = حضور علیہ السلام کے نعلین مبارک کی تصویر "تمثیل" جیب میں رکھنی جائز ہے یا نہیں ؟

جواب = جب کوئی مسلمان نعلین مبارک کا ادب و احترام ملحوظ رکھ سکے تو باعث برکت ہے، چوم کر آنکھوں سے لگانا، دل سے لگانا، سر پر رکھنا جائز ہے، علامت عشق و محبت ہے، لہذا باعث ثواب بھی ہے، البتہ اس بات کا ضرور خیال رکھے کہ حدود شرعی سے تجاوز نہ ہو.

سوال = قرآن مجید کا صرف ترجمہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں ؟

جواب = قرآن مجید کی تلاوت الگ عبادت ہے مفہوم سمجھنا الگ عبادت ہے، تفسیر پڑھنا الگ عبادت ہے اگر قرآن مجید کا ترجمہ با محاورہ ہے اور شرعی اصولوں کے مطابق ہے تو پڑھنا باعث برکت و ثواب ہے اگر ترجمہ لفظی ہے تو ہرگز ہرگز نہ پڑھے ان پڑھ لوگ اسی لفظی ترجمے کی وجہ سے گمراہ ہوتے ہیں اور ہو رہے ہیں جب تک کسی شخص کو اسلامی علوم پر عبور حاصل نہ ہو اس کو لفظی ترجمہ نہ پڑھنا چاہیے ایک شخص مولانا روم کی بات نہیں سمجھ سکتا، امام غزالی کی بات نہیں سمجھ سکتا امام ابو حنیفہؒ کی بات نہیں سمجھ سکتا وہ خدا کا کلام کیسے سمجھ سکتا ہے قرآن مجید کلام الہیٰ ہے بچوں کا کھیل نہیں ہے افسوس صد افسوس کہ آجکل لوگوں نے خدا کے کلام سے کھیلنا شروع کر دیا ہے خاص کر وہابی، رافضی وغیرہ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو قرآنی آداب نصیب فرمائے.

سوال = کسی شخص کو غسل کی ضرورت ہے سخت سردی ہے پانی ٹھنڈا ہے بیماری کا خطرہ ہے ایسا شخص کیا کرے ؟

جواب = اس طرح کی حالت مجبوری کے لئے شریعت نے تیمم کی اجازت دی ہے لہذا تیمم کر لے نماز پڑھے جب ہی حالت مجبوری ختم ہو جائے غسل کر لے اس قسم کے مسائل کے لئے میری کتاب "طہارت کے آداب" ضرور پڑھنی چاہیے.

سوال = دینی خطاب کے دوران لوگوں کا آپس میں گفتگو کرنا کیسا ہے ؟

جواب = دینی خطاب کے دوران لوگوں کا بغیر مجبوری گفتگو کرنا حرام ہے اسی طرح تلاوت، آذان + نعت، اور صلواۃ وسلام کے وقت بھی دنیاوی گفتگو منع ہے.

سوال = ایک شخص وضو کر رہا تھا. آدھا وضو کیا تو کسی کام کے لئے تین چار منٹ اٹھ کھڑا ہوا، چار منٹ بعد واپس ہوا، اب وضو کہاں سے شروع کرے ؟ Z.A

جواب = جتنا وضو کیا اگر واپسی تک جسم کے وہ حصے خشک نہیں ہوئے تو وضو آگے شروع کرے، اگر حصے جسم کے خشک ہو گئے ہیں تو از سر نو وضو شروع کرے یہی طریقہ بہتر ہے بشرطیکہ کوئی وضو توڑنے کی وجہ دیگر نہ ہو ورنہ سب وضو کرنا فرض ہوگا

Marfat.com

سوال = ہماری دعا کیوں قبول نہیں ہوتی؟
جواب = یہ بات کسی کو معلوم نہیں کہ ہماری دعا قبول ہوئی یا نہ ہوئی۔ یہ بات صرف انبیاء علیہ السلام کو معلوم ہوتی ہے یا اولیاء کرام کو اللہ تعالی بذریعہ الہام خبر فرماتا ہے کہ تمہاری فلاں دعا قبول ہوئی اور فلاں نہ ہوئی لہذا یہ سوال کہ (ہماری دعا کیوں قبول نہیں ہوتی) یقینی نہیں ہے (2) حدیث پاک میں ہے کہ ہر مخلص مسلمان کی دعا قبول ہوتی ہے دعا کا قبول ہونا تین طریقوں پر ہے اول یہ کہ جو چیز خدا سے مانگی وہی چیز اللہ عطا فرمائے۔ دوئم جو چیز خدا سے مانگی، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے کوئی اور چیز عطا کر دے سوئم جو چیز خدا سے مانگی اس کے بدلے اللہ تعالیٰ روز محشر اس کے لئے نفع رکھ دے
نوٹ: معلوم ہوا کہ جو دعا مانگتے ہیں اگر وہی چیز ہم کو نہ بھی ملے تو یہ مطلب نہیں کہ دعا قبول نہ ہوئی یہ غیب کا معاملہ ہے ہاں البتہ حدیث نبوی سے ثابت ہے کہ جس کی خوراک اور لباس حرام کے ہیں اس کی دعا قبول نہیں ہوتی جس قوم میں بے حیائی اور ناانصافی عام ہو جائے اس قوم کی دعا قبول نہیں ہوتی ہے اور حدیث پاک میں ہے کہ جس کی زبان سے ہمیشہ جھوٹ نکلے اس کی دعا قبول نہیں ہوتی یاد رہے کہ آداب دعا میں ہے کہ اللہ کی طرف توجہ کامل ہو دعا کے اول آخر حضور علیہ السلام کی ذات پر درود پاک محبت عشق میں ڈوبا ہوا ہو حضرات گرامی خود غور فرمائیں کہ ہم دعا خدا سے کرتے ہیں اس کے محبوبؐ سے حسد رکھتے ہیں کبھی ہاتھ دعا میں ہوتے ہیں اور نظر دیوار کی اینٹیں شمار کرتی ہیں دل (ٹی وی) کے پروگراموں میں مگن ہے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔

آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

سوال = اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے ایمان والو تم ہی کامیاب ہوگے اگر تم مومن بن کر رہو پھر آجکل مسلمان ہر جگہ محکوم و مجبور کیوں ہیں ذلت و رسوائی کا شکار کیوں ہیں۔
جواب = فرمان خداوندی برحق ہے۔ اس آیت پر غور نہیں کیا گیا ورنہ سوال کی ضرورت نہ ہوتی ارشاد خداوندی ہے کہ (اے ایمان والو اگر تم خالص اور مکمل مومن بن کر رہو گے تو دنیا میں سربلندی تمہارا مقدر ہوگی) آج کا مسلمان دیکھے کہ میں کس حد تک مومن ہوں اور کس حد تک خدا و رسول سے باغی ہوں، قرآن و سنت کا کتنا تابع ہوں اور کتنا مخالف ہوں خدا اور رسول سے کتنی محبت ہے اور کفار سے کتنی نفرت ہے، قرآن مجید کے ساتھ کتنا لگاؤ ہے اور بے

Marfat.com

حیائی اور فضولیات پر مبنی رسائل سے کتنی کنارہ کشی ہے خدا پر کتنا بھروسہ ہے اور کفار سے کتنی بے رغبتی ہے رسولؐ کی سنت سے کتنی محبت ہے اور انگریز کے رواج سے کتنی نفرت ہے تلاوت قرآن سن کر کتنا لطف حاصل ہوتا ہے اور فلمی گانے سن کر کتنی تکلیف ہوتی ہے، آج مسلمان خدا اور رسولؐ کے تابع فرمان ہیں یا دنیا دار جاگیرداروں کے۔ احادیث مبارکہ میں جو ایمان کی علامات بیان کی گئی ہیں کس حد تک وہ آج کے مسلمان میں پائی جاتی ہے۔ جب بھی غور کیا نتیجہ صفر برآمد ہوا آج کا مسلمان، غداری، جھوٹ، لالچ، بزدلی، عیاشی، تن آسانی، شراب خوری، بے حیائی، بے حسی، خودغرضی کا مجموعہ ہے ان حالات میں مسلمانوں کا رسوا ہونا خود ان ہی کا اپنا بویا ہوا فصل کاٹنا ہے

جو کچھ بھی ہوا اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کرتوت
شکوہ ہے زمانے کا نہ قسمت پہ گلہ ہے
جس دین نے دل غیروں کے آکر تھے ملائے
اس دین میں اب بھائی سے بھائی بھی جدا ہے
اے خاصۂ خاصان رسل وقت دعا ہے
امت پر تیری آکے عجب وقت پڑا ہے
فریاد ہے اے کشتی امت کے نگہبان
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے۔

اللہ کا وعدہ برحق ہے اگر آج بھی ہم اللہ سے کیا ہوا وعدہ پورا کریں تو انشاء اللہ بلا تاخیر ہم اپنے مقام پر جا کھڑے ہونگے اور ساری دنیا پہ حکومت ہماری ہوگی

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح قلم تیرے ہیں۔

(صلی اللہ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وبارک وسلم۔)

سوال:۔ کھجور سے روزہ کھولنے کی کیا اہمیت ہے بعض لوگ نمک سے روزہ کھولتے ہیں وضاحت فرمائی جاوے

جواب: کھجور سے روزہ افطار کرنا سنت ہے اور اس میں کئی حکمتیں ہیں ماہرین طب کہتے ہیں کہ روزہ رکھنے سے انسان کی نظر پر اثرات مرتب ہوتے ہیں، کھجور سے روزہ کھولنے کی وجہ سے یہ اثرات زائل ہو جاتے ہیں۔ پس کھجور سے روزہ افطار کرنا نہ صرف سنت نبویؐ ہے بلکہ صحت کا

Marfat.com

ضامن بھی۔ اگر کھجور نہ ملے تو کسی میٹھی چیز سے روزہ افطار کرنا چاہیئے بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر کھجور نہ ملے تو نمک سے روزہ افطار کرنا چاہیئے احادیث میں اس بارے میں کوئی صراحت اور ثبوت نہیں ملتا۔ کھجور کے بعد نمک کا نہیں پانی کا درجہ ہے لہذا پانی سے ہی روزہ کھولنا چاہیئے البتہ نمک سے بھی جائز ہے

سوال = روزے کے دوران ٹیلی ویژن پروگرام دیکھنا جائز ہے یا نہیں ؟

جواب = کسی چیز کے دیکھنے کا روزہ سے کوئی تعلق نہیں اگر کوئی چیز انسان روزے کے بغیر دیکھ سکتا ہے تو اسے روزے کی حالت میں دیکھنا بھی جائز ہے اسی طرح بے ہودہ تصویریں جس طرح روزے کی حالت میں دیکھنا سخت گناہ ہے اسی طرح روزے کے بغیر بھی منع ہے اچھے ٹیلی ویژن پروگرام روزے کے بغیر بھی دیکھے جاسکتے ہیں اور روزہ کی حالت میں بھی اسی طرح فحش اور بے ہودہ پروگرام نہ تو انسان غیر رمضان میں دیکھ سکتا ہے اور نہ ہی رمضان میں البتہ روزے کی حالت میں غیر اخلاقی اور فحش پروگرام دیکھنے کا وبال بغیر روزے کے دیکھنے سے کہیں زیادہ ہے۔

سوال = گھر میں خیر و برکت کے لیے کوئی وظیفہ تحریر کیجیئے ؟

جواب = گھر میں خیر و برکت کے لیے تلاوت قرآن مجید اور نبی پاکؐ پر درود شریف پڑھنے سے بہتر کوئی وظیفہ نہیں

.۱۱۱ل = اسلام میں گالی دینے والے کی کیا سزا ہے ؟

جواب = گالی دینا بہت بری بات ہے، چاہے از راہ مذاق ہی کیوں نہ دی جائے گالی دینے کی سزا اس سے بڑھ کر کیا ہوگی کہ گالی دینے والے سے نہ صرف وہ آدمی ناراض ہو جاتا ہے، جسے گالی دی گئی ہو، بلکہ اللہ تعالیٰ بھی ناراض ہو جاتا ہے سفر معراج میں حضورؐ نے دیکھا کہ ایک بڑا قد آور بیل ایک چھوٹے سے پھتر سے برآمد ہو رہا ہے اور پھر وہ بیل واپس اس پتھر میں جانا چاہتا ہے مگر جا نہیں سکتا جبرائیل امین نے بتایا کہ یہ اس شخص کا حال ہے جو بری بات منہ سے نکالتا ہے مگر اس کو واپس لینے پر قدرت نہیں رکھتا۔

گالی دینے والے کیلیئے سزا یہ ہے کہ اس آدمی سے معافی مانگے جسے اس نے گالی دی اور پھر اللہ سے معافی مانگے اور آئندہ کیلئے گالی دینے سے توبہ کرلے۔

سوال = کپڑے کو ٹخنے سے نیچے لٹکانا جائز ہے یا نہیں ؟

جوب = تکبر سے کپڑے کو ٹخنے سے نیچے لٹکانا جائز نہیں بلکہ گناہ ہے البتہ سردی کی وجہ سے یا کسی اور عذر کی بناء پر ایسا کرنے میں کوئی قباحت نہیں۔

سوال = کرکٹ، فٹبال، ہاکی اور دوسری کھیلیں اسلام میں جائز ہیں یا نہیں ؟

Marfat.com

جواب = ہر وہ کھیل جس سے فقط وقت کا ضیاع ہو اور بے حیائی پر مبنی ہو جائز نہیں اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے اسلام میں ایسی کھیلیں جائز ہیں جن سے ہمارا جسم مضبوط اور توانا رہے ایسی کھیلوں کی اس لیے بھی اجازت ہے کہ اگر خدانخواستہ جنگ چھڑ جائے تو ہم اچھی طرح دشمن کا مقابلہ کر سکیں کیونکہ بعض کھیلوں سے ہمارے جسم کے پٹھے مضبوط ہوتے ہیں مصریوں نے تاتاریوں سے جنگ لڑنے سے قبل پورے دو سال ایسی کھیلیں کھیلنے میں صرف کیے جن سے جسم کے پٹھے خصوصاً بازو اور کندھے مضبوط ہوتے ہیں ان کھیلوں کی وجہ سے انہیں تلوار چلانے اور تیر مارنے میں کوئی دشواری پیش نہ آئی اور انہوں نے فتنۂ تاتار کا ہمیشہ کیلئے خاتمہ کر دیا۔

نوٹ: کوئی بھی جائز کھیل تب تک جائز ہے کہ کھلاڑی کے ذمہ کوئی اور فرض نہ ہو ایسا نہ ہو کہ والدین کی خدمت، نماز، روزہ، خدمت خلق، تلاوت قرآن پاک کو اگر سب لوگ کھیل کے بہانے ترک کر دیں تو اسلام کا نام ہی مٹ جائے گا (فقط)

سوال = دیواروں پر قرآنی آیات لکھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب = بوقت ضرورت دیواروں پر قرآنی آیات کا ترجمہ اور مفہوم لکھا جا سکتا ہے البتہ قرآنی آیات عربی میں لکھنا جائز نہیں کیونکہ یہ بے ادبی ہے اس سے قرآنی آیات کی بے حرمتی ہوتی ہے۔

سوال = ایک شخص جہاد کے لئے جانا چاہتا ہے لیکن اس کے گھر والے اسے روکتے ہیں ایسی حالت میں اسے کیا کرنا چاہیئے؟

جواب = اس صورت میں دیکھنا یہ ہوگا کہ اس علاقے کے لوگوں پر جہاد فرض کفایہ ہے یا فرض عین، اگر فرض کفایہ ہے تو ایسی صورت میں والدین کی اجازت ضروری ہے کیونکہ اگر تھوڑے سے لوگ بھی جہاد میں شریک ہو جاتے ہیں تو سب کے ذمہ سے ساقط ہو جاتا ہے پس وہ گھر والوں کی اجازت کے بغیر نہ جائے اور اگر جہاد فرض عین ہو تو اس کی دو صورتیں ہیں اگر اس شخص کے والدین کی خدمت کرنے والا کوئی ہوگا یا نہیں، اگر کوئی متبادل آدمی ان کی خدمت کے لیے ہو تو پھر وہ جہاد پر چلا جائے اور اگر اس کے جانے کے بعد والدین کی دیکھ بھال کرنے والا کوئی نہ ہو تو وہ والدین کی خدمت کرے دوسری صورت یہ ہے کہ اگر والدین کی خدمت فرض کفایہ ہو اور جہاد فرض عین ہو تو جہاد کرے کیونکہ فرض کفایہ کی ادئیگی کے لیے فرض عین نہیں چھوڑا جا سکتا۔

سوال = فرقہ بندی کیوں بری ہے اس سے نجات کیسے ممکن ہے؟

جواب = سب مسلمان ایک قوم ہیں بلکہ ایک جسم واحد کی مانند ہیں چونکہ فرقہ بندی سے اتحاد

Marfat.com

اور اتفاق درھم برھم ہوتا ہے لہذا یہ برا فعل ہے فرقہ بندی قرآن وسنت کی منشاء کے مخالف ہے لہذا حرام ہے مسلمانوں میں فرقہ بندی غیر مسلم کی سازش سے وجود میں آئی لہذا جب بھی مسلمان تہیہ کرلیں غیر مسلم کی بات پر اعتماد نہ کریں گے وہ ہمارے کبھی خیر خواہ نہیں ہوسکتے ہمارے خیر خواہ صرف مسلمان ہی ہیں مسلمان، مسلمان کے سامنے جب ہی خود پرستی کا رویہ چھوڑ کر معذرت خواہانہ رویہ اختیار کریں فرقہ بندی کا خاتمہ ممکن ہے ارشاد خداوندی ہے (مسلمان کا دوست صرف مسلمان ہی ہے) دعا ہے کہ مسلمان خود غرضی کو چھوڑ کر غیر مسلم سے رخ موڑ کر مسلمانوں کے مفاد کو ترجیح دینا اپنا فرض اول سمجھے (آمین بحرمت سید المرسلین)

سوال = نماز باجماعت میں امام سجدہ تلاوت والی آیت پڑھ گیا اب وہ کیا کرے؟

جواب = جب ہی کوئی نمازی چاہے تنہا نماز پڑھ رہا ہے یا امامت کرا رہا ہے سجدہ والی آیت پڑھے گا تو بہتر ہے کہ فوراً سجدہ میں چلا جائے اگر امام ہے تو مقتدی بھی اسکے ساتھ سجدہ کریں ویسے بہتر یہ ہے کہ امام سجدہ والی آیت اکثر نہ پڑھے، اگر کبھی پڑھنا ہی چاہے تو پہلے مقتدیوں کو بتادے۔

نوٹ: سجدہ تلاوت نماز میں ادا کرنے کا ایک حیلہ بھی ہے مگر وہ غیر افضل ہے لہذا میں نے ذکر نہیں کیا۔

سوال = اگر کوئی کافر مسلمان کو سلام کرے تو مسلمان جواب کیسے دے؟

جواب = سلام ایک اسلامی دعا ہے اور دعا کافر کی قبول نہیں ہوتی چاہے سو بار بھی سلام کرے لہذا کافر کا مسلمان کو شرعی سلام کرنا فضول ہے لہذا مسلمان پر جواب لازم نہیں، اور قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے کہ کافر کو سلامتی کی دعا نہ دو لہذا کافر کو وعلیکم السلام نہ کہے۔ ایک رواجی سلام ہے یعنی ہاتھ سے اشارہ کرنا، اگر کافر کو سلام کے جواب میں ہاتھ سے اشارہ کرے تو کوئی حرج نہیں۔

سوال = کچھ لوگ الیکشن کے دوران اپنے گھروں پر مختلف سیاسی لیڈروں کے جھنڈے لہراتے ہیں یا دیواروں پر اشتہارات لگاتے ہیں یا نعرے لکھتے ہیں کیا یہ جائز ہیں؟

جواب = ہر ملک وقوم کے علیحدہ کلچر ہوتے ہیں، ہم سوال کے جواب میں صرف پاکستان کی بات کریں گے چونکہ ہمارا ملک اسلامی جمہوریہ ہے لہذا الیکشن کے دوران ہر حلقہ میں نامزد امیدوار مسلمان ہی ہوتے ہیں، لہذا اپنے گھروں یا دیواروں پر کوئی ایسی علامت نہ لگانی چاہیے جس کی وجہ سے مسلمانوں کی دل شکنی ہوتی ہو اور اکثر دیکھا جاتا ہے کہ یہی جھنڈے اور اشتہار اور نعرہ بازی مسلمانوں کے درمیان نفرت، دشمنی، اور قتل وغارت کا باعث ہوتے ہیں جو کہ حرام حرام ہے۔ البتہ کوئی امیدوار یا ورکر اپنے ووٹروں کو انتخابی نشان دکھانے کے لئے ایسا کرتا

Marfat.com

ہے، تو جائز ہے یا جن علاقوں میں مسلم اور غیر مسلم امیدوار ہوں وہاں مسلمانوں کو مسلمان امیدوار کے حق میں جھنڈا لہرانا جائز ہے۔

نوٹ: اکثر دیکھا جاتا ہے کہ مسجدوں کی دیواروں پر، انتخابی نعرے یا انتخابی اشتہارات لگائے جاتے ہیں یہ سراسر غلط اور خلاف ادب ہے۔

سوال: مسجد میں زور سے قہقہ لگانا کیسا ہے؟

جواب: قہقہ لگانا غفلت کی علامت ہے جو کہ مسجد سے باہر بھی مناسب نہیں مسجد میں سخت منع ہے۔

سوال: ٹیلی ویژن پر عورتوں کا پردے کے بغیر نعت پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: مناسب تو ہے کہ عورت کی آواز غیر محرم نہ سنیں، عورت صرف عورتوں کی محفل میں نعت پڑھے۔ ریڈیو پر عورت کی آواز میں نعت پڑھنا سننا جائز ہے کیونکہ وہاں عورت سامنے نہیں ہوتی ٹی وی (T V) پر عورتوں کا بغیر پردے کی حالت میں پیش ہونا برا ہے چاہے فلمی گانا ہو یا نعت رسول مقبولؐ ہو یا تلاوت قرآن مجید ہو کیونکہ ٹی وی مخصوص محفل کے لئے نہیں بلکہ عام نشریات ہے عورتوں کا (T V) پروگرام مسلمانوں میں عیاشی عام کرنے کا آلہ ہے، لہذا اس کا غلط استعمال ہی جرم ہے۔

سوال: کچھ لوگ عبدالرحمن کو "رحمن" اور عبدالرحیم کو "رحیم" عبدالغفار کو "غفار" کہتے ہیں اس بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: شریعت نے انسان کو جتنے آداب سکھائے ہیں ان میں بے شمار فائدے ہیں۔ لہذا نام کے بارے بھی شریعت نے حکم دیا کہ کسی کو آدھا نام نہ پکارو۔ بعض اوقات آدھے نام سے مطلب الٹ جاتا ہے عبدالرحمن اور عبدالرحیم کا مطلب ہے رحمن اور رحیم کا بندہ یہ اللہ کے نام ہیں لہذا جب کسی انسان کو رحمن یا رحیم کہا جائے تو ظاہر مطلب بگڑ جائے گا لہذا ایسا نہ کرنا چاہیئے اگرچہ ایسا کہنے والے کی نیت سلامت ہو تو زیادہ خطرہ نہیں کیونکہ ناموں کا معاملہ معاشرہ کی اصطلاح سے متعلق ہے، مثلاً کوئی شخص رحم دل ہے ہم اسے رحیم کہہ سکتے ہیں کوئی خوبصورت ہے اسے جمیل کہہ سکتے ہیں کوئی شخص ہر وقت لوگوں کی غلطیوں سے درگزر کرتا ہو تو اسے غفار کہہ سکتے ہیں کوئی شخص اپنی ذمہ داری کو پورا کرتا ہو تو اسے حفیظ کہہ سکتے ہیں حالانکہ یہ اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام ہیں البتہ اللہ کا جو ذاتی نام "اللہ" ہے وہ کسی کے لئے جائز نہیں ہے لہذا کسی کا نام "عبداللہ" ہو تو اسے عبداللہ ہی کہنا چاہیے بعض جاہل عبداللہ کو "ڈاللہ" کہتے ہیں یہ سخت جرم ہے۔

Marfat.com

سوال. عورت کے بارے حکم ہے کہ اگر اس کا خاوند فوت ہو گیا ہے تو وہ چار ماہ دس دن گھر سے نہ نکلے۔ اگر عورت کو مجبوری ہو تو کیا کرے

جواب. اگر عورت جوان ہے تو پابندی کرے۔ اگر انتہائی مجبوری ہو تو گھر سے باہر جا سکتی ہے مگر بناؤ سنگار کرنا حرام ہے۔ اور ضرورت پوری ہوتے ہی فوراً گھر واپس آجائے۔ اگر مجبوراً گھر سے نکالی جائے تو گناہگار نہ ہو گی۔ البتہ عدت کے دوران کسی سے نکاح کی بات کرنا حرام ہے

سوال. نماز جنازہ میں ایک شخص ایسے وقت شامل ہوا جب تین تکبریں پہلے گزر چکی تھیں۔ اب وہ کیا کرے (محمد نواز خان تری خیل)

جواب. جب امام سلام پھیرے وہ شخص فوت شدہ تکبریں کہہ لے اگر امید ہے کہ دو منٹ جنازہ اپنی جگہ پڑا رہیگا تو پہلی تکبر کے بعد ثناء پڑھے دوسری تکبر کے بعد درود شریف پڑھے تیسری تکبر کے بعد دعا پڑھے اور اگر یہ خطرہ ہو کہ جنازہ کھڑے کھڑے اٹھایا جائیگا (جیسے وہابی لوگ کرتے ہیں) تو صرف تین بار۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر کہہ لے نماز جائز ہو گی

سوال. حضرت خالد بن ولیدؓ کو حضورؐ نے سیف اللہ (اللہ کی تلوار) کا لقب کب اور کیوں دیا؟

جواب. جنگ موتہ میں دشمنوں کی تعداد اور جنگی طاقت بہت زیادہ تھی حملے ایسے شدید تھے کہ مسلمان قدم جما کر نہ لڑ سکے اور پیچھے ہٹنے پر مجبور ہو گئے اسلامی لشکر کے تین سپہ سالار یکے بعد دیگرے شہید ہو چکے تھے اب فوج نے علم حضرت خالدؓ کے سپرد کیا۔ اس وقت خالدؓ ایک عام سپاہی تھے۔ وہ اپنے آپ کو سپہ سالاری کے قابل تو نہیں سمجھتے تھے لیکن صورت حال چونکہ سنگین تھی، اس لئے جھنڈا تھام لیا خالدؓ نے علم ہاتھ میں لیتے ہی مسلمانوں کو منظم کیا اور اس تیزی سے حملہ کیا کہ دشمنوں کے آگے بڑھتے ہوئے قدم پیچھے ہٹنے لگے۔ خالدؓ میں قیادت کے جوہر موجود تھے۔ اس نے اپنی جرأت، فہم و فراست اور جنگی حکمت عملی سے دشمن کو پیچھے دھکیل دیا کافر میدان جنگ سے فرار ہو گئے۔ اس جنگ میں خالدؓ کے ہاتھ سے نو تلواریں ٹوٹیں۔ جب وہ فوج کو لیکر واپس مدینہ پہنچے تو لوگوں نے سمجھا کہ شکست کھا کر آرہے ہیں۔ اس لیے انہیں ملامت کرنے لگے حضورؐ نے لوگوں سے فرمایا

"یہ شکست کھا کر نہیں بلکہ فتح یاب ہو کر آئے ہیں۔ خالدؓ اللہ کی تلوار ہے"

تاریخ شاہد ہے کہ پھر یہ تلوار کافروں کے لئے ہمیشہ بے نیام ہی رہی۔ حضورؐ سرور کائنات کی یہ پیشگوئی تھی کہ خالدؓ میدان جنگ میں نہیں مرے گا۔ پس ایسا ہی ہوا اور خالدؓ حمص میں ایک بیماری میں مبتلا ہو کر اس اللہ کے پاس چلے گئے جس کی وہ تلوار تھے۔

Marfat.com

سوال۔ محترم و مکرم مولانا الحاج سلطان احمد صاحب

اسلام علیکم آنجناب کی طرف سے مشتہرہ اشتہار بعنوان چیلنج دس لاکھ روپے نقد انعام حاصل کیجیے مورخہ ۲۱۶۱۶۹ نظر سے گزرا جسمیں نماز تراویح کے متلق اہل حدیث کو چیلنج کیا گیا ہے جہاں تک ۲۰ رکعات تراویح پڑھنے کا تعلق ہے مسلک حنفیہ میں درست ہے اور اہل سنت والجماعت (حنفیہ) اسی پر قائم ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سنت نبویؐ پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے (امین)

جہاں تک چیلنج میں دس لاکھ روپے انعام کا تعلق ہے کیا قرآن پاک یا حدیث پاک سے ثابت ہے کہ حضور پاکؐ یا صحابہؓ کرام میں سے کسی نے کسی معاملہ میں بطور شرط کسی فریق کو چیلنج فرمایا ہو۔ اس امر کی وضاحت قرآن وحدیث پاک کی روشنی میں فرمائی جائے۔ نیز اگر یہ بات قرآن وسنت سے ثابت نہ ہے تو اس چیلنج کو کس قدر درست تصور کیا جائے اگر اہل حدیث نے ایک لاکھ روپے انعام کی پیش کش کی ہے اور ان میں اور اہل سنت والجماعت میں فرق کیا ہے

جواب۔ مکرمی جناب یار محمد خان نیازی صاحب۔ سلام مسنون

جناب کا نوازش نامہ موصول ہوا۔ یاد آوری کا بہت شکریہ آپ جیسے سنجیدہ دوست ہمارے لیے سرمایہ حیات ہیں جناب عالی وجہ یہ ہے کہ کچھ لوگ جان بوجھ کر امت مسلمہ میں انتشار پھیلانے کے ٹھیکیدار بنے ہوئے ہیں اور بظاہر اسلامی لبادہ اوڑھتے ہیں۔ کبھی تو سورج کو بتی دکھاتے ہیں کبھی خواہ مخواہ اہلسنت والجماعت پر کیچڑ اچھالتے ہیں اور بلاوجہ پمفلٹ یا اشتہارات کے ذریعے عوام پر رعب ڈالتے ہیں بھولی بھالی عوام اشتہارات کی بھرمار دیکھ کر مرعوب ہو جاتی ہے اور چیلنج پر چیلنج سن کر اور لاکھ روپے انعام دیکھ کر اپنے علماء حقہ کو تنگ کرتے ہیں (اور یہی مقصد ہے مخالفین کا کہ عوام اپنی علماء سے بددل ہو جائے) اس لیے علماء حقہ پر لازم ہے کہ وہ مخالفیں کا دندان شکن جواب دیں اور اسلام دشمن عناصر کی طرف سے پھینکی گئی اینٹ کا جواب پتھر سے دیں

نمبر ۲ علماء حقہ ہر وقت درگزر سے کام لیں اور ہر سنی ان سنی کو دیں۔ تو عوام اس خاموشی کو شرافت نہیں مانتے بلکہ کمزور شمار کرتے ہیں۔ اور مخالفین تو چاہتے یہی ہیں کہ دوسرے کی شرافت سے ناجائز فائدہ اٹھائیں۔ لہذا ان حالات میں خاموشی گناہ ہے اور اظہار جرأت لازم ہے

نمبر ۳ قرآن وسنت کی روشنی میں یکطرفہ انعام جائز ہے حضورؐ علیہ السلام اور صحابہ کرام سے یکطرفہ انعام مقرر کرنے کی بے شمار ثبوت موجود ہیں۔ قرآن و حدیث میں بے شمار چیلنج موجود ہیں جو یہود و نصارہ اور مشرکین و مخالفین کو چیلنج دیئے گئے

Marfat.com

نمبر ۴ عہد کو توڑنے کی شریعت میں مزمت ہے مگر جب ایک فریق عہد کو توڑے تو دوسرے فریق پر پابندی نہیں ہے

نمبر ۵ سال میں چار مہینے ہیں جن میں جنگ وجدل حرام ہے مگر قرآن میں وضاحت ہے کہ اگر فریق مخالف ان کا احترام نہ کرے تو فریق ثانی پر بھی پابندی نہیں ہے (کہاوت مشہور ہے کہ لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں ملنتے)

نمبر ۶ بندہ عاجز تمام سنجیدہ حضرات سے مفید مشوروں کی امید رکھتا ہے = دوستوں کے مفید مشورے ہی کامیابی اور حوصلہ افزائی کا ذریعہ ہوتے ہیں

نمبر ۷ بندہ عاجز نے اپنا فرض منصبی ادا کرتے ہوئے مخالفین کو چیلج کیا ہے ورنہ ایسی تحریروں کا شوق نہیں ہے الحمد اللہ میرا چیلج مخالفین شرپسندوں کی خاموشی کا باعث بنا

والسلام آپکا مخلص خادم ملک وملت سلطان احمد قادری ۱۲۱۶۱۹۹

سوال. شریعت میں گرم چیزیں کھانا پینا منع ہے = آجکل چائے پکوڑے کباب وغیرہ گرم ہی استعمال ہوتے ہیں اس بارے شرعی حکم کیا ہے (امیر امان اللہ خان نیازی غنڈی)

جواب. اس بارے دو باتیں معلوم ہونا چاہئی = نمبر1 اتنی گرم چیزیں کھانا پینا کہ ہونٹ اور زبان جل جائیں یا تکلیف پائیں ہر حال میں ہر لحاظ سے منع ہیں =

نمبر2 کچھ ایسی چیزیں ہیں کہ ان کے ٹھنڈا ہو جانے سے ان کے اوصاف مقصود ختم ہو جاتے ہیں مثلاً چائے کہ اگر یہ بالکل ٹھنڈی ہو جائے تو نہ لذت باقی رہتی ہے نہ ولولہ تو ایسی چیزوں کے استعمال کے لئے یہ جائز ہے کہ قدرے گرم گرم ہوں ۔ مگر یاد رہے کہ پھر بھی اتنی گرم نہ ہوں کہ ہونٹ جلتے رہیں یا زبان پر چھالے پڑجائیں

سوال. شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کا مذہب حنفی نہ تھا پھر سنی حنفی گیارہویں کیوں مناتے ہیں

جواب. یہ سوال مذہب سے لاعلمی کی وجہ سے کیا گیا ہے اور گیارہویں کی حقیقت سے بے خبری کا ثبوت ہے

نوٹ = امت محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم اہلسنت والجماعت ہے فقہ کے مذہب چار ہیں

نمبر1 حنفی 2 مالکی 3 شافعی 4 حنبلی ان مذاہب کے چاروں امام اور ان کو ماننے والے سب اہلسنت والجماعت ہیں سب کا عقیدہ ایک ہے عقیدہ ایک ہونے کی وجہ سے سب سنی مسلمان ہیں

Marfat.com

نوٹ = جن لوگوں کا عقیدہ بگڑ گیا وہ اہلسنت سے خارج ہیں چاہے حنفی ہوں یا شافعی ۔ مالکی ۔ حنبلی ہوں جیسے قادیانی ۔ وہابی ۔ غیر مقلدین اور روافض ان کے عقیدے غیر اسلامی ہو چکے ہیں لہذا یہ سنی نہ رہے

نوٹ = فقط اہلسنت والجماعت کے مسلمانوں کو یہ خصوصی امتیاز حاصل ہے کہ ان کے دل حسد بغض اور تعصب سے پاک ہیں باقی سب لوگوں میں حسد بغض اور تعصب پایا جاتا ہے

نوٹ = جب تک کوئی شخص سنی مسلمان نہ ہو وہ اللہ کا ولی نہیں بن سکتا لہذا جہاں کہیں بھی کوئی اللہ کا ولی ہے وہ ہمارے سر کا تاج ہے وہ قابل صد احترام ہے لہذا شیخ عبد القادر جیلانی سنی حنفی بریلوی مسلمانوں کی آنکھوں کا نور ہے دلوں کا سرور ہے لہذا ان کا ذکر ہم بڑے فخر سے کرتے ہیں

نوٹ = گیارہویں شریف کی حقیقت یہ ہے کہ شیخ عبد القادر جیلانیؒ ہر ماہ سرکار دوعالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کا عرس مبارک کرتے تھے مطلب یہ ہے کہ کچھ کلام پاک کا پڑھنا اور کچھ لنگر تقسیم کرنا اور ثواب بطور نذرانہ حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں پیش کرنا چونکہ یہ عمل ہر ماہ کی گیارہ تاریخ کو کرتے تھے اس لئے گیارہویں شریف مشہور ہو گئی اور آپؒ گیارہویں والے پیر مشہور ہو گئے = اللہ کی قدرت سے آپؒ کا وصال بھی ربیع الثانی کی گیارہ تاریخ کو ہوا۔ اس لئے تمام سنی مسلمان ۔ ربیع الاول میں حضور علیہ السلام کا میلاد مبارک مناتے ہیں اور ربیع الثانی میں شیخ عبد القادر جیلانی کا عرس مبارک مناتے ہیں اور ہر ماہ کی گیارہ تاریخ کو چھوٹا عرس منایا جاتا ہے جسے گیارہویں شریف کہتے ہیں جس میں کچھ کلام پڑھا جاتا ہے اور کچھ لنگر تقسیم ہوتا ہے جس کا ثواب حضور علیہ السلام کی ذات والا صفات کے طفیل تمام اولیاء کرام اور امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایصال کیا جاتا ہے اور نیک لوگوں کے صدقے اللہ تعالی سے دعا کی جاتی ہے نعت خوانی بھی ہوتی ہے اور وعظ نصیحت بھی ۔ یہ ہے گیارہویں شریف کی حقیقت جس کے جائز اور باعث برکت ہونے میں کسی مسلمان کو شک نہیں ہے (۱۱۱)

سوال . کیا عورت حیض ونفاس کی حالت میں قبرستان جا سکتی ہے اور کچھ مولوی کہتے ہیں کہ عورت بالکل نہیں جا سکتی کیا یہ سچ ہے (حاجی غلام محمد اباخیل حمید اللہ سمندی والی عجب خان چاہ خسلیل)

جواب . اگر حیض ونفاس والی عورت قبرستان میں جانا چاہیئے تو بہتر یہ ہے کہ تیمم کر کے جائے کیونکہ قبرستان میں جانے کا جو مقصد ہے ایک تو قبروں کو دیکھ کر موت یاد آتی ہے اور عبرت

Marfat.com

حاصل ہوتی ہے اور دوسرا مقصد یہ ہے کہ کوئی کلمہ درود پڑھکر قبر والوں کو بخشے ۔چونکہ حیض ونفاس والی عورت قرآن پاک کی تلاوت نہیں کر سکتی اس لیے وہ قرآن پاک کی تلاوت نہ کرے تیمم کر کے کلمہ و درود پڑھ سکتی ہے

نوٹ = جو مولوی کہتے ہیں کہ عورت قبرستان میں بالکل نہیں جاسکتی وہ شریعت کی تفصیل سے واقف نہیں ہیں = عورت کے قبرستان میں جانے کی شرعی تفصیل یہ ہے 1 جب حضورؐ پاک نے قبروں پر جانے سے منع فرمایا تھا تو عورتوں و مردوں کو منع فرمایا تھا پر جب حضور پاکؐ نے قبروں پر جانے کی اجازت فرمائی تو مردوں و عورتوں کو اجازت فرمائی 2 جو مولوی کہتے ہیں کہ عورتیں بالکل نہیں جاسکتی وہ آدھی حدیثیں پڑھتے ہیں اور آدھی چھوڑ دیتے ہیں 3 ۔چونکہ قبروں کو دیکھ کر موت کو یاد کرنا ہے اور عبرت حاصل کرنی ہے اس میں عورت ،مرد برابر ہیں 4 البتہ کوئی جوان عورت ہو اور قبرستان میں پردے کا اہتمام نہ ہو تو وہ نہ جائے

5 جس عورت کو یہ خطرہ ہو کہ قبروں کو دیکھ کر صبر نہ کر سکے گی چیخ وپکار کرے گی یا کسی طرح بھی حدود شرعی کی مخالفت کرے گی وہ نہ جائے

6 اور جس قبرستان میں اکثر آوارہ غنڈے دہشت گرد مرد پھرتے ہوں وہاں عورتیں تنہا نہ جائیں

7 صحابہ کرام کے دور میں عورتیں قبرستان پر جاتی تھیں

8 تمام اسلامی ممالک میں آج تک عورتیں قبرستان میں جاتی ہیں

9 اسلام کی معتبر کتابوں میں صاف لکھا ہوا ہے اگر کوئی خطرہ نہ ہو تو عورتیں قبرستان میں جاسکتی ہیں

10 چونکہ مردوں کی نسبت عورتیں زیادہ غافل ہیں لہذا وہ زیادہ سے زیادہ قبرستان میں جایا کریں موت کو یاد کریں عبرت پکڑیں اور فضول غیبت سے بچیں بشرطیکہ آبرو کا تحفظ ہو

سوال نماز عید میں ایک آدمی دوسری رکعت میں شامل ہوتا ہے کیا کرے

جواب !!!امام سلام پھیرے تو یہ شخص سلام پھیرے بغیر کھڑے ہو جائے اور جو رکعت رہ گئی تھی اس کو ادا کرے سبحانک اللھم بھی پڑھے اور کوئی سورت بھی ملائے اور تین زائد تکبیریں بھی کہے

Marfat.com

سوال۔ قبروں پر ٹیک لگانا یا پاؤں رکھنا کیسا ہے۔ (امان اللہ خان)

جواب۔ مسلمانوں پر مسلمانوں کا احترام فرض ہے اور تحقیر حرام ہے یہ اصول مرنے کے بعد بھی قائم رہتا ہے لہذا مسلمانوں پر مسلمانوں کی قبروں کا احترام لازم ہے اور بے ادبی ناجائز ہے حضور علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا کہ قبر سے ٹیک لگائے ہوئے تھا حضور علیہ السلام نے منع فرمایا کہ قبر والے کو کیوں تکلیف دیتا ہے اس طرح قبر پر پاؤں بھی ناجائز ہے

نوٹ: اجن روایات میں قبروں کو گرانے کا حکم ہے وہ کافروں کی قبریں ہیں جو مسلمانوں کے ملک میں ہوں تا کہ کافر اور مسلمان کی قبر میں فرق ہو جائے معلوم ہوا کافر کی قبر قابل تحقیر ہے مسلمان کی قبر قابل احترام ہے کچھ جاہل لوگوں نے اس راز کو سمجھا ہی نہیں اور خواہ مخواہ مسلمانوں کی قبروں کی بے حرمتی کرتے ہیں ہاں البتہ یہ بات ضروری ہے کہ قبر کی ایسی تعظیم جائز نہیں جو تعظیم کعبہ شریف کے لئے خاص ہے ہر معاملہ میں حد سے تجاوز اچھا نہیں ہے

سوال۔ خنزیر اور کتا حرام ہے مرغی اور بکرا حلال ہے کسی کی مرغی اور بکرا چرا کر کھانا حرام ہے ان دو حراموں میں کیا فرق ہے (محمد نواز خان تری خیل)

جواب۔ شریعت نے جن جانوروں یا شراب وغیرہ کو حرام کیا ہے وہ اصل میں ناپاک ہیں جو ہر طرح سے صحت کے لئے مضر ہیں لہذا وہ کسی صورت میں بھی حلال نہیں ان کا کھانا پینا دو طرح سے نقصان دہ ہے نمبر1 صحت کا نقصان نمبر2 اور اللہ کی نافرمانی کا وبال اور جو جانور یا دیگر چیزیں اصل میں پاک ہیں وہ صحت کے لئے مفید ہیں لہذا شریعت نے ان کے استعمال پر کوئی پابندی نہیں لگائی = اب ایسی حلال چیزیں اگر حرام طریقے سے حاصل کیں اور کھا پی لیں تو صرف ایک ہی نقصان ہوگا یعنی اللہ کی نافرمانی کا وبال = اور ایسی چیزوں کے کھانے کے بعد اصل مالک سے معافی طلب کی جا سکتی ہے اور وبال سے بچا جا سکتا ہے = جبکہ پہلی صورت میں نقصان کی تلافی مشکل ہے

سوال۔ زیر ناف بالوں کو اتارنے کی حدود کیا ہے (حاجی شاہد حمید خان)

جواب۔ زیر ناف بالوں کو اتارنے کی حدود وہی ہے جہاں تک زیر ناف بال ہوں اس میں پیمائش کی بات نہیں ہے ہر آدمی کی حدود مختلف ہوتی ہے

سوال۔ گھر کا سربراہ حرام ذرائع سے رزق کماتا ہے گھر والے خوش نہیں ہیں وہ منع بھی کرتے رہتے ہیں وہ باز نہیں آتا کیا حرام رزق کھانے سے نماز جائز ہے یا نہیں

جواب۔ نماز کی شرطیں یہ ہیں 1 ۔ نماز کا وقت 2 ۔ نماز کی نیت 3 ۔ لباس جسم جگہ پاک ہوں 4 ۔ قبلہ کی طرف رخ ہو 5 ۔ جسم ڈھانپا ہوا ہو = تو نماز جائز ہے رہا یہ امر کہ لباس و

Marfat.com

خوراک حرام ہے تو یہ معاملہ الگ ہے۔ کسی چیز کا حلال ہونا اور پاک ہونا یہ علیحدہ دو شقیں ہیں۔ ثواب میں کمی ضرور ہوگی مگر نماز جائز ہے

گھر والوں کا اس میں قصور نہیں

سوال۔ ایک شخص کبیرہ گناہ کا مرتکب تھا۔ اب اس نے سچی توبہ کرلی اور برے کام چھوڑ دے۔ نماز روزہ کا پابند ہے۔ کیا یہ شخص نماز کا امام بن سکتا ہے (ماسٹر محمد اکبر خان)

جواب۔ کوئی مسلمان چاہے کتنا ہی گناہگار تھا۔ جب اس نے سچی توبہ کرلی برائیوں کو ترک کر دیا نماز روزہ کا پابند ہو گیا تو ایسا شخص امام مسجد بن سکتا ہے بشرطیکہ امامت کے باقی اوصاف اس میں موجود ہوں۔

حدیث پاک میں ہے کہ جب کوئی مسلمان گناہوں سے سچی توبہ کرتا ہے اور برے اعمال کو ترک کرتا ہے تو وہ گناہوں سے ایسا پاک ہوتا ہے جیسے گناہ کیا ہی نہ تھا

سوال۔ کیا حج کے سفر کے دوران نماز قصر پڑھنی چاہیے یا نہیں۔ ایک شخص دوران سفر حج نماز قصر پڑھتا رہا۔ اب وہ کیا کرے (

جواب۔ سفر چاہیے کیسا ہی ہو۔ سفر میں نماز قصر ہے۔ اگر کسی مسافر حج نے۔ مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ میں مکمل پندرہ دن قیام کا ارادہ کیا تو اب وہ پوری نماز پڑھے گا اگر کسی جگہ پندرہ دن سے کم کا قیام کیا تو نماز قصر ہوگی۔ مسافر جب مقیم امام کے ساتھ جماعت سے نماز پڑھیگا تو نماز پوری پڑھنی ہوگی

سوال۔ شرعی لحاظ سے داڑھی پر کالی مہندی لگانا کیسا ہے (ماسٹر محمد اکبر خان **آف سمندری والا**

جواب۔ بالوں پر مہندی لگانا جائز ہے چاہئے رنگ جیسا بھی ہو۔ جن کتابوں میں خضاب کالے رنگ کو مکروہ کہا گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ خضاب سیاہ نہ ہو۔ ہلکی سیاہ مہندی جائز ہے۔ حالات کے بدلنے سے فروعی احکام بدل جاتے ہیں لہذا ایسے مسائل کے لئے ہر آدمی کی حالت دیکھی جائے گی۔ مجاہد کے لئے گہرا سیاہ بھی جائز ہے

سوال۔ کیا سگریٹ اور نسوار کے استعمال سے وضو قائم رہتا ہے یا نہیں (ماسٹر محمد اکبر خان)

جواب۔ کسی چیز کے کھانے پینے سے وضو پر اثر نہیں پڑتا۔ ہاں بعض چیزوں کے استعمال کے بعد کلی کرنی چاہیے۔ لہذا سگریٹ اور نسوار سے وضو قائم رہتا ہے۔ بشرطیکہ کوئی دوسرا عمل ناقص وضو وجود میں نہ آیا ہے

سوال۔ کیا فرض نماز میں لقمہ دیا جاسکتا ہے

Marfat.com

جواب. اکثر لقمہ کی ضرورت پڑتی ہی فرض نماز میں ہے = لہذا جائز ہے نماز تراویح اور وتر کی جماعت تو صرف ماہ رمضان میں ہوتی ہے

بہرحال کسی بھی نماز کی جماعت ہو لقمہ دینا جائز ہے بشرطیکہ لقمہ دینے والا جماعت میں شامل ہو = نماز سے باہر والے کا لقمہ قبول کرنے سے امام اور مقتدیوں کی نماز فاسد ہو جاتی ہے

سوال. آب زمزم اور وضو کے بچے ہوئے پانی کو کھڑا ہو کر پینا چاہیے یا بیٹھ کر

جواب. عموماً کھانا پینا بیٹھ کر مناسب ہے = آب زمزم ایک مرتبہ حضور علیہ السلام نے کھڑے ہو کر نوش فرمایا = وجہ معلوم نہیں کہ کیوں کھڑے ہو کر نوش فرمایا 1 - جلدی کی وجہ سے 2 - رش کی وجہ سے 3 - بیٹھنے کی جگہ نہ ملنے کی وجہ سے 4 - لوگوں کو تکلیف میں نہ ڈالنے کی وجہ سے بہرحال اگر کوئی مزکورہ پانیوں کو احتراماً کھڑے ہو کر پیئے تو جائز ہے = مگر التزاماً نہیں -

سوال. ہمارے علاقے میں رواج ہے کہ میت کے تیسرے دن قل شریف پڑھے جاتے ہیں اور پانی دم کیا جاتا ہے اور کچھ لوگ پانی میں بیری کے پتے دم کے وقت ڈالتے ہیں کچھ لوگ پانی مکان کے کونوں میں چھڑکتے ہیں اور کچھ لوگ غسل میت کی جگہ ڈالتے ہیں اور تین دن تک غسل میت کا تخت نہیں اٹھایا جاتا اور تیسرے دن شہر بھر کی عورتیں میت کے گھر جمع ہوتی ہیں یہ اور کہاں تک جائز ہیں

جواب. قل شریف کے بارے - سوال کا جواب - دیا گیا ہے قل شریف جائز ہے باعث برکت ہے اور میت کے لیئے ثواب ہے پانی کو پینے کے لیئے دم کرنا جائز ہے حدیث سے ثابت ہے = زمانہ اول میں میت کے غسل کے لیئے پانی میں بیری کے پتے ابالے جاتے تھے تاکہ غسل اچھی طرح ہو سکے آجکل صابون وغیرہ عام ہے لہذا پانی میں بیری کے پتے ڈالنا ضروری نہیں ہے کیونکہ وہ مقصد صابون سے حل ہو جاتا ہے جس کمرے میں کوئی بیمار کافی عرصہ رہا ہو وہاں اگر یہ خطرہ ہو کہ بیماری کے اثرات کمرے یا گھر میں موجود ہیں تو بھی پانی دم کر کے مکان اور گھر کے کونوں میں چھڑکنا جائز ہے بشرطیکہ پانی دم بے ادبی سے محفوظ ہو = جس تختہ پر میت کو غسل دیا گیا ہے اس کو فوراً اٹھانا چاہیئے تین دن تک پڑا رہنا فضول ہے (اور اس کو لازم سمجھنا گناہ ہے) اور جس جگہ میت کو غسل دیا گیا ہے وہاں کلام پڑھ کر دم پانی ڈالنا کسی طرح بھی جائز نہیں ہے کیونکہ کلام پاک کی بے ادبی ہے کہ اسے گندی جگہ پر ڈالا جائے = میت کے تیسرے دن شہر بھر کی عورتوں کا جمع ہونا اگر اس لیئے ہو کہ کچھ کلمہ درود پڑھ کر میت کو ایصال ثواب کرنا ہے تو جائز ہے اور اگر صرف رونے دھونے اور بین کرنے کے لیئے ہو تو ناجائز ہے اس طرح جہاں جہاں

Marfat.com

یہ رواج ہے کہ عید الفطر یا شب برأت کے دن شہر بھر کی عورتیں میت والوں کے گھر جمع ہوتی ہیں کہ آج پہلی عید ہے یہ بھی اگر میت کو ایصال ثواب کے لئے آئیں تو جائز ہے اگر صرف رونے کے لئے آئیں تو جائز نہیں مگر یہ ضرور دیکھنا ہوگا کہ ایسے وقت نہ آئیں کہ وہ لوگ عید کی خوشی سے محروم ہو جائیں اکثر لوگ غور نہیں کرتے شریعت نے دوسروں کے گھروں میں جانے پر کئی وقت کی پابندی لگائی ہے ۱ نماز فجر سے قبل ۲ نماز عشاء کے بعد ۳ گرمیوں میں دوپہر کے وقت ۴ نماز کی جماعت کے وقت اگر صاحب خانہ آنے والے کی وجہ سے جماعت سے محروم ہو جائے ۵ عید کے روز ایسے وقت کہ صاحب خانہ عید کی تیاری نہ کر سکے یا اس کی خوشی میں خلل اندازی ہو ۶ عید کے دن رونے کے لیے جمع ہونا ۷ عید کے دن صرف وہ شخص روئے جس نے رمضان المبارک کے مہینہ میں اچھی طرح عبادت نہ کی ہو اور یہ رونا اپنی بدبختی کے لئے ہو ۸ عید کے دن میت کے لئے رونا مناسب نہی ہے۔

نوٹ:۔ یہ سب پابندیاں غیر مجبوری کی حالت میں ہیں مجبوری کے وقت بعض پابندیاں اٹھ جاتی ہیں

سوال ایک شخص دائمی مریض ہے لاچار ہے چارپائی ۔ سے اٹھ نہیں سکتا اور پانی کا استعمال بھی ممنوع ہے اگر ایسا شخص جنبی ہو جائے تو کیا کیا جائے (دوست محمد خان داؤد خیل)

جواب قرآن مجید میں اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہم نے کسی شخص پر اس کی طاقت سے زیادہ وزن نہی دیا چونکہ مزکورہ بیمار لاچار ہے اس پر غسل معاف ہے گھر والے ایسی حالات میں اسے تیمم کرادیں اگر مرد ہے تو مرد تیمم کرائے اگر عورت ہے تو عورت تیمم کرائے البتہ خاوند اپنی بیوی کو اور بیوی اپنے خاوند کو تیمم کروا سکتی ہے (اور محرم محرم کو تیمم کروا سکتا ہے اگرچہ صنف مختلف ہو

سوال۔ جماعت کھڑی ہو گئی ہے ایک شخص وضو کرے تو جماعت سے رہ جائے اگر تیمم کرے تو جماعت سے مل جائے اب کیا کرے

جواب وضو کرے چاہے جماعت سے رہ جائے۔ اگر نماز جمعہ سے رہ جائے تو ظہر کی نماز پڑھ لے البتہ نماز عید کے لئے اور جنازہ کے لئے ایسی صورت میں تیمم کرنا جائز ہے کیونکہ یہ دو نمازیں علیحدہ نہیں پڑھ سکتا

Marfat.com

سوال: ایک شخص نے اپنے آپ کو افسر ظاہر کر کے ایک لڑکی سے شادی کر لی۔ شادی ہونے کے بعد وہ شخص جہیز کا سارا سامان لے کر اپنے اہلِ خانہ سمیت فرار ہو گیا ہے۔ اسکا کوئی اتہ پتہ نہیں ہے۔ قومی شناختی کارڈ کے دفتر سے معلوم ہوا کہ اسکا شناختی کارڈ یہاں کا نہیں ہے۔ اسکا شناختی کارڈ بھی جعلی تھا اور وہ کوئی فراڈی آدمی تھا۔ اب اس کی بیوی والدین کے گھر بیٹھ گئی ہے۔ اب وہ کیا کرے؟ (ملک احمد اسلم ایس۔ وی۔ شہباز خیل)

جواب: محترم مذکورہ صورت میں عورت کو حق حاصل ہے کہ وہ عدالت میں رجوع کرے۔ فیملی کورٹ کا جج صاحب اگر اس کے حق میں تنسیخِ نکاح کی ڈگری جاری کر دے تو فیصلہ کی تاریخ سے عدت شمار کرے۔ عدت مکمل ہونے پر جہاں چاہے اپنی شادی کر سکتی ہے۔

سوال: اگر کوئی مرد گھر سے غائب ہو گیا، اس کی زندگی موت کی کوئی خبر نہیں، تو اس کی بیوی دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟ اگر دوسرے خاوند سے اس کی اولاد ہو اور پہلا خاوند واپس آ جائے تو اس کی اولاد اور دوسرے نکاح کی کیا حیثیت ہو گی؟ (یار محمد خان نیازی، ریلوے اسٹیشن پائی خیل)

جواب: اگر کوئی مرد گھر سے غائب ہو گیا، اس کی پڑندگی موت کی کوئی خبر نہیں، اس کی بیوی پریشان ہے۔ وہ اپنی پریشانی عدالت میں پیش کرے۔ اور عصرِ حاضر میں فتویٰ یہ ہے کہ جج اسے چار سال صبر کرنے کو کہے۔ اگر چار سال اور گزر گئے اور ابھی تک اس مرد کی زندگی موت کا کوئی پتہ نہیں تو اب عورت عدالت میں تنسیخِ نکاح کی درخواست کرے۔ جج صاحب مقدمہ کی تحقیق کر کے اس عورت کو تنسیخِ نکاح کی ڈگری جاری کرے۔ اب عورت چار ماہ دس دن عدت گزار کے جہاں چاہے اپنی شادی کر سکتی ہے۔ یہ دوسرا نکاح شرعاً جائز ہے اور اگر اولاد ہو گی تو وہ حلال ہے۔ اس کے بعد اگر پہلا خاوند واپس آ جاتا ہے تو دوسرے نکاح پر کوئی اثر نہ پڑے گا۔ کیونکہ قانوناً وہ عورت اب پہلے خاوند کی منکوحہ نہ رہی۔ اب جب تک دوسرا خاوند طلاق نہ دے یا جج صاحب تنسیخِ نکاح کی ڈگری جاری نہ کرے، وہ عورت پہلے خاوند کی بیوی نہیں بن سکتی۔ اب نہ قانوناً عورت کو مجبور کیا جائے، نہ دوسرے شوہر کو۔ یہ جواب امام مالکؒ کے فتویٰ کے مطابق ہے اگرچہ رائج بھی ہے

Marfat.com

الجواب نمبر 11 = حقیقت میں تقدیر علم الہیٰ کا نام ہے روز اول سے تا روز محشر جو کچھ ہونا تھا اللہ نے لکھ دیا ہے اس کو تقدیر الہیٰ کہتے ہیں تقدیر کی تین قسمیں ہیں 1 معلق 2 مطلق 3 مبرم (فقط)

الجواب نمبر 12 = مکرمی ؛ فتنہ قادیان مسلمانوں کے خلاف ایک سوچا سمجھا منصوبہ ہے مسلمانوں کی عوام بالکل بھولی بھالی بنی ہوئی ہے اسی طرح فتنہ نجدی بھی مسلمانوں کے خلاف سازش ہے اور نہ جانے اس کے بعد بھی کئی فرقے وجود میں آگئے ہیں جن کا ہدف صرف مسلمانان اہلسنت والجماعت کو ختم کرنا ہے جس طرح حدیث پاک میں موجود ہے کہ ابو جہل اور کئی کافر حضور علیہ السلام کو برحق نبی جاننے کے باوجود ایمان نہ لائے کہ ہماری چوہدراہٹ جاتی ہے اسی طرح پوری دنیا جانتی ہے کہ سرکار دوعالم نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی اسم گرامی کو اللہ تعالیٰ نے زمین آسمان کیا عرش بریں سے تحت ثریٰ تک محمود فرمایا ہے تو یہود و نصاریٰ حسد بغض سے جل پڑے (انشاء اللہ یہ، وران کے پھٹو قیامت تک اور پھر جہنم میں جلتے رہیں گے) انہوں نے مسلمانوں کے دلوں سے حضور علیہ السلام کے عشق و محبت ختم کرنے کے لیئے کئی لوگ بھرتی کرلیے ہیں جن میں قادیان اور نجدیان پیش پیش ہیں مسلمانوں کو ان سے محتاط رہنا چاہیے (فقط)

الجواب نمبر 13 = زلزلے کے متعلق قرآن و حدیث سے واضح ہے کہ کبھی کبھار اللہ تعالیٰ مخلوق کو اپنی قدرت کی نشانی دکھاتا ہے اور محشر کی یاد تازہ فرماتا ہے یہ زلزلے کسی خارجی وجہ سے نہیں ہیں جیسے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ کسی کی پیدائش یا وفات سے زلزلے آتے ہیں

الجواب نمبر 14 = قیامت کا دن کسی کے لیئے پچاس ہزار سال کا کسی کے لئے ایک ہزار سال کا ہوگا اس کی طوالت ہر بندہ کے حال کے مطابق ہوگی حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا روز قیامت مسلمان پر اتنا جلدی گزرے گا جتنا ایک فرض نماز کا وقت ہوتا ہے (سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم. (فقط)

جواب نمبر 15 = بوقت ضرورت غیر مسلم کے ساتھ ایسی چیز کا کھانا پینا جائز ہے جس کا تعلق عدم نظافت سے نہ ہو مثلاً غیر مسلم نے سیب خریدے یا اخروٹ یا آم یا مالٹے وغیرہ تو مسلمان ان اشیاء کو دھو کر کھائے تو کوئی حرج نہیں اگر غیر مسلم نے روٹی کو ہاتھ لگایا یا کھجور یا ایسی چیز

Marfat.com

کو جس کا دھونا ممکن نہیں تو اب یہ دیکھنا چاہیے کہ ان اشیاء کو ہاتھ لگاتے وقت غیر مسلم کا ہاتھ صاف تھا۔ کافر کے جھوٹے سے پرہیز کرنا چاہیے اور غیر مسلم نے اگر ایک برتن کو منہ لگایا جس وقت اس کا منہ شراب یا کسی اور حرام چیز سے ناپاک تھا تو اب برتن اور برتن میں بچا ہوا بقایا ناپاک ہو جائے گا جو کہ مسلمان کے لئے حرام ہے لہذا بغیر ضرورت غیر مسلم سے پرہیز کیا جائے

الجواب نمبر 16 = مسجد کے آداب کو ضرور ملحوظ رکھنا چاہیے بلاوجہ مسجد میں آواز بلند کرنا مکروہ ہے فضول گفتگو بھی منع ہے چغلی یا گالی تو مسجد کے باہر بھی جائز نہیں لہذا مسجد میں گالی گلوچ یا چغل بازی غیبت وغیرہ جرم عظیم ہیں موجودہ دور چونکہ اسلام سے بے رغبتی کا دور ہے دوسری طرف دشمن اسلام، اسلام کو سخت مزاج کہہ کر بدنام کر رہے ہیں لہذا مسلمانوں پر خواہ مخواہ سختی نہ کی جائے ہر برائی سے حکمت عملی کے مطابق روکنا چاہے بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ غیر حکمت عملی کی وجہ سے لینے کے دینے پڑ جاتے ہیں (فقط)

الجواب نمبر 17 = مکرمی ؛ جن نمازوں میں قرأت بلند آواز سے پڑھی جاتی ہے یا جن نمازوں میں بغیر آواز سے پڑھی جاتی ہیں نماز میں یہ عمل واجب ہے لہذا کسی بھی واجب کے ترک سے یا الٹ کرنے سے سجدہ سہو واجب ہے سجدہ سہو کرنے سے نماز درست ہو جاتی ہے (فقط

سوال ایک آدمی نے اپنے ملک میں روزے شروع کیے چند روزوں کے بعد وہ کسی دوسرے ملک چلا گیا۔ اس نے تیس روزے مکمل کرلئے مگر وہاں ابھی 28 روزے ہوئے۔ یہ آدمی عید کب منائے

الجواب نمبر 18 = چونکہ اس شخص نے تیس روزے پورے کر لیے ہیں لہذا اور روزے نہ رکھے گا کیونکہ اس نے مہینہ بھر کے روزے مکمل کر لئے ہیں اور یہ شخص دوسرے ملک میں اپنی علیحدہ عید نہ منائے گا بلکہ دو دن انتظار کرے گا جب اس ملک میں عید منائیں گے یہ بھی عید منائے گا دوسری بات یہ سمجھنی ہے کہ اس شخص نے رمضان المبارک کا چاند جس ملک میں دیکھا روزے اسی ملک کے مطابق رکھے گا (فقط)

Marfat.com

جناب مولانا سلطان احمد قادری صاحب؛ اسلام علیکم!

درج ذیل سوالات کے جوابات درکار ہیں تفصیلی جوابات سے آگاہ کیا جائے (شکریہ

نمبر1 = یہ بستر بند تبلیغی جماعت کس فرقہ سے تعلق رکھتی ہے

نمبر2 = یہ لوگ مسجد میں سوتے ہیں اور کھانا پکانا وغیرہ کرتے ہیں کیا یہ جائز ہے یا ناجائز.

نمبر3 = یہ لوگ صرف نماز روزہ کی بات کرتے ہیں باقی معاشرہ کے بارے کچھ نہیں کرتے.

نمبر4 = یہ لوگ صرف مسلمانوں کو تبلیغ کرتے ہیں حالانکہ خدا کے رسولؐ اور صحابہؓ نے کافروں کو تبلیغ کی ہے

نمبر5 = یہ لوگ کبھی بھی محاذ جنگ پر نہیں جاتے صرف زبانی کلامی باتیں کرتے ہیں.

نمبر6 = یہ لوگ سیاست میں بھی حصہ نہیں لیتے نہ کسی کو ووٹ دیتے ہیں الیکشن کے دن بھی مسجدوں میں گھومتے ہیں

نمبر7 = یہ لوگ ووٹ کا استعمال نہ کر کے اچھا کرتے ہیں یا برا

العارض، عزیزاللہ خان نیازی نامہ نگار)

الجوابات = مکرمی و محترم جناب عزیزاللہ خان نیازی. آپ کے تقریباً سب سوالات سنجیدگی کی علامت ہیں بلکہ آپ نے ان سوالات کے ذریعے عوام کی توجہ ایک اہم معاملہ کی طرف مبذول کی ہے لہذا میں آپ کے تمام سوالات کے جوابات ایک ہی نثر میں لکھتا ہوں تاکہ عوام کو سمجھنے میں آسانی ہو

(1) جہاں تک بستر بند تبلیغی جماعت کا تعلق ہے یہ جماعت سراسر وہابی ہے ان کے عقیدے اہلسنت والجماعت کے مخالف ہیں اوپر سے ان کا بھولا پن ایک منافقانہ چال ہے

(2) یہ لوگ ؛ میلاد النبیؐ، گیارہویں شریف، قل شریف، عرس مبارک، نعرہ رسالت، اور عظمت نبویؐ، شفاعت نبوی، حیات نبویؐ، امداد نبویؐ، عظمت اہلبیت رسولؐ، حیات شہدا، نیاز شہدائے کربلا، کے منکر ہیں بہت سی قرآنی آیات اور احادیث نبویؐ کے منکر ہیں کئی آیات قرآنی کو خواہش نفس کے تابع کرتے ہیں اور غلط مطلب کر کے خود گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرتے ہیں

(3) یہ لوگ اپنے علاوہ تمام مسلمانوں کو مشرک اور بدعتی کہتے ہیں حالانکہ ان کا اپنا وجود ہی خلاف شرع بدعت ہے یہ لوگ کئی حلال چیزوں کو حرام کہتے ہیں جو سراسر گمراہی ہے

(4) ان کی ایک منافقت یہ ہے کہ جو کتاب ہر وقت (تبلیغی نصاب) بغل میں اٹھاتے ہیں عقیدہ اس کے خلاف رکھتے ہیں دوسری منافقت ان کی یہ ہے کہ بھولے بھالے سنی مسلمانوں

Marfat.com

کے نام نوٹ کرلیتے ہیں اور آگے چل کر ان ناموں کو بطور ڈھال استعمال کرتے ہیں

تیسری منافقت ان کی یہ ہے کہ سنی مسلمانوں کو اپنی جال میں پھنسانے کے لئے ہر مسجد میں وہی لوگ کھڑے ہوجاتے ہیں. میرے چار مہینے لکھو، میرا ایک مہینہ کا ارادہ لکھو، میرا تین دن کا ارادہ لکھو، میرا ایک چلہ لکھو یہی چکے بار بار ہر مسجد میں یہی چال چل کر سنی مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں.

(5) ان کے ہمیشہ حملے سنی مسلمانوں پر ہوتے ہیں جس سے صاف ظاہر ہے کہ ان کی مخالفت صرف اہلسنت والجماعت سے ہے (لہذا سنی مسلمانوں کو ان سے ہوشیار رہنا چاہیے)

(6). پس پردہ یہ لوگ یزید کو امیر المومنین کہتے ہیں اور حضرت امام حسینؓ کو باغی کہتے ھیں

(7) ان لوگوں کا عقیدہ یہ ہے کہ جو یزید کو جنتی نہ مانے وہ خود دوزخی ہوجاتا ہے (ایعاذ باللہ)

(8). مسجد میں سوجانا کھانا پکانا مسجد کو آلودہ کرنا مسجد میں آنسو گیس چھوڑ کر فرشتوں کو تکلیف دینا ان کے نزدیک کوئی جرم نہیں بلکہ اس کو بھی عبادت کہتے ہیں ان لوگوں نے شریعت کو اپنے ہاتھ میں لے رکھا ہے جس بات کو چاہا جائز کہ دیا جس کو چاہا حرام کہ دیا.

(9) جو آیات اور احادیث مجاہدین اسلام کی شان میں آئی ہیں یہ کہتے ہیں یہ ہماری شان ھے

(10). یہ لوگ کہتے ہیں ہمارا طریقہ صحابہؓ کرام والا طریقہ ہے حالانکہ یہ بکواس ہے صحابہؓ کرام اسلام کی خاطر تلوار اٹھاتے خود قتل ہوجاتے یا دشمنان اسلام کو قتل کرتے یہ صرف بسترہ اٹھاتے ہیں خود کو کانٹا نہیں چبھنے دیتے اور دعویٰ کرتے ہیں صحابہؓ والا (شرم ان کو مگر نہیں آتی) صحابہؓ کرام نبیؐ کے گستاخوں سے بائیکاٹ کرتے تھے یہ لوگ گستاخان رسولؐ سے محبت کرتے ہیں ان کو اپنا بھائی کہتے ہیں اور تمام تر ہمدردیاں ان کے ساتھ رکھتے ہوں اور خود بھی کمال درجے کے گستاخ ہیں اور باتیں کرتے ہیں چپڑی چپڑی.

(11) یہ لوگ کہتے ہیں رائے ونڈ میں ایک نماز پڑھنے سے کعبہ شریف اور مسجد نبویؐ سے زیادہ ثواب ملتا ہے یہ لوگ کہتے ہیں مدینے جانے سے کچھ نہیں ملتا رائے ونڈ جانے سے سب مشکلیں حل ہوجاتی ہیں

(12) کبھی یہ لوگ کہتے ہیں ہمارا طریقہ انبیاء والا طریقہ ہے حالانکہ اس جماعت کے بانی نے صاف کہا ہے کہ طریقہ تبلیغ میرا ہو اور تعلیمات اشرف علی تھانوی دیو بندی کی ہو (تو معلوم ہوا کہ نہ تو ان کا طریقہ سنت نبویؐ کے مطابق ہے — ان کی تعلیمات دیو بندی ہے، پھر بھی یہ کہتے ہیں ہمارا کسی جماعت سے تعلق نہیں ہے)

حضرات گرامی قدم قدم پر ان کی منافقانہ چال نے سنی مسلمانوں کو پریشان کر رکھا ہے میری،

Marfat.com

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ان کی ہوا سے بھی بچائے۔

(13) جب سعودی عرب کے وہابی حکمران نے صحابہؓ کرام، ازواج رسولؐ اور اہلبیت رسولؐ کی قبروں کو بلڈوزروں کے ذریعے مسمار کیا تو اسی تبلیغی جماعت کے بزرگوں نے ہندوستان سے وفد کی صورت میں جاکر وہاں حکمران کو مبارک دی کہ آپ نے اسلامی کامیابی حاصل کی ہے (مسلمان بھائیو اسلام نے حکم دیا کہ مسلمانوں کی قبروں پر پاؤں بھی نہ رکھو ٹیک بھی نہ لگاؤ معلوم ہوا مسلمانوں کی قبر کی بے حرمتی حرام ہے مگر ان نجدیوں نے مسلمانوں کی قبروں کے نشان مٹا دیے اور کہتے ہیں ہم نے اسلام کی خدمت کی ہے (یہ ہیں تبلیغی جماعت والے جو کبھی کہتے ہیں ہم سنی ہیں اور کبھی کہتے ہیں ہمارا تعلق کسی جماعت سے نہیں) اس سے بڑی اور کھلی منافقت کیا ہو گی

(14) اس جماعت کی ایک منافقت یہ ہے کہ سنی مسلمانوں کی مسجدوں کو کہتے ہیں یہ اللہ کے گھر ہیں کسی کو منع نہیں کرنا چاہیے مگر اپنی مسجدوں میں سنی مسلمانوں کو نہ آذان پڑھنے دیتے ہیں نہ سنی مولویوں کو تقریر کرنے کی اجازت ہے بلکہ اپنی مسجدوں کو باپ کا گھر سمجھتے ہیں حالانکہ بے شرم لوگ چندہ سنی مسلمانوں سے مانگتے ہیں اور حیرت کی بات یہ ہے کہ چندہ لینے کے لئے ہر ایک کے پاؤں پکڑتے ہیں اور عقیدہ یہ ہے کہ خدا کے سوا کسی سے امداد مانگنا شرک ہے خدا کے سوا کوئی کچھ نہیں کر سکتا۔ (چندہ لیتے وقت سب بھائی ہیں بعد میں سب مشرک اور بدعتی) یہ ہے ان کی دوغلی پالیسی۔ **یہ طریقہ اژدہا بیسوں کا ہے**

(15) ان کی اس کے علاوہ بھی بہت سی خرابیاں ہیں جن کا بوقت ضرورت انکشاف کیا جاسکے گا نتیجہ یہ ہے کہ مسلمانوں کے لیئے یہ جماعت بہت خطرناک ہے نماز روزہ کی آڑ میں یہ لوگ عقیدے خراب کرتے ہیں لہذا میں تمام مسلمان بھائیوں کو مشورہ دوں گا کہ ان سے بچ کر رہیں۔

اور دوسری تجویز یہ ہے کہ اگر اس جماعت کے بارے میں مزید معلومات کی ضرورت ہو تو علامہ ارشد القادری کی کتاب "تبلیغی جماعت" کا مطالعہ بغور کریں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اسوہ رسول پر عمل کرنے کی توفیق فرمائے اور تمام نجدی و دیگر گمراہ فرقوں کے شر سے محفوظ فرمائے۔ (آمین ثم آمین فقط سلطان احمد قادری)

Marfat.com

سوال ۔ ایک نمازی کو دوران نماز شک ہوا کہ میں نے تین رکعات پڑھیں یا چار ، ایسا نمازی کیا کرے ؟

جواب = یہ نمازی پہلے تو خیال دوڑائے کہ گمان غالب کس طرف ہے گمان غالب پر عمل کرے۔ اگر گمان غالب کسی طرف بھی نہ ہو تو یہ نمازی تین رکعات تصور کرے اور التحات بھی (عبدہ و رسولہ تک) پڑھے پھر ایک رکعات اور ملائے اور پھر التحات پڑھے (عبدہ ورسولہ تک) اور سجدہ سہو بھی ادا کرے اس طریقہ سے نماز درست ہو جائے گی خواہ چار رکعت ہو جائیں یا پانچ۔

سوال = سجدہ تلاوت قرآن کی نیت اور ادائیگی کا طریقہ کیا ہے ؟

جواب = سجدہ تلاوت قرآن ادا کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ نماز کی سب شرطیں پوری ہوں مثلاً وضو ، جسم ، کپڑے ، سجدہ کی جگہ پاک ہوں ، قبلہ کی طرف رخ ہو نیت یوں کرے (میں نیت کرتا ہوں اللہ کے لئے سجدہ تلاوت قرآن کی) یا (سجدہ کرتا ہوں اللہ کے لئے سجدہ تلاوت قرآن) پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے اور کم از کم تین مرتبہ (سبحان ربی الاعلیٰ) پڑھے پھر اللہ اکبر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے سجدہ تلاوت قرآن بیٹھ کر بھی ادا کرنا جائز ہے۔

سوال = ایک شخص پیشاب کر رہا ہے اس کی جیب میں ایسے کاغذات ہیں جن پر قرآنی آیات لکھی ہیں یا حدیث نبویؐ ، کیا اس صورت میں یہ شخص گناہگار ہوگا ؟

جواب = حکم شرعی یہ ہے کہ جب کوئی شخص پیشاب کرنے لگے یا استنجا، اپنے پاس کوئی ایسی چیز نہ رکھے جس پر خدا یا رسول کا نام لکھا ہو۔ یہاں تک کہ اگر انگوٹھی پر بھی اللہ و رسول کا نام لکھا ہو تو اسے اتار کر رکھ دے اکثر لوگ اس مسئلے سے غافل ہیں کئی لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ ان کے جیب میں ، سورۃ یٰسین یا نماز یا کوئی اور متبرک کلام ہوتی ہے ان کے لئے ضروری ہے کہ پیشاب یا استنجا کے وقت ان چیزوں کو جیب سے نکال کر کسی محفوظ جگہ پر رکھ دے۔

سوال = کسی مسلمان کو کافر، شیطان ، فرعون ، نمرود کہنا جائز ہے یا نہیں اکثر لوگ ایسا کہتے ہیں ؟

جواب = کسی مسلمان کو ایسا خطاب نہیں کرنا چاہیئے جس سے مسلمان یا اسلام کی توہین ہو قرآن مجید کے پارہ نمبر26 میں برے القاب سے منع کیا گیا ہے اس جیسے سوالات کے لئے میری کتاب " وارننگ شرعیہ حرکات کفریہ " کا ضرور مطالعہ فرمائیں۔

سوال ۔ ایسی اندھیری جگہ نماز پڑھنا جہاں سجدہ کی جگہ بھی نظر نہ آئے جائز ہے یا نہیں ؟

جواب مناسب تو یہ ہے کہ ایسی جگہ نماز پڑھے جہاں اتنا تو معلوم ہو کہ پاک و صاف جگہ پر کھڑا ہوں اور جہاں سجدہ کروں گا وہاں کوئی چیز نقصان دہ نہیں ہے اور اگر یہ یقین ہو کہ جس جگہ

Marfat.com

نماز پڑھ رہا ہوں وہ جگہ بالکل پاک وصاف ہے اور سجدہ گاہ پر کوئی چیز نقصان دہ نہیں ہے تو اندھیرے میں بھی نماز جائز ہے. بعض لوگوں کا خشوع وخضوع اندھیرے ہی میں قائم رہتا ہے ایسے لوگوں کے لئے بھی اندھیرے میں نماز جائز ہے، اور حالت مجبوری میں تو ہر ایک کے لئے جائز ہے اور بلاوجہ روشنی کے ہوتے ہوئے اندھیرے میں نماز پڑھنی مکروہ ہے.

سوال = ایک سنی مسلمان نے غلطی سے کسی گستاخ رسولؐ، وہابی امام یا یا گستاخ صحابہؓ، شیعہ امام کے پیچھے نماز پڑھ لی ہو اور بعد میں علم ہوا تو کیا کرے؟

جواب = گستاخ رسول گستاخ اولیاء گستاخ صحابہؓ گستاخ اہلبیت امام کے پیچھے جتنی نمازیں غلطی میں پڑھیں سب نمازوں کو لوٹانا ضروری ہے اور اگر کوئی مسلمان جانتے ہوئے کسی گستاخ کے پیچھے نماز پڑھے گا تو الٹا گناہ گار ہوگا اور نماز ضائع ہوگی.

سوال = ہمارے محلہ میں ایک چھوٹی سی مسجد ہے نہ باقاعدہ امام ہے نہ باقاعدہ جماعت ہے. جمعہ کے دن ایک حافظ آجاتا ہے جو کہ عالم دین بھی نہیں اور وہ ہر جمعہ پابندی سے پڑھاتا ہے صرف جمعہ پر دس پندرہ بالغ نمازی ہوتے ہیں حالانکہ اس مسجد کے آس پاس دوسری مساجد میں بھی باقاعدہ امام نماز جمعہ پڑھاتے ہیں اور چند قدم پر ایک جامع مسجد میں ایک سنی عالم دین جمعہ پڑھاتا ہے کیا ہماری مسجد میں ایسے حالات میں جمعہ جائز ہے یا نہیں؟

جواب = نماز جمعہ کی اہمیت اور عظمت معلوم نہ ہونے کی وجہ سے کئی جگہوں پر مسلمان اپنے جمعے ضائع کرتے ہیں، نماز جمعہ کو اہمیت نہ دینا ہی اپنی جگہ گناہ ہے نماز جمعہ مسلمانوں کے جمع ہوکر وعظ و نصیحت اور احکام شریعت سننے کے لئے ہی تو ہے جس جگہ مسلمان جمع ہی نہ ہوں وعظ و نصیحت ہی نہ ہو، باقاعدہ امام ہی نہ ہو اور یہ مجبوری ہی نہ ہو کہ اگر یہاں جمعہ نہ پڑھیں تو کہیں میسر نہ ہوگا، تو گویا نماز جمعہ ضائع ہی کرنا ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو سمجھ نصیب کرے اور رسول کا سچا غلام بنائے. عبادت عاجزی کا نام ہے سفید پوشی کا نام نہیں.

سوال = سفر کے دوران فرض نماز میں قصر ہے کیا نماز سنت میں بھی ہے؟

جوابؒ = قصر صرف فرض میں ہے کہ وہ بھی چار رکعات کے بجائے دو رکعات پڑھے سنتوں میں قصر نہیں ہے اگر وقت ہے تو پوری چار چار اور دو دو پڑھے، اگر سنتیں پڑھنے کی وجہ سے سفر پر برا اثر پڑتا ہے تو ایسی حالت میں سنتوں کو چھوڑ دینے سے گناہ نہیں ہے اگر بغیر مجبوری کے سنتوں کو چھوڑے گا تو گناہگار ہوگا بعض لوگ نماز سنت کو اہمیت ہی نہیں دیتے ایسے لوگ ایمان کے ذائقہ سے محروم ہیں اللہ تعالیٰ سنت نبویؐ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے.

سوال = کیا چلتی ریل گاڑی میں نماز بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے؟

Marfat.com

جواب = تندرست مسلمان پر فرض نماز کھڑے ہو کر پڑھنا فرض ہے اگر ریل گاڑی کسی اسٹیشن پر نماز پڑھنے کی دیر رکے گی اور نماز کا وقت بھی ہو گا تو نمازی انتظار کرے جب گاڑی رکے تو جلدی جلدی فرض نماز پڑھ لے، اگر یہ خطرہ ہو کہ گاڑی رکنے تک نماز کا وقت ختم ہو جائیگا تو اب اس مجبوری کے تحت فرض نماز بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے۔

سوال ؟ کوئی مسلمان نماز کے وقت ریل گاڑی، یا بس، کار، وغیرہ میں سفر کر رہا ہے، قبلہ کی سمت معلوم نہیں ہوتی، یا معلوم تو ہوتی ہے مگر قبلہ کی طرف منہ کرنا مشکل ہے نمازی کیا کرے ؟

جواب = پہلی صورت میں اندازہ لگائے کہ قبلہ کس طرف ہے اسی طرف منہ کرکے نماز پڑھے دوسری صورت میں جدھر بھی منہ کرنا ممکن ہو ادھر کرلے، بشرطیکہ کوئی متبادل ذریعہ نہ ہو۔

سوال = کیا دین اسلام میں قبروں کو پختہ بنانا جائز ہے یا نہیں ؟

جواب = قبروں کو باہر سے پختہ کرنا جائز ہے اور اندر سے جس جگہ میت رکھی جاتی ہے پختہ کرنا بلاوجہ جائز نہیں، اگر زمین نرم ہو یا سیم والی ہو کہ کچی قبر ممکن نہ ہو تو قبر کا اندرونی حصہ بھی پختہ کرنا جائز ہے بہتر ہے کہ اندر سے پختہ اینٹوں کو مٹی سے لیپ دیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔

سوال = مندر اور چرچ میں نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں ؟

جواب = اس مسئلہ کو سمجھنے کے لئے چند پہلو معلوم کریں نمبر (۱) ایسی جگہ نماز جائز نہیں جہاں گندگی ہو (۲) ایسی جگہ نماز نہ پڑھے جہاں کسی غیر مسلم کی امتیازی جگہ کی تعظیم کا تصور ہو (۳) ایسی جگہ نماز نہ پڑھے جہاں یہود و نصاریٰ خوش ہوں۔ اگر مندر میں اس لیئے نماز پڑھے کہ مسلمانوں کا غلبہ سمجھا جائے تو جائز ہے۔ اگر چرچ میں اس لیئے نماز پڑھے کہ یہاں ہماری حکومت ہے تو جائز ہے۔ ورنہ اگر یہ خیال ہو کہ مندر یا چرچ میں اسلئے نماز پڑھے کہ ہندوؤں اور عیسایئوں کی دلجوئی ہو تو یہاں نماز پڑھنا حرام ہے۔ مسلمانوں کے لئے حلال نہیں کہ وہ غیر مسلم کے عبادت خانوں کی رونق بڑھائے، یہ مسئلہ اس صورت میں ہے کہ مسلمان نمازی آزاد ہو مجبوری کا باب علیحدہ ہے مثلاً کسی مسلمان کو ہندوؤں یا عیسائیوں نے مندر یا چرچ میں قید کر رکھا ہے تو ایسی صورت میں مسلمان مندر یا چرچ میں نماز پڑھ سکتا ہے۔

سوال = کیا قیام قیامت کے وقت چاند، سورج، ستارے فنا ہو جائیں گے ؟

جواب = ہاں سورج، چاند، ستارے، فنا ہو جائیں گے، فنا کے چند مطلب ہیں

(۱) بالکل نابود ہو جانا، (۲) اپنا کام چھوڑ دینا، (۳) حالت تبدیل ہو جانا۔

سوال = سنا ہے کہ اگر قرآن مجید ہاتھ سے گر جائے تو اس کے وزن کے برابر مٹھائی تقسیم کرنا

Marfat.com

پڑتی ہے اس بارے شرعی حکم کیا ہے؟

جواب = اس مسئلہ کے بارے میں قرآن وحدیث میں کوئی وضاحت نہیں. قرآن مجید کے برابر وزن کر کے مٹھائی صدقہ کرنے سے بہتر ہے کہ جو نسخہ قرآن مجید گر گیا اس نسخہ کی مارکیٹ میں جتنی قیمت ہو اتنی رقم صدقہ کر دے وزن میں برابر مٹھائی بچوں میں تقسیم کرنا بھی جائز ہے اور جو بات لازم ہے وہ خدا سے معافی مانگے قرآن مجید کی تلاوت کرے جو لوگ فوت ہوئے ان کی ارواح کو ایصال ثواب کرے قرآنی احکام پر عمل کرے اور آئندہ قرآن مجید کو ادب واحترام سے ہاتھ لگائے۔

نوٹ: اگر قرآن مجید کسی ناسمجھ بچے کے ہاتھ سے گر گیا ہو جبکہ اس عمل میں کوئی بالغ مسلمان ملوث نہ ہو تو کسی پر کوئی گناہ نہیں.

سوال = اگر نماز پڑھتے وقت نمازی کی جیب میں، سگریٹ، پیڑا، شناختی کارڈ یا کوئی ایسی چیز ہو جس پر تصویر لگی ہو، موجود ہو تو کیا اس کی نماز ہو گی؟

جواب = اگر نمازی کے جیب میں نماز کے دوران پیڑا، سگریٹ، شناختی کارڈ ہو تو کوئی حرج نہیں نماز جائز ہو گی (فقط).

سوال = اگر مسجد کے فرش یا دری پر کوئی بچہ پیشاب کر دے تو کیسے پاک کیا جائے؟

جواب = فرش پر پانی اچھی طرح بہادے جوں ہی خشک ہو گا پاک ہو جائے گا دری پر بھی پانی اچھی طرح بہادینا چاہیے اگر نچوڑنا ممکن ہو تو نچوڑے ورنہ دھوپ پر خشک کرے، پاک ہو جائے گی.

۱۰۰ سوال = مسجد میں ایک نلکا لگا ہوا ہے محلے والے ذاتی استعمال کے لیے پانی بھر کر لے جاتے ہیں کیا یہ جائز ہے؟

جواب = نلکا جنس مسجد نہیں اس کا پانی ہے ہی لوگوں کے لئے چاہے مسجد کے غسل خانوں میں استعمال کریں یا پانی گھریلو استعمال کے لئے گھر لے جائیں سب جائز ہے۔

۱۰۱ سوال = سنا ہے کہ درزی امام نہیں بن سکتا کیونکہ وہ لوگوں کے کپڑے چُراتا ہے (عالم خان میانوالی)؟

جواب = چاہے کوئی درزی ہو یا کاشتکار، افسر ہو یا دوکاندار. جب چوری کریگا تو چور ہو گا ورنہ نہیں اس مسئلہ میں درزی کو خواہ مخواہ بدنام کیا گیا ہے لاکھوں درزی ہوں گے جو پرائے مال پر تھوک بھی نہ مارتے ہونگے. البتہ جو شخص بھی پیشہ ور چور ہو تو اس کو امام نہ بنانا چاہے ہاں درزی کے پاس جو چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کپڑوں سے بچ جائیں جو کسی بھی کام کے نہیں تو کیا

Marfat.com

حرج ہے البتہ یہ ضروری ہے کہ بچے ہوئے ٹکڑے مالک کو دکھا کر لیے جائیں.

102 سوال = ہم نے کسی کتاب میں پڑھا ہے کہ چین والی گھڑی پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے وضاحت فرمائی جائے. (مختلف شہری)؟

جواب = امام اہلسنت نے اپنے دور میں فتویٰ لکھا تھا کہ چین والی گھڑی پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے چند باتیں معلوم کرنی چاہیں جس وقت امام اہلسنت نے فتویٰ لکھا تھا اس وقت لاکھوں میں کسی ایک کی گھڑی ہوتی تھی آجکل ہر آدمی کے پاس گھڑی موجود ہے اور ہر آدمی کی ضرورت بھی ہے شرعی اصول میں ایک شق یہ بھی ہے (ضرورت و مجبوری کے وقت بعض پابندیاں اٹھ جاتی ہے) اس مجبوری کے تحت نماز جائز ہو سکتی ہے ورنہ آجکل بھی ہم نے کئی بزرگوں کو دیکھا ہے جو اپنی گھڑی میں چین نہیں ڈلتے یا کچھ لوگ نماز کے وقت گھڑی اتار کر جیب میں رکھ لیتے ہیں امام اہلسنت چونکہ بہت ہی پرہیزگار اور سنت نبویؐ پر فریفتہ تھے تو انہوں نے تقویٰ کی بنا پر نماز کے وقت چین والی گھڑی کو ناجائز کہا. لہذا اس مسئلہ میں بیان جواز بھی موجود ہے اور صورت تقویٰ بھی موجود ہے.

103 سوال = ایک شخص باقاعدہ دینی علوم سے واقف نہیں ہے ہاتھ میں قرآن لیے پھرتا ہے ان پڑھ لوگوں سے مناظرے کرتا ہے ایسے شخص کا شریعت میں کیا حکم ہے؟

جواب = جو شخص بغیر علوم اسلامی حاصل کیے قرآن مجید سے بات بات پر فتویٰ نکالتا ہے مناظرے کرتا ہے ایسا شخص جاہل ہے سخت فاسق ہے فاجر گمراہ کن ہے لہذا مسلمانوں کو ایسے شخص سے دور رہنا چاہیے اور اس کی بات پر اعتبار نہ کرنا چاہیے.

104 سوال = کچھ لوگ مسجد کی صفیں گھریلو استعمال کیلئے لے جاتے ہیں کیا یہ جائز ہے؟

جواب = مسجد کی پرانی صفیں لے جانا جائز ہے نئی اور قابل قدر صفیں لے جانا جائز نہیں مگر اس صورت میں کہ آلودہ بھی نہ کرے اور جو فائدہ اٹھایا معاوضہ بھی ادا کرے تو پھر جائز ہوگا.

105 سوال = نماز عید الفطر میں ایک شخص کی تین تکبیریں رہ گئیں امام کے ساتھ ہی اس آدمی نے بھی سلام پھیر لیا کیا اس کی نماز ہو گئی.

جواب = جو شخص نماز عید میں پہلی رکعت کے رکوع میں شامل ہو گیا تو اس کی نماز مکمل ہے یہی اصول سب نمازوں میں ہے حدیث پاک میں ہے (جس نے رکوع پالیا اس نے رکعت پالی).

Marfat.com

عشقِ رسولؐ میں کعبؓ بن مالک کا امتحان

115

حضورؐ نے تبوک کی مہم کے لیے مسلمانوں کو عام تیاری کا حکم دیا تبوک کی مہم چونکہ بہت سخت اور دشوار گزار تھی اس لیے مسلمان جہاد کی تیاری میں مصروف ہو گئے کعب بن مالکؓ کو اس وقت اللہ کے فضل سے ہر طرح کا سامان میسر تھا اور اس کے پاس دو سواریاں موجود تھیں اس لیے وہ بے فکر تھے کہ جب چاہوں گا، فوراً تیار ہو کر ساتھ چلا جاؤں گا، حضرت کعبؓ غفلت کا شکار رہے ادھر نبی کریمؐ نے تیس ہزار مجاہدین کو کوچ کا حکم دے دیا حضرت کعبؓ نے سوچا کہ حضورؐ روانہ ہو گئے تو حرج نہیں اگلی منزل پر آپؐ سے جاملوں گا غرض وہ یہی سوچتے رہ گئے کہ آج چلوں کہ کل۔ اور وقت نکل گیا۔

حضورؐ نے تبوک پہنچ کر فرمایا (کعب بن مالک کو کیا ہوا) بنی سلمہ کا ایک شخص بولا "یا رسول اللہ! اس کی عیش پسندی اور غرور نے اسے نکلنے کی اجازت نہ دی" تو حضرت معاذؓ بن جبل نے عرض کیا یا رسول اللہؐ یہ شخص غلط کہہ رہا ہے "خدا کی قسم! ہم نے کعبؓ میں بھلائی کے سوا کچھ نہیں دیکھا" حضورؐ یہ گفتگو سن کر خاموش رہے۔

جب خبر پہنچی کہ حضورؐ واپس آرہے ہیں تو حضرت کعبؓ کو اس خیال سے وحشت ہوئی کہ سارے مدینہ میں پکے منافق اور معذور مسلمانوں کے سوا اسے کوئی مرد نظر نہ آتا تھا بہرحال اب انہوں نے دل میں طرح طرح کے دوسرے بہانے بنانے شروع کیے مگر حضور جب واپس آگئے تو ان کے دل سے سارے جھوٹ فریب نکل گئے انہوں نے طے کر لیا کہ سچ بولوں گا، چاہے کچھ بھی ہو کیونکہ حضورؐ کی بارگاہ میں سچ کے سوا کوئی چیز نجات دلانے والی نہیں۔

حضور مسجد نبویؐ میں رونق افروز تھے اصحاب کا مجمع تھا منافقین جھوٹے حیلے بہانے بنا کر ظاہری گرفت سے چھوٹ رہے تھے کہ کعبؓ حضورؐ کے سامنے آئے اور سلام کیا حضورؐ نے غضب آمیز تبسم فرمایا اور غیر حاضری کی وجہ دریافت کی۔

حضرت کعبؓ نے عرض کیا۔

"یا رسول اللہ! اگر میں اس وقت دنیا والوں میں سے کسی دوسرے کے سامنے ہوتا تو آپ دیکھتے کہ کس طرح جھوٹے حیلے بہانے کر کے اپنے آپ کو صاف۔ بچا لیتا مگر یہاں تو معاملہ ایک ایسی ذات مقدس سے ہے جسے جھوٹ بول کر اگر میں راضی بھی کر لوں تو تھوڑی دیر کے بعد خدا اس کو سچی بات سے مطلع کر کے مجھ سے ناراض کر دیگا اگرچہ مجھے سچ بولنے سے تھوڑی دیر کے لیے آپ کی خفگی برداشت کرنی پڑے گی لیکن امید کرتا ہوں کہ خدا کی طرف سے اس کا انجام بہتر ہوگا

Marfat.com

اور آخر کار سچ بولنا ہی مجھے خدا اور رسول کے غصہ سے نجات دلائے گا۔ یا رسول اللہ! واقعہ یہ ہے کہ میرے پاس غیر حاضری کا کوئی عذر نہیں۔ میں مجرم ہوں آپؐ کو اختیار ہے جو فیصلہ چاہیں میرے حق میں دیں
آپؐ نے فرمایا" یہ شخص ہے جس نے سچی بات کہی۔ اچھا اب جاؤ اور اور خدائی فیصلہ کا انتظار کرو"

جناب کعبؓ اٹھے اور تحقیق سے معلوم ہوا کہ بلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیع بھی غزوہ تبوک میں شامل نہ ہوئے تھے۔
حضورؐ نے حکم دیا" کوئی ان تینوں سے بات نہ کرے، سب علیحدہ رہیں"
چنانچہ کوئی مسلمان ان تینوں سے نہ تو بات کرتا تھا اور نہ ہی سلام کا جواب دیتا تھا بلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیع تو خانہ نشین ہوگئے، ہر وقت گھر میں ہی رہتے اور روتے رہتے۔ اس کے سوا ان کو کام ہی نہ تھا۔ حضرت کعب ذرا سخت اور قوی تھے اس لیے نماز کے لیے حاضر ہوتے تھے حضورؐ کو سلام کر کے دیکھتے تھے کہ لب مبارک کو حرکت ہوئی یا نہیں۔ جب وہ حضور کی طرف دیکھتے تو آپؐ چہرہ انور پھیر لیتے عزیز واقارب اور دوست بھی ان سے بیگانہ ہوگئے۔ ایک روز ایک شخص نے بادشاہ غسان کا خط کعب بن مالکؓ کو دیا جس میں ان کی مصیبت پر اظہار ہمدردی کرنے کے بعد دعوت دی تھی کہ وہ ان کے ملک میں آجائیں، وہاں ان کی بہت آؤ بھگت ہوگی، حضرت کعب نے خط پڑھ کر کہا" یہ بھی ایک مستقل امتحان ہے "اور خط نذر آتش کر دیا۔
چالیس دن گزرنے کے بعد بارگاہ رسالت سے نیا حکم پہنچا کہ تم (کعب) اپنی بیوی سے بھی علیحدہ رہو، چنانچہ انہوں نے اپنی بیوی سے کہہ دیا" تم میکے چلی جاؤ۔ اور جب تک خدا کے یہاں سے میرا کوئی فیصلہ نہ ہو وہیں رہو"
حضرت کعب بن مالکؓ کو سب سے بڑی فکر یہ تھی کہ اگر اس حالت میں میری موت واقع ہوگئی تو حضورؐ میرا جنازہ نہ پڑھائیں گے اور اگر حضورؐ وصال فرما گئے تو مسلمان ہمیشہ یہ ہی معاملہ مجھ سے روا رکھیں گے کوئی میری میت کے قریب بھی نہ آئے گا۔
غرض پچاس دن اس حالت میں گزرے کہ عرصۂ حیات تنگ ہو گیا زندگی موت سے سخت معلوم ہوتی تھی کہ یکایک جبل سلع سے آواز آئی " (اے کعب بن مالک خوش ہوجا) حضرت کعب بن مالک یہ سنتے ہی سجدے میں گر پڑے معلوم ہوا کہ رات کے آخر میں حضورؐ کو وحی کی گئی کہ ہماری توبہ قبول ہے حضورؐ نے بعد نماز فجر صحابہ کو مطلع فرمایا ایک سوار میری طرف دوڑا کہ خوش خبری سنائے مگر دوسرے شخص نے پہاڑ پر چڑھ کر زور سے آواز لگائی۔ اس کی آواز

Marfat.com

سوار سے پہلے پہنچی۔ کعبؓ نے اپنے کپڑے اتار کر آواز لگانے والے کو انعام دے دیے پھر حضور کی خدمت میں حاضر ہوا لوگ جوق در جوق آتے اور اسے مبارکباد دیتے۔ حضرت طلحہ نے کھڑے ہو کر مصافحہ کیا حضورؐ کا چہرہ خوشی سے چاند کی طرح چمک رہا تھا کعبؓ نے کہا "اس توبہ کی تکمیل یہ ہے کہ میں اپنا تمام مال وجائیداد اللہ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں "آپؐ نے فرمایا" سب نہیں کچھ اپنے لیے بھی رکھنا چاہیئے" چنانچہ حضرت کعبؓ بن مالک نے خیبر کا حصہ الگ کر کے باقی مال صدقہ کر دیا چونکہ محض سچ بولنے سے انہیں نجات ملی تھی، اس لیے انہوں نے عہد کیا کہ خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو ہمیشہ سچ بولوں گا اس عہد پر وہ زندگی بھر قائم رہے۔

سوال: سنا ہے کہ میت کی روح کبھی کبھی گھر میں آتی ہے کیا یہ سچ ہے

جواب: پہلے روح کی حالت معلوم کریں روح ایک ایسا لطیف جوہر ہے جو عام انسان کو نظر نہیں آتا بلکہ دوربینوں کے ذریعے بھی نظر نہیں آتا جس طرح فرشتوں کا وجود ہے کہ وہ کسی ذریعے سے نظر نہیں آتے یہ علیحدہ بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کو دیکھنے کی قوت عطا فرماتا ہے مثلاً سب انبیاء علیہم السلام و بعض اولیاء کرام فرشتوں کو دیکھتے ہیں

نوٹ: جسطرح فرشتے اللہ کے حکم سے کہیں آئیں جائیں تو انکے سامنے رکاوٹ نہیں اسطرح روح بھی کہیں آئے جائے تو اسکے آگے کوئی چیز رکاوٹ نہیں ہے فرشتہ یا روح کہیں آئے جائے تو وقت بالکل نہیں لگتا ایک ہی سیکنڈ میں کروڑوں میل کا فاصلہ طے کرتے ہیں

نوٹ: بے شمار احادیث میں موجود ہے کہ بعض تاریخوں میں روح اپنے گھروں میں آتی ہیں مثلاً لیلتہ القدر، شب برأت، ہر جمعرات شب جمعہ وغیرھا امام غزالی جیسے اہل علم نے اس بات کو تسلیم کیا ہے اور اس بارے کتابیں لکھی ہیں شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے بھی اس بارے کتاب لکھی ہے بلکہ اس بارے بہت سی کتابیں موجود ہیں لہذا یہ بات سچ ہے کہ میت کی روح کبھی

Marfat.com

کبھی آتی ہے

نوٹ: یادرہے کہ موت جسم پر وارد ہوتی ہے روح پر نہیں روح زندہ چیز ہے فرشتوں کی طرح روح کبھی کبھی کسی شکل میں بھی سامنے آتی ہے روح کی حقیقت کو پوری طرح معلوم کرنا عام انسانی عقل سے بالا ہے

سوال: کیا عید کا چاند دیکھتے ہی روزہ کھول دیا جائے اور اعتکاف والا اعتکاف سے کھڑا ہو جائے

جواب: سحری وافطاری کا تعلق چاند سے نہیں ہے بلکہ وقت سے ہے لہذا روزہ تب کھولے جب افطاری کا وقت ہو جائے اور اعتکاف سے بھی تب کھڑا ہو جب روزہ افطار ہو جائے

سوال: کسی شخص نے سنا ہے کہ عید کا چاند نظر آ گیا وہ اعتکاف میں بیٹھا تھا اور افواہ سنکر اعتکاف سے کھڑا ہو گیا یعنی مسجد سے نکل پڑا بعد میں معلوم ہوا کہ افواہ غلط تھی عید کا چاند نظر نہیں آیا اور وہ شخص ایک گھنٹہ کے بعد پھر اعتکاف کی جگہ واپس لوٹ آیا ایسے شخص کے بارے شرعی حکم کیا ہے

جواب: تفصیل اس مسئلے میں بہت ہے مگر مختصر یہ ہے کہ وہ اس غلطی کے بدلے کسی بھی دن ایک رات دن چوبیس گھنٹوں کے لیے اعتکاف بیٹھ جائے اور روزہ بھی رکھے اعتکاف سورج غروب سے پہلے بیٹھے اور دوسرے دن سورج غروب کے بعد ختم کر دے یعنی صرف ایک دن کا اعتکاف بیٹھے

سوال: کیا ہے حکم شرعی اس بارے کہ قبر پر اگر بتی سلگانا یا روشنی کرنا جائز ہے یا ناجائز

جواب: جس قبر پر لوگوں کی آمدورفت ہو اور لوگ وہاں بیٹھکر کلام شریف یا درود و دعا پڑھتے ہوں وہاں خوشبو کیلیے اگر بتی سلگانا جائز ہے اور جس قبر کے پاس رات کے وقت لوگوں کی آمد و رفت ہو یا رات کو لوگ کلام پڑھتے ہوں تو وہاں روشنی کرنا جائز ہے تاکہ لوگوں کو سہولت ہو ہاں البتہ اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ اگر بتی یا موم بتی قبر کے اوپر نہ گاڑھنی چاہیے قبر کے ساتھ جائز ہے

نوٹ: بعض لوگ قبر کے اوپر گندم وغیرہ کے دانے یا دال وغیرہ ڈال دیتے ہیں جس کی وجہ سے قبروں پر مکوڑوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے بلکہ قبر کی توہین ہے ہاں البتہ صدقے کے طور پر قبر سے ہٹ کر کسی اور جگہ ڈال دیں مکوڑے اور پرندے دانے کھائیں گے اور صدقہ کا ثواب ہو گا یہ ثواب میت کیلیے نامزد کرنا جائز ہے

نوٹ: کئی قبروں پر بیڑے کی پڑیاں یا سگریٹ کی ڈبیاں ~~پڑیاں~~ پڑی دیکھی جاتی ہیں یہ کوئی

Marfat.com

عقلمندی نہیں بلکہ یہ ایک فضول بات ہے اس سے میت کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا البتہ قبر پر پھول ڈالنے سے کسی درخت کی تر شاخ ڈالنے سے قبر والے کو فائدہ ہوتا ہے

نوٹ: قبروں سے ٹیک لگانا قبروں پر پاؤں رکھنا، قبرستان میں قہقہے لگانا پیشاب کرنا اور قبرستان کو چوک بنا کر فضول گپ شپ لگانا گناہ ہے جہاں تک ہوسکے قبرستان میں نیکی کرنا یا نیکی کی باتیں کرنا کلام و درود و دعا پڑھنا اور قبرستان والوں کو بخشش دینا سنت ہے کبھی کبھی قبرستان کی زیارت کرنا سنت ہے قبرستان میں جا کر موت کو یاد کرنا اور عبرت حاصل کرنا چاہیے

سوال: فاتحہ کا آسان اور شرعی طریقہ کیا ہے

جواب: فاتحہ کا مطلب ہے کسی میت کو ثواب ایصال کرنا، مختلف علاقوں میں فاتحہ کے مختلف طریقے ہیں لہذا جس طریقے سے بھی میت کو ثواب ایصال کیا جائے جائز ہوگا ہاں البتہ کسی شخص کے فوت ہو جانے کے ساتھ ہی چند دن تک مسلمان میت والوں کے گھر آکر دعا کرتے ہیں جس کو عرفاً فاتحہ کہتے ہیں اسکا آسان طریقہ یہ ہے کہ کم از کم ایک بار الحمد شریف ایک بار قل شریف اور ایک بار درود شریف پڑھے اور پھر ہاتھ اٹھا کر یوں دعا مانگے (اے اللہ میں نے جو کلام شریف پڑھی ہے اسکو اپنی بارگاہ میں قبول فرما اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے صدقے فلاں فلاں کو اسکا ثواب پہنچا اسکی مغفرت فرما اسکی قبر کو روشن اور وسیع فرما اسکے گھر والوں کو صبر اور اجر عطا فرما (وصلی اللہ علیٰ حبیبہ محمد والہ وسلم)

سوال: کوئی شخص کسی غلطی کی بناء پر وقت سے پندرہ منٹ پہلے روزہ کھول دے تو حکم شرعی کیا ہے

جواب: عموماً روزہ کھولنے کے جو اوقات نقشہ سحری و افطاری میں دیے جاتے ہیں وہ اپنے اپنے علاقہ کے لیے مفید ہوتے ہیں عموماً نقشہ احتیاط سے بنایا جاتا ہے سحری اور افطاری میں دو تین منٹ کی گنجائش رکھی جاتی ہے حالانکہ کئی ناعاقبت اندیش نقشہ میں بہت تنگی کرتے ہیں جو کہ اکثر نقصان کا باعث ہوتا ہے کچھ لوگ افطاری میں جلدی کا واویلا کرتے ہیں حالانکہ حدیث مبارکہ میں افطاری جلدی کرنے کی جو ترغیب ہے وہ اسلیے کہ بلاوجہ تاخیر نہ کرنی چاہیے ورنہ یہ مطلب نہیں کہ رات ظاہر ہونے سے پہلے افطاری کر ڈالے قرآن مجید میں ارشاد خداوندی ہے کہ روزہ کو رات ظاہر ہونے تک مکمل کریں جو لوگ رات ظاہر ہونے کا انتظار نہیں کرتے وہ قرآنی تعلیمات سے واقف نہیں ہیں

حضرات گرامی: مسلمانان اہلسنت والجماعت کے ہاں روزہ افطاری کا جو وقت ہے اس سے پندرہ

Marfat.com

منٹ پہلے روزہ کھولنے سے روزہ نہیں ہوتا اسکے بدلے ایک روزہ رکھنا چاہیے

مسئلہ ضروریہ: عوام میں اکثر یہ بات پائی جاتی ہے کہ روزہ بند کرنے میں آخری منٹ کا انتظار کرتے ہیں جب اعلان ہوتا ہے کہ پانچ منٹ باقی ہیں تب روزہ بند کرتے ہیں اسکی کی خواہ مخواہ تکلیف نہیں کرنی چاہیے اگر آخری وقت سے دو گھنٹہ پہلے بھی بند کریں تو حرج نہیں ہے لہذا آخری وقت سے پندرہ منٹ پہلے بند کرنا زیادہ بہتر ہے

سوال: کیا ہے حکم شرعی جو اوراقِ قرآن یا قرآن مجید تلاوت کے قابل نہ رہیں انکو کہاں محفوظ کرنا چاہیے

جواب: جو قرآن مجید تلاوت کے قابل نہ رہیں یا جو اوراق قرآن مجید سے علیحدہ ہو جائیں یا کوئی اور کاغذ جس پر واجب الاحترام عبارت موجود ہو بہتر طریقہ یہ ہے کہ انکو جمع کر کے کسی قبرستان میں لے جائیں اور کسی جگہ دفن کر دیں اور اوپر سے قبر کی طرح کوئی علامت لگادیں تاکہ لوگ اس جگہ کا احترام کریں بلکہ زیادہ بہتر ہے کہ کوئی تختی وغیرہ پر لکھکر کہ (یہاں قرآن مجید دفن ہے) تاکہ لوگ پوری طرح احترام کر سکیں اور اس جگہ کو کسی انسان کا مدفن نہ جانیں دوسری صورت یہ ہے کہ کسی بڑے دریا میں بہادیے جائیں جو ہمیشہ جاری رہتا ہو جیسے دریائے سندھ خیال رہے کہ ایسے پاکیزہ اوراق چھوٹے ندی نالوں میں نہ ڈالے جائیں

سوال: قرآن مجید کے ہر پارہ پر رکوع کے نشان کیوں ہیں

جواب: صحابہ کرام نماز تراویح میں ایک رکعت کے لیے جتنا قرآن مجید پڑھ کر رکوع میں جاتے وہاں وہاں رکوعات کی علامت لگائی گئی ہے چونکہ نماز تراویح ہر روز بیس رکعات ہیں اور عموماً ستائیس کو قرآن مجید ختم ہوتا ہے لہذا (۲۰ × ۲۷ = ۵۴۰) معلوم ہوا کہ نماز تراویح ہر روز بیس رکعات ہیں جو لوگ آٹھ رکعت کی بات کرتے ہیں وہ صحابہ کرامؓ کے عمل کے مخالف ہیں لہذا آٹھ رکعت خلاف سنت ہیں

سوال: فاتحہ خوانی اور میت کے تیسرے دن قل شریف کی شرعی حیثیت کیا ہے

جواب: جب کوئی مسلمان بالغ ہو یا نابالغ عورت ہو یا مرد فوت ہو جاتا ہے تو سب یار دوست اور واقف کار لوگ چند دن تک اسکی روح کو ایصال ثواب کرتے ہیں اور اس کے لیے مغفرت اور شفیع ہونے کی دعا کرتے ہیں جس کو عرفاً فاتحہ خوانی کہتے ہیں اور بالخصوص میت کے تیسرے دن سب یار دوست جمع ہو کر کچھ کلام پڑھتے ہیں اور صدقہ کے طور پر طعام تقسیم کرتے ہیں اور کلام و طعام کا ثواب میت کی روح کو ایصال کرتے ہیں اسکو عرفاً قل شریف کہتے ہیں

Marfat.com

نوٹ: قرآن وحدیث میں بار بار مسلمانوں پر زور دیا گیا ہے کہ جہاں تک ہوسکے ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو فائدہ پہنچائے انکے دکھ درد میں شریک ہو انکی مشکلات میں انکا سہارا بنے بے شمار احادیث میں ثابت ہے کہ میت کو کلام وطعام کا ثواب پہنچتا ہے زندوں کے استغفار و دعا سے میت کا فائدہ ہوتا ہے میت کی روح خوش ہوتی ہے اور وہ بھی زندوں کیلیے بارگاہ الہیٰ میں دعا کرتی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ فاتحہ خوانی وقل شریف شرعاً جائز بلکہ قابل اجر عظیم ہیں جو لوگ اس رواج کو ناجائز کہتے ہیں یا تو وہ شرعی اصولوں سے واقف نہیں یا مسلمانوں کے دل سے دشمن ہیں یا لکیر کے فقیر ہیں یا پھر بے شمار احادیث کے منکر ہیں یا کسی سازش کی وجہ سے مسلمانوں سے غداری کرتے ہیں

نوٹ: فاتحہ کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ کم از کم ایک بار الحمد شریف ایک بار قل ھوا اللہ احد پوری سورۃ تین مرتبہ درود شریف پڑھکر کہے یا اللہ اس کلام کو قبول فرما اور اس کا ثواب اپنے محبوب کے صدقے فلاں (میت کے نام لے) شخص کے روح کو پہنچا (وصلی اللہ علیٰ حبیبہ محمد والہ وسلم)

سوال: سنا جاتا ہے کہ انسان کی پیدائش مٹی سے ہوئی یہ بات شریعت کی رو سے کیسی ہے اور وہ مٹی کہاں سے لی گئی

جواب: روایات میں آتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو بنانے کا فیلصہ فرمایا تو حضرت عزرائیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ ساری زمین پر پھر کر ہر علاقے سے تھوڑی مٹی لیکر جمع کی جائے جب حضرت عزرائیل علیہ السلام نے مٹی جمع کر لی تو اس مٹی کا گارا بنایا گیا پھر وہ گارا چالیس سال یا چالیس دن تک ہوا اور دھوپ میں پڑا رہا پھر فرشتوں کو حکم ہوا کہ حضرت آدم علیہ السلام کا کندھوں سے لیکر پاؤں تک جسم کا ڈھانچہ بنایا جائے جب فرشتوں نے اپنا کام کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کا سر مبارک اپنی قدرت سے بنایا جس میں آنکھ کان زبان دماغ عقل ناک رکھ دیا گیا پھر اللہ نے اپنی قدرت سے آدم علیہ السلام کے جسم میں روح داخل فرمائی یہ روح ناک کی طرف سے داخل ہوئی لہذا آدم علیہ السلام کو چھینک آئی اور پڑھا الحمد للہ جو فرشتے آس پاس کھڑے تھے انہوں نے جواب دیا یرحمک اللہ (شریعت کا حکم ہے کہ جس مسلمان کو چھینک آئے وہ الحمد للہ پڑھے اور سننے والا یرحمک اللہ پڑھیں) اسی وجہ سے اولاد آدم کو بھی کہتے ہیں انسان مٹی سے بنا یعنی پہلا جسم انسانی مٹی پانی ہوا دھوپ کا مجموعہ ہے

Marfat.com

سوال۔ ایک مقتدی اپنے امام کو منافق بھی کہتا ہے اور مزید نکتہ چینیاں بھی کرتا ہے اور اس امام کے پیچھے نماز بھی پڑھتا ہے کیا اس مقتدی کی نماز جائز ہوگی

جواب۔ اگر امام واقعی منافق ہے یا بدکردار ہے تو وہ امامت کے لائق ہی نہیں اور اگر امام نہ منافق ہے اور نہ بدکردار ہے تو اس مقتدی کو زبان درازی سے منع کیا جائے اور اگر اس مقتدی کو کوئی غلط فہمی ہو تو اس کو مطمئن کرنا چاہیئے اور اگر مقتدی خواہ مخواہ اپنی ضد نہ چھوڑے اور نکتہ چینی سے باز نہ آئے تو اسے تادیبا سزا دی جائے اور اگر وہ مقتدی خود منافق ہو یا بدکردار ہو تو اپنے علاقے کے لوگوں کو اس کی خبر دی جائے تاکہ یہ خود بدنام ہو جائے اور اس کی بات پر کوئی کان نہ دھرے اور اس کی سازش ناکام ہو جائے اور آئندہ ایسا کرنے کی کسی کی جرات نہ ہو مسجد کے امام کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے اطوار درست رکھے

سوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ نبیؐ نور نہیں ہے نماز میں آیا ہے عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اسکی وضاحت فرمائی جائے

جواب: نور اور بشر کا مسئلہ علیحدہ ہے عبدہ ورسولہ کا مطلب علیحدہ ہے

۱: عبدہ: کا مطلب ہے اللہ کا خاص بندہ رسولہ کا مطلب ہے اللہ کی طرف سے بھیجا ہوا ۲: بندہ: کا مطلب ہے بندگی کرنے والا پوجا کرنے والا عبادت کرنے والا فرمانبرداری کرنے والا بہت چاہنے والا اس لحاظ سے تمام فرشتے انسان و جن (مسلمان) شجر، حجر، زمین و آسمان سورج چاند ستارے ہوا دریا بادل سب اللہ کے بندے ہیں کیونکہ چار و ناچار سب اللہ کے فرمانبردار ہیں جو اپنی خوشی سے اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہے اللہ فرماتا ہے وہ میرا خاص بندہ ہے اس لحاظ سے تمام انبیاء علیہم السلام اور فرشتے اللہ تعالیٰ کے خاص بندے ہیں اور سب مخلوق میں اللہ تعالیٰ کا خاص الخاص بندہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہے فرشتوں میں سے خاص الخاص بندہ حضرت جبرائیل علیہ السلام ہے قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے بار بار فرمایا ہے کہ محمدؐ میرا خاص بندہ ہے اب اگر کوئی کہے کہ بندے کا مطلب صرف بشر ہے تو وہ نرا جاہل ہے جو لوگ عبدہ کو دیکھکر نبیؐ کو بشر کہتے ہیں وہ ابوجہل ہیں جنکو شریعت کی سمجھ ہی نہیں

۳: قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کچھ لوگ ہیں جو شیطانوں کی بندگی کرتے ہیں

۴: حدیث پاک میں حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کچھ لوگ ایسے ہیں جو درہم و دنیا (دولت) کے بندے ہیں کسی جگہ آتا ہے انسان احسان کا بندہ ہے کسی جگہ آتا ہے انسان مطلب کا بندہ

Marfat.com

ہے کسی جگہ آتا ہے انسان لالچ کا بندہ ہے

۵: جو لوگ بندے کا معنی صرف بشر کرتے ہیں وہ کیا کہیں گے کوئی خدا کا بشر کوئی دولت کا بشر کوئی شیطانوں کا بشر کوئی احسان کا بشر (کیا جواب دینگے)

۶: رسولہ کا مطلب ہے اللہ کا بھیجا ہوا شریعت میں رسول کہتے ہیں اس انسان کو جس کو اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی رہنمائی کیلیے چن لیا ہو اسکو حسب منشاء اختیارات بھی عطا فرمائے ہوں اور علوم غیب بھی عطا کیے ہوں پھر جو انسان اور جن اسکی رسالت پر ایمان لاتے ہیں انکو مومن یا مسلمان کہتے ہیں رسالت پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی طرف سے رسولؐ کو جو کچھ بھی ملا چاہے احکام ہوں یا علوم غیب ہوں یا اختیارات لاریب ہوں سب کو تسلیم کرے

۷: اگر کوئی شخص رسولؐ کو علم غیب اور اختیارات شرعی سے خالی سمجھتا ہو تو اسکا مطلب یہ ہے کہ اس نے رسول کو رسول مانا ہی نہیں مشرکین مکہ حضور علیہ السلام کو صادق اور امین بھی مانتے تھے اور تمام اعلیٰ انسانی صفات کا پیکر بھی مانتے تھے صرف منکر تھے تو اس چیز کے جو حضور علیہ السلام کو اللہ کی طرف سے عطا ہوئی (صفات رسالت)

۸: اگر کوئی شخص محمد رسول الہ بھی پڑھتا ہو اور عقیدہ یہ رکھتا ہو کہ نبیؐ ہماری طرح بے اختیار انسان ہے اللہ کے ہاں اسکا کوئی وقار نہیں نہ کچھ علم غیب جانتا ہے اور نہ کچھ اختیار تو ایسا شخص خود اپنا تناسب معلوم کرے

۹: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں علم غیب عطا کرنے کیلیے رسولوں کو چن لیتا ہوں پ ۴، پ ۲۹، پ ۳۰، پ ۵، پ ۳، پ ۲۲، پ ۱۲ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے رسول میرے ہاں بڑی عزت والے ہیں بڑے مرتبے والے ہیں بڑی وجاہت والے ہیں یہ انکا مقام دنیا میں بھی ہے اور آخرت میں بھی ہو گا پ ۳، پ ۱۵، پ ۲۱، پ ۱۷، پ ۲۹، پ ۵، پ ۲۰، پ ۲۷

۱۰: حضرات گرامی قرآن وحدیث کی روشنی میں عبدہ ورسولہ کا مختصر مطلب میں نے بیان کیا ہے اگر تفصیل درکار ہو تو میری کتاب (جنت کا راستہ حصہ اول و دوئم) کا مطالعہ کریں

نوٹ: اگر کوئی شخص اصولی طور پر یہ ثابت کردے کہ عبدہ کا مطلب صرف بشر ہے یا اللہ کے رسول علم غیب واختیارات سے خالی ہیں تو میں مبلغ پانچ ہزار روپے نقد انعام دونگا

حضرات مسلمین: علم کی باتیں علم والوں سے ہوتی ہیں جو لوگ ان پڑھ لوگوں سے علمی سوالات کے جواب مانگتے ہیں انکے جھوٹے ہونے کی یہی بڑی دلیل ہے اگر کسی کو واقعی دینی مسائل سے دلچسپی ہے تو انکو چاہیے کہ وہ کسی عالم دین کی خدمات حاصل کریں والسلام فقط

Marfat.com

خادم دین وملت طالب اتحاد امت منکسر شرک و بدعت مخالف رسوم جاہلیت بندہ عاجز سلطان احمد قادری (۱۹۹۵-۷-۶)

سوال: عید الفطر کے دن ماتم پرسی کرنا کیسا ہے

جواب: حضرات گرامی اکثر دیہاتی علاقوں میں رواج ہے کہ لوگ عید الفطر کے دن ماتم پرسی کیلیے ایسے گھروں میں جاتے ہیں جن گھروں میں سال کے دوران کوئی شخص فوت ہوا ہو یہ رواج چند وجوہ کی بنا پر غلط ہے اس رواج میں شرعی غلطیاں بھی ہیں اور معاشرتی خرابیاں بھی ہیں لہذا اس رواج کو ختم کرنے کی کوشش کی جائے

۱: تین دن کے بعد شرعاً ماتم پرسی جائز نہیں ہے ہاں یہ علیحدہ بات ہے کہ کوئی شخص گھر موجود نہ ہو تین دن کے بعد گھر آیا ہو تو ایسی صورت میں عذر معقول ہے

۲: عید الفطر کے دن غم کرنا شرعاً جائز نہیں اس دن یا تو شیطان غم کرتا ہے کہ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام واجر عبادت ماہ رمضان دیا جاتا ہے یا پھر وہ لوگ عید الفطر کے دن غم کریں جو بلا وجہ ماہ مبارک میں نماز روزہ سے محروم ہوئے

۳: اس دن جائز حد تک خوشی کرنی لازمی ہے

۴: یہ دن اللہ تعالیٰ کا شکر کرتے کرتے گزاریے

۵: اکثر لوگ دیکھے گئے ہیں کہ صبح سویرے اٹھکر لوگوں کے گھروں میں ماتم پرسی کیلیے جانا شروع کر دیتے ہیں جسکی وجہ سے بعض اوقات نماز عید بھی نہیں پڑھ سکتے اور مرحوم کے گھر والے تو اکثر نماز عید کی سعادت سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں

۶: اس رواج میں مرحوم کے گھر والوں کو باوجود ضروری کام کے بھی گھر پر قید رہنا پڑتا ہے

۷: اس رواج سے مرحوم کے گھر والوں کی عید خوشی کی بجائے غم میں بدل جاتی ہے

۸: اللہ تعالیٰ اس دن ہر مومن کو خوش دیکھنا چاہتا ہے لہذا بلا وجہ غم کرنا جائز نہیں

۹: اس رواج سے مرحوم کے گھر والے شرم کی وجہ سے نئے کپڑے نہیں پہنتے حالانکہ اس دن نئے کپڑے استعمال کرنا سنت نبویؐ ہے

۱۰: عید الفطر اور عید قربانی کے دن روزہ رکھنا منع ہے اگر اسکی وجہ علمائے دین سے پوچھو تو تم پر خود بخود واضح ہو جائے گا کہ واقعی مذکورہ رسم اچھی نہیں ہے (ہاں اگر کوئی شخص فاتحہ کی نیت سے جائے تو نماز عید کے بعد یا ایک دن پہلے جائے)

اپیل: میں مسجدوں کے امام حضرات سے خطیب حضرات سے اور ہر علاقہ کے بااثر افراد سے

Marfat.com

التماس کرتا ہوں کہ وہ عوام کو اس رواج کی خرابیاں بتائیں اور اس رسم کو ترک کرنے کی تلقین کریں کسی رواج کو شروع کرنا یا ختم کرنا انسان کے عمل سے ہوتا ہے معاشرہ انسان کے اعمال کا نام ہے اگر انسان کا عمل درست معاشرہ درست عمل خراب تو معاشرہ خراب

نوٹ: ایصال ثواب ہر وقت جائز ہے اگر کوئی یہ چاہے کہ کلام پڑھکر یا صدقہ کر کے ثواب مرحوم کی روح کو بخشے تاکہ وہ بھی خوش ہو جائے یہ تو اچھی بات ہے جن روایات میں آیا ہے کہ عیدین کے روز میت کی روح گھر آتی ہے اگر گھر والوں کو خوش دیکھے تو روح بھی خوش ہو جائے اگر گھر والوں کو غمگین دیکھے تو روح بھی غمگین ہو کر واپس لوٹ جائے (دقائق الاخبار) یہ ممکن ہے لہذا ثابت ہوا کہ عید الفطر یا عید قربانی کے دنوں میں آدمی کو خوش رہنا چاہیے اس خوشی کو اللہ کی نعمت جانے تاکہ ثواب ملے

نوٹ: اکثر لوگ عید کے دن حرام کاموں میں ملوث ہوتے ہیں اور کہتے ہیں آج تو خوشی کا دن ہے خوشی کریں یہ شیطانی دھوکہ ہے غلط کام ہر وقت غلط ہوتا ہے لہذا کوئی شخص بھی نفس کے دھوکہ میں آکر خدا اور رسول خدا کو ناراض نہ کرے ہر وقت قانون شریعت کی پابندی کرے اللہ تعالیٰ نیک عمل کی توفیق عطا فرمائے آمین بحرمت سید المرسلین فقط سلطان احمد قادری

سوال: قربانی کے مسائل ضروریہ کیا ہیں وضاحت فرمائی جاوے

129

جواب: ۱: قربانی کرنا ہر ایسے مسلمان پر واجب ہے جس کے پاس قربانی کے تین دنوں میں حد نصاب یعنی تین ہزار روپے کا مال ہو یہ مقدار رقم کی ۱۹۹۴ کے مطابق ہے ورنہ ہر زمانہ میں ساڑھے باون تولہ خالص چاندی کی قیمت کو دیکھا جائیگا کیونکہ اصل نصاب چاندی ہے کرنسی نوٹ نہیں ہیں

نوٹ: اور یہی حکم حق مہر کا ہے کہ کم از کم دس درہم یعنی اڑھائی تولہ خالص چاندی کی قیمت ہو گا یہ جو عوام میں پچاس روپے مشہور ہیں یہ خلاف قانون شریعت ہے

۲: قربانی ہر سال صاحب نصاب پر واجب ہے چاہے وہ ستر قربانیاں بھی کر چکا ہو یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ سات قربانیاں پوری ہو گئیں اب ضرورت نہیں سراسر غلط ہے شریعت نے کوئی حد مقرر نہیں کی ہے لہذا اپنی طرف سے کوئی بات نہ کہے

۳: اگر گھر میں عورت خود صاحب نصاب ہے تو اس پر علیحدہ قربانی کرنا واجب ہے خاوند کی قربانی عورت کیلیے کافی نہیں

۴: اگر گھر میں کوئی لڑکا بالغ ہو کر علیحدہ کاروبار میں لگ کر صاحب نصاب ہو گیا ہو تو اس پر اپنی

Marfat.com

قربانی واجب ہو گی باپ کی قربانی اسکے لیے کافی نہیں ہر بالغ جو علیحدہ طور پر صاحب نصاب ہو اس پر قربانی واجب ہے

۵: قربانی کا جانور اگر عمر کے لحاظ سے پورا ہے تو اسکے وزن اور قد کا لحاظ نہ کرے قربانی جائز ہے

۶: بھیڑ بکری دنبہ بکرا جب پورے سال کا ہو تو قربانی جائز ہے مجبوری کے وقت چھ ماہ کا دنبہ بھی جائز ہے بشرطیکہ چھ ماہ کا ہوتے ہوئے سال بھر کا معلوم ہوتا ہو اکثر لوگ اس معاملہ میں غلطی کرتے ہیں لہذا غور کریں بیل گائے بھینس جب پورے دو سال کی ہو تب قربانی جائز ہے اونٹ پانچ سال کا ہونا ضروری ہے اگر جانور اتنا کمزور ہو کہ اچھی طرح چل بھی نہ سکے تو ایسے جانور کی قربانی مکروہ ہے اسی طرح بہت لنگڑے کی قربانی مکروہ ہے واضح بیمار جانور کی قربانی جائز نہیں جو جانور اندھا ہو اسکی قربانی جائز نہیں اگر جانور کو قربانی کرنے کیلیے گرایا اور اسکے بدن کی ہڈی وغیرہ ٹوٹ گئی یا زخم آگیا یا کوئی اور عیب لگ گیا تو اس وقت اسکی قربانی جائز ہے قربانی کے جانور کی جانچ پڑتال ضروری ہے قربانی کا جانور شوق سے اور احتیاط سے خریدنا چاہیے بعض لوگ لاپرواہی سے کسی کو رقم دیکر منگواتے ہیں پھر پچھتاتے ہیں

۷: بہتر یہ ہے کہ قربانی کا جانور خود ذبح کرے اگر کر سکتا ہو ورنہ قربانی کے وقت حاضر ہونا افضل ہے قربانی کے جانور کا ذبح کے بعد اپنے ہاتھ سے گوشت بنانا افضل ہے اکثر لوگ اپنے آپ کو کام سے دور رکھتے ہیں اور سفید پوش بنکر تماشا دیکھتے ہیں ایسا کرنا تکبری اور بڑائی کی علامت ہے لہذا جائز نہیں (سلطان احمد قادری)

۸: جس جانور میں سات آدمی شریک ہوتے ہیں سب کیلیے ضروری ہے کہ انکی نیت قربانی (خدا کی رضامندی و اطاعت) کی ہو اگر کوئی شریک کسی دنیاوی مقصد کیلیے شامل ہوا تو سب کی قربانی نہ ہو گی لہذا نیت خالص ہو (قربانی میں سوچ کر شریک بنائیں)

۹: قربانی کے جانور میں شریک سب کے سب صحیح عقیدہ مسلمان ہوں اگر کوئی غیر مذہب شامل ہو گیا تو سب کی قربانی نہ ہو گی

۱۰: قربانی کے گوشت کو سب ساتھیوں میں تول کر برابر برابر تقسیم کرنا چاہیے اندازہ لگانا جائز نہیں ہاں پھر اپنے تین حصوں کیلیے گوشت کو تولنا ضروری نہیں بلکہ تین حصے کرنا بھی ضروری نہیں اگر کوئی غریب آدمی ہے اور عیال دار ہے تو سب کا سب گوشت گھر رکھنا بھی جائز ہے یہ علیحدہ بات ہے کہ صدقہ کرنا افضل ہے (غیر ضروری لالچ بری چیز ہے) (ق)

قربانی کا اصل مقصد خدا کی خوشنودی کیلیے جانور کا خون بہانا ہے خدا کے پاس تقویٰ جاتا ہے

Marfat.com

گوشت نہیں جاتا

۱۲: اگر کسی شخص نے عقیقہ کرنا ہو تو وہ بھی قربانی کے جانور میں شامل ہو سکتا ہے مقصد ہے سب شریک طالب ثواب و رضا ہوں

۱۳: قربانی کی کھال یا کوئی گوشت کسی کو اجرت میں دینا جائز نہیں بہتر ہے کہ کھال بیچے نہیں جوں کی توں صدقہ کر دے

۱۴: شہروں میں نماز عید پڑھنے سے پہلے قربانی جائز نہیں اور قربانی کرنے کے بہانے نماز عید وقت سے قبل پڑھنا جائز نہیں

۱۵: ذبح کے وقت کئی کئی آدمی تعاون کیلیے چھری پر ہاتھ رکھتے ہیں سب کیلیے بسم اللہ اللہ اکبر پڑھنا ضروری ہے

۱۶: اگر کوئی شخص کسی میت کی طرف سے قربانی کرنا چاہے تو جائز ہے ہاں اگر خود صاحب نصاب ہو تو اپنی قربانی کرنا بھی ضروری ہے

۱۷: اگر کوئی صاحب حیثیت ہو تو چاہیے کہ ایک قربانی آقائے دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف سے بھی کر دے بڑے درجے کا کام ہے

۱۸: اگر کسی غریب کو لوگوں نے اتنا صدقہ دیا کہ وہ صاحب نصاب ہو گیا تو اس پر قربانی واجب ہو گئی اگر قربانی کا وقت باقی ہے

۱۹: اگر کسی آدمی کو لوگوں نے قربانی کی کھالیں دیں تو وہ بیچ کر مسجد میں لگا سکتا ہے قربانی کرنے والا خود مسجد میں نہیں لگا سکتا

۲۰: بعض لوگ قربانی کی کھال کو بیچ کر تھوڑے تھوڑے پیسے اپنی اولاد پر تقسیم کرتے ہیں یہ طریقہ اچھا نہیں کسی کو خاص نفع نہیں ہوتا

۲۱: اگر کوئی جانور قربانی کیلیے نامزد کر لیا تو اب اس سے فائدہ اٹھانا جائز نہیں اسکا دودھ اور اون صدقہ کر دینا چاہیے

سوال: کیا اللہ کے نبیؐ کو حاضر ناظر کہنا جائز ہے یا نہیں

130

جواب: ۱: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم حاضر و ناظر ہیں آپؐ کا حاضر و ناظر ہونا قرآن و سنت اور اجماع امت سے ثابت ہے

۲: جو بات قرآن و سنت سے ثابت ہو اس پر ایمان لانا فرض ہوتا ہے چونکہ یہ مسئلہ عقیدہ سے تعلق رکھتا ہے لہذا اس پر ایمان ہونا شرط ایمانی ہے بعض لوگ اس مسئلہ پر بڑا شور کر کے

Marfat.com

اعتراض کرتے ہیں اور انکار کرتے ہیں یا تو اس وجہ سے کہ وہ نبیؑ کے حاضر و ناظر کے مفہوم سے ناواقف ہیں یا پھر اس وجہ سے کہ انکے دلوں میں نبیؑ کی محبت نہیں عقیدت نہیں عظمت نہیں بلکہ انکے دلوں میں حسد بغض و نفرت بھری ہوئی ہے حالانکہ مسلمان کیلیے ضروری ہے کہ وہ اپنے دلوں سے حسد بغض اور نفرت نکال کر محبت عقیدت اور عظمت کو جگہ دے یہ بات فرض بلکہ ضروریات دین سے متعلق ہے اعتراض کرنے والوں میں ابھی تک میرے سامنے تین قسم کے لوگ آئے ہیں ۱: حاضر و ناظر کے مفہوم سے ناواقف ۲: لکیر کے فقیر لوگ ۳: اپنی ضد پر اڑ کر نبیؑ کے دشمن بن جانے والے لوگ ان شاء اللہ میری تحریر سے اول و دوم قسم کے لوگوں کو ضرور نفع ہو گا اور تیسرے قسم کے لوگوں کا خدا حافظ کیونکہ کوئی شخص بھی اپنے دشمن (العیاذ باللہ) کی تعریف نہیں سن سکتا اللہ تعالیٰ نبیؑ کی دشمنی سے محفوظ رکھے

۳: مفہوم حاضر و ناظر یہ ہے کہ آپؐ از روئے روحانیت رسالت رحمت نور نبوت ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں رہا از روئے جسمانیت تو یہ بات مسلمہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے جسم لطیف ہوتے ہیں لہذا باذن اللہ انکے کسی جگہ بھی تشریف لے جانے سے کوئی چیز مانع نہیں ہوتی مثلاً انبیاء علیہم السلام کا باوجود قبروں میں رہنے کے معراج کی رات بیت المقدس میں جمع ہونا اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے آسمانوں پر ملاقات کرنا آپ کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھتے دیکھنا پھر مسجد اقصیٰ میں دیکھنا پھر آسمان پر ملاقات ہونا بار بار بارگاہ الہیٰ میں آنا جانا اور ہر بار حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کرنا مظاہر حق شرح مشکوۃ میں ہے کہ اولیاء کرام بیک وقت کئی مقامات پر موجود پائے گئے چہ جائیکہ انبیاء علیہم السلام

نوٹ: اب اس بات پر دلائل پیش کیے جاتے ہیں اور صرف عبارات کے ترجمہ پر اکتفا کیا جائیگا (توکلت علی اللہ) ۱: قرآن پاک میں ارشاد خداوندی ہے اے نبیؑ ہم نے تجھ کو تمام جہانوں کیلیے رحمت بنا کر بھیجا ۲: اے نبیؑ ہم نے تجھ کو تمام دنیا کیلیے نبیؑ بنا کر بھیجا ۳: اے نبیؑ ہم نے تجھ کو ساری دنیا کو چمکا دینے والا آفتاب بنا کر بھیجا ۴: اے نبیؑ اللہ نہیں عذاب کرنے والا ایسے لوگوں کو جن میں آپؐ موجود ہوں ۵: اے لوگو تم جان لو کہ تم میں اللہ کا رسولؐ موجود ہے ۶: نبیؑ مومنوں کے قریب تر ہیں حتیٰ کہ انکی جانوں سے بھی

ان سب عبارتوں سے یہ بات واضح ہے کہ آپؐ کی رحمت سے نبوت سے نور سے برکت سے آپکے وجود باسعید سے حکومت سے کوئی جگہ خالی نہیں آپ مذکورہ بالا صفات سے ہر جگہ موجود ہیں

Marfat.com

اس بارے چند احادیث مبارکہ پیش کی جاتی ہیں = (۱) ایک رات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یارسول اللہ جتنے آسمان پر ستارے موجود ہیں اتنی نیکیاں آپؐ کے کسی امتی کی ہیں آپؐ نے فرمایا کہ عمرؓ بن خطاب کی اتنی نیکیاں ہیں = اس حدیث سے صاف ظاہر ھے کہ آپؐ کو تمام ستاروں کی تعداد کا اور ہر امتی کے اعمال کا علم ھے، حضرت عمرؓ آپؐ کی وفات کے بعد بھی عمل کرتے رہے معلوم ہوا آپؐ بعد وفات بھی امت کے اعمال مشاہدہ فرمارہے ہیں (۲) ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حوض کوثر کا ذکر فرمارہے تھے اور فرمایا کہ میں حوض کوثر کو اس جگہ سے دیکھ رہا ہوں (۳) ایک مرتبہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ نماز میں صفیں سیدھی رکھو میں تم کو جسطرح آگے دیکھتا ہوں اسی طرح پیچھے بھی دیکھتا ہوں. ان احادیث سے واضح ھے کہ آپؐ دیکھ رہے ہیں (۴) آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے حق دیکھا کیونکہ شیطان میری مثل نہیں بن سکتا

(۵) آپؐ ایک مرتبہ دو قبروں پر سے گزرے جن کو قبر میں عذاب ہو رہا تھا آپؐ نے کھجور کی تر شاخ منگوائی اور نصف نصف کر کے دونوں قبروں پر گاڑھ دیں اور فرمایا کہ جب تک یہ شاخیں تر رہیں گی عذاب قبر تخفیف ہوگی اور فرمایا کہ ان کو عذاب اس وجہ سے ہو رہا ھے کہ ایک تو چغل خور تھا اور دوسرا بوقت پیشاب چھینٹوں سے پرہیز نہ کرتا تھا. اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر آدمی کے عمل کو مشاہدہ فرماتے ہیں اور آپؐ کو یہ بھی معلوم ھے کہ کیا ہو رہا ھے یا کیا ہوگا

(۶) اس بارے یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ھے کہ حضور صلی اللہ علیہ والیہ وسلم قیامت کے روز آخری اور بڑے گواہ کی حیثیت سے پیش ہوں گے اور یہ گواہی تمام امت کی صداقت پر ہوگی تو یہ بات ظاہر ھے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب تمام امت کی صداقت پر گواہی فرمارہے ہیں تو لامحالہ اتنا تو ماننا پڑے گا کہ آپؐ ساری امت کا نور نبوت سے مشاہدہ فرمارہے ہیں (۷) اور حدیث شفاعت میں ملاحظہ ہو کہ ارشاد باری تعالیٰ یوں ہوگا کہ اے نبیؐ جس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ھے یا جس کا رائی برابر بھی عمل ھے اس کو دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کردے تو آپؐ دوزخ سے ایسے لوگ نکالیں گے جن کے دل میں رائی برابر ایمان یا رائی برابر عمل ہوگا تو اس حدیث سے ظاہر ھے آپؐ کو ہر امتی کے ہر ہر عمل کی خبر ھے اور آپؐ نور نبوت سے ہر امتی کے دل پر مطلع ہیں اتنی بات بھی نہ مانی جائے تو آخر مذکورہ حدیث کا جواب کیا ہوگا

Marfat.com

(۸) اس بارے وہ حدیث بھی قابل ذکر ھے جس کو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں اور علامہ نے شرح بخاری میں ذکر فرمائی حضرت مولانا نعیم الدین رحمتہ اللہ علیہ نے حاشیہ کنزالایمان پر درج فرمائی اور علامہ شبیر احمد عثمانی رحمتہ اللہ علیہ نے تفسیر عثمانی میں ذکر فرمائی وہ حدیث یوں ہے کہ منافقوں کو مسجد سے نکال کر رسوا کیا اس حدیث سے یہ بات واضع ھے کہ بعطائے خداوندی آپؐ لوگوں کی دلی کیفیت سے واقف ہیں

نوٹ: اس قدر آیات قرانی اور احادیث مبارکہ کی موجودگی میں وہ کیا بات ھے جو ہم کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیثیت حاضر وناظر پر ایمان لانے سے مانع ہو الحمد اللہ مبارک ھے اہل سنت والجماعت کو کہ آپؐ کی شا ... یں اشارہ بھی دیکھ لیں تو سر خم تسلیم کرتے ہیں برعکس ان بدبختوں کے کہ اس قدر آیا ... قرانی اور احادیث مبارکہ کے اپنی ضد پر اڑے ہیں فقط انکا مطمع نظر نفس پرستی ہے یا تو ... عقیدہ حاضر ناظر سے انکو جہالت مانع ہے یا حسد و بغض مانع ہے یا پھر بدبختی کی دیوار رکاوٹ بن گئی ہے

۹: امام غزالی رحمتہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی مسجد میں داخل ہو یا مسلمان کے گھر میں اور کوئی آدمی نہ ہو جس پر سلام کیا جائے تو کہہ دیا کرو والصلواۃ والسلام علیک یارسول اللہ یا السلام علیک ایھا النبی ورحمتہ اللہ اس لیے کہ آپؐ کی روح اقدس ہر مسلمان کے گھر اور مسجد میں موجود ہے اسلیے کہ آپؐ ازروئے روحانیت اور نور نبوت کے ہر جگہ حاضر وناظر ہیں

ضروری تنبیہہ: بعض جاہل قسم کے مولوی عوام کو دھوکہ دیتے ہیں کہ اگر نبیؐ نور ہوتا اور حاضر ناظر ہوتا تو ہمارے گھروں میں روشنی ہوتی ہم کو روشنی کرنے کی ضرورت نہ ہوتی یہ بلب اور دیے کیوں جلائے جاتے ہیں یا کہتے ہیں کہ اگر نبیؐ حاضر ناظر ہوتا تو ہم نماز کا امام کیوں بناتے ہیں نبیؐ ہی امام ہوتا یا کہتے ہیں کہ اگر نبیؐ حاضر وناظر ہوتا ہماری فریاد سنتا تو ہم کو پیروں فقیروں کی کیا ضرورت ہے ان تمام جاہلانہ سوالوں کا جواب عالمانہ پیش کرتا ہوں ملاحظہ ہو اور خدا کیلئے انصاف ہو حشمد نہ ہو

الجواب: حضرات قرآن نور ہے فرشتے نور ہیں قرآن ہر گھر موجود ہے فرشتے ہر آدمی کے ساتھ موجود ہیں خدا کی ذات سے کوئی ذرہ خالی نہیں پھر سورج چاند ستاروں کی کیا ضرورت ہے گھروں میں روشنی کرنے کی ضرورت کیا ہے جب خدا ہر جگہ موجود ہے تو انبیاء علیھم السلام کی ضرورت کیا ہے جب خدا ہادی موجود ہے تو قرآن کی ضرورت کیا ہے

جب صحت دینے والا خدا موجود ہے تو ڈاکٹر کے پاس جانے کی ضرورت کیا ہے۔ جب پیدا کرنے والا

اللہ موجود ہے تو گائے کے لیے بیل کی تلاش کیوں ہے جب رزق دینے والا رازق موجود ہے تو مزدوری کرنے کی ضرورت کیا ہے زمین میں ہل چلانے کی ضرورت کیا ہے کھاد ڈالنے کی ضرورت کیا ہے ٹیوب ویل والے کے سامنے پانی کیلیے جھکنے کی ضرورت کیا ہے

ان سب باتوں کا جواب یہ ہے کہ مستقل کارساز اللہ ہی کی ذات ہے اور مذکورہ بالا تمام نقل و حرکت ذرائع اور وسائل ہیں

جس طرح خدا کی موجودگی میں دیگر وسائل کی ضرورت ہے اسی طرح حضور علیہ السلام کے حاضر و ناظر ہونے کے باوجود امام کی بھی ضرورت ہے پیر و فقیر کی بھی ضرورت ہے خدا نور ہے فرشتے نور ہیں قرآن نور ہے مگر ہر آنکھ نہیں دیکھ سکتی اسی طرح نبی نور ہے مگر ہر آنکھ نہیں دیکھ سکتی

سوال: نماز تراویح میں اگر حافظ قرآن کے پیچھے سامع نہ ہو اور وہ کسی شخص کو (جو خارج نماز ہو) بٹھائے کہ میں جہاں غلطی کروں میری درستی کی جائے وہ شخص قرآن مجید ہاتھوں میں لیکر بیٹھ جاتا ہے جہاں سے امام غلطی کرتا ہے وہ لقمہ دیتا ہے کیا ایسا کرنا جائز ہے

جواب: امام کیلیے کسی ایسے شخص کا لقمہ قبول کرنا جائز نہیں جو نماز جماعت میں شامل نہ ہو اگر کوئی امام خارج نماز جماعت کا لقمہ قبول کر گیا تو نماز ٹوٹ جائیگی اگر امام نماز تراویح میں یا کسی اور جہری نماز میں قرآن مجید کی قرأت کرتا ہے اور کسی آدمی کی ڈیوٹی لگاتا ہے کہ وہ قرآن لیکر بیٹھ جائے جہاں سے امام غلطی کرے وہاں سے اسکی درستی کرے تو نماز تراویح کے جس دوگانہ میں ایسا ہوگا وہ دوگانہ فاسد ہو جائیگا اس مسلمہ اصول سے انحراف کرنے والا فاسق و فاجر ہے ایسا شخص امامت کے قابل ہی نہیں جو شریعت کی پابندی نہیں کرتا اور اپنی من مانی کرتا ہے اگر کسی امام کو یہ خطرہ ہے کہ میں ہر رکعت میں بھول جاؤں گا تو ایسا امام دو میں سے ایک کام کرے یا تو اپنے پیچھے سامع کھڑا کرے جو نماز جماعت میں پابندی سے شامل ہو یا پھر ایسی سورتیں نماز میں پڑھے جو صحیح یاد ہوں اگر کسی شخص کو چند سورتیں بھی یاد نہیں تو ایسے شخص کا امامت کے مصلے پر کھڑا ہونا بھی خلاف شریعت اور باعث شرم ہے جب قل ھو اللہ احد اور انا اعطینک الکوثر پڑھنے سے نماز جائز ہے تو خواہ مخواہ وہ سورتیں نہ پڑھے جو اچھی طرح یاد نہ ہوں اس اصول کی مخالفت کرنے سے امام اور مقتدیوں کی نماز برباد ہو جاتی ہے لہذا اس اصول کی سختی سے پابندی کرنی چاہیے

Marfat.com

سوالات | بسم اللہ الرحمن الرحیم | اعترافات

جو مشرک لوگ اللہ کو چھوڑ کر ایسے بتوں کی پوجا کرتے ہیں جو کچھ بھی نہیں بنا سکتے بلکہ وہ خود انسانوں کے ہاتھ سے بنے ہوئے ہیں۔ یہ غیر روح ہیں ان میں کوئی جان نہیں۔ ان کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ قیامت کب آئے گی لہذا اے لوگو تمہارا معبود صرف ایک اللہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں (سورۃ نحل 20-21-22)

اے لوگو تم اللہ کے **محتاج** ہو وہ کسی کا **محتاج** نہیں وہ بے پرواہ ہے تعریفوں والا (سورۃ فاطر) بھلا کون **بیقرار** کی فریاد سنتا ہے جب وہ اللہ کو پکارتا ہے۔ اور کون برائی (مصیبت) کو دور کرتا ہے اور کس نے تم کو زمین میں خلیفہ بنایا ہے۔ کیا ہے کوئی معبود ... اللہ کے ساتھ (سورۃ نمل 62) اللہ جسے چاہتا ہے لڑکیاں عطا کرتا ہے جسے چاہتا ہے ... عطا کرتا ہے۔ جسے چاہتا ہے لڑکے لڑکیاں دونوں عطا کرتا ہے جسے چاہے بانجھ بنا ... (سورۃ شوریٰ 50.49) اگر اللہ تم کو تکلیف دے تو اس کے سوا کون دور کرے۔ اور اگر وہ تم کو بھلائی عطا کرے تو وہ ہر بات پر قادر ہے (سورۃ انعام 17) اور اللہ کے لئے ہیں خزانے زمین و آسمانوں کے لیکن منافق (کافر) نہیں سمجھتے بے شک اللہ جسے چاہے بے حساب رزق عطا فرمائے جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو لیٹے لیٹے بیٹھے بیٹھے کھڑے کھڑے ہمیں پکارتا ہے اور جب ہم اس کی تکلیف دور کرتے ہیں تو ایسے چلتا ہے جیسے ہم کو پکارتا نہ تھا (سورۃ یونس 10-11-12) وہ پیدا کرنے والا ہے آسمانوں زمین کا جب وہ کسی چیز کو پیدا کرنے کا فیصلہ کرتا ہے تو فرماتا ہے ہو جا تو وہ چیز ہو جاتی ہے (سورۃ بقرہ 117) کہہ دے اے بادشاہی کا مالک تو جسے چاہتا ہے بادشاہی عطا کرتا ہے اور جس سے چاہتا ہے چھین لیتا ہے۔ اگر اللہ رزق روک دے تو کون ہے جو تم کو رزق دیگا (سورۃ ملک 21) اے مشرکو جن کو تم اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہو وہ بھی تمہاری طرح بندے ہیں (بے بس) اگر تم سچے ہو تو ان کو پکارو کیا وہ تمہاری پکار قبول کرتے ہیں۔ کیا تم اللہ کا شریک بناتے ہو ان **بتوں** کو جو کچھ بھی نہیں بنا سکتے بلکہ خود تمہارے ہاتھوں کے بنائے ہوئے ہیں وہ

Marfat.com

تمہاری مدد کرنے کے قابل کہاں وہ تو اپنا بچاؤ بھی نہیں کرسکتے۔(سورۃ اعراف 191-192) اے اللہ تو جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے جسے چاہتا ہے بے عزت کرتا ہے۔ تیرے ہاتھ میں بھلائی ہے اس سے بڑھ کر گمراہ کون ہے جو اللہ کو چھوڑ کر اس کو پکارے جو قبول کرنے کی طاقت نہیں رکھتا بلکہ قیامت کے روز اسے خبر ہی نہ ہو کہ مجھے کسی نے پکارا ہو (احقاف 25) سورۃ نمل 79-80 اے نبی ﷺ آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے بے شک آپ ان کو نہیں سنا سکتے جو قبروں میں پڑے مردے ہیں (فاطر 22)

نوٹ۔ یہ ہیں دلائل ان لوگوں کے جو توحید کی آڑ لے کر انبیاء علیہ السلام اور اولیاء کرام کی شان کے منکر ہیں بار بار اللہ کے پیارے بندوں کی شان میں گستاخیاں کرنے والے خود گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والے جن کی **نشاندہی** سید المرسلین خاتم النبین رحمت العالمین سید الاولین و **آخرین** نے چودہ سو سال قبل بیان فرمائی تھی۔ دراصل یہی لوگ خدا کی قدرت کے منکر خدا کی عطا کے منکر۔ **اہلسنت** والجماعت پر اعتراض ان کا شیوہ ہے۔ حالانکہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جو جماعت **اہلسنت** سے دور ہوا جہنم میں گرا

جواب۔ قرآن کریم میں جہاں جہاں لفظ "مِن دُونِ اللہ" آتا ہے وہاں مطلب بت اور شیطان جن اور شیطان انس۔ فرعون۔ نمرود۔ ابو جہل وغیرہ ہوتا ہے جس جگہ اللہ کے ولیوں کا ذکر ہوتا ہے وہاں لفظ اَولیاءَ اللہ آتا ہے جس جگہ اللہ کے رسولوں کا ذکر ہوتا ہے وہاں لفظ انبیاء اللہ آتا ہے حدیث پاک میں ہے جس نے قرآن مجید کی کسی ایت کا مطلب اپنی طرف سے بیان کیا وہ جہنمی ہے وہ لوگ اپنا انجام خود معلوم کریں جو لوگ قرآن کریم کی سینکڑوں آیات مبارکہ کا مطلب اپنی نفسانی خواہشات کے مطابق بیان کرتے ہیں۔ اوپر جو تقریباً بیس آیات پیش کی گئیں وہ سب کی سب **بتوں** اور بت پرستوں کے خلاف نازل ہوئی ہیں مگر نفس پرستوں نے۔ انبیاء اللہ پر فٹ کر دی ہیں افسوس ہے کہ بلا **وجہ** ضد میں آکر جہنم **خرید** رہے ہیں۔ ان شیطان کے سینگوں نجدیوں سے پہلے کسی نے ان آیات کو انبیاء اور اولیاء اللہ کے بارے نہ سمجھا۔ آج سے کافی عرصہ پہلے ایک فرقہ معتزلی پیدا ہوا

Marfat.com

تھا مگر انہوں نے بھی۔ انبیاء اور اولیاء کی شان میں کوئی ایک بے ادبی بھی ایسی نہیں کی جیسے آجکل کے برائے نام کلمہ گو ہزاروں گستاخیاں کرتے ہیں (العیاذ باللہ) کوئی شخص اتنے تک ولی نہیں بن سکتا جب تک **شریعت** کی پابندی نہ کرے یا کسی اللہ والے کی نظر کرم نہ ہو جائے تو تمام اولیاء کرام جنہوں نے مجاہدے کیے ہیں۔ کسی نہ کسی اللہ کے ولی کی **بعیت** کی ہے اللہ تک پہنچنے کے لئے ان کو وسیلہ بنایا ہے ان کے بتائے ہوئے وظائف کیے ہیں ان کی مزاروں پر مراقبے کیے ہیں یہ وہ اصول ہیں جن پر سنی بریلوی۔ دیوبندی متفق ہیں۔ بر صغیر میں شاہ عبدالحق شیخ محدث دہلوی۔ شاہ عبدالرحیم۔ شاہ عبدالعزیز۔ شاہ ولی اللہ۔ شاہ رفیع الدین۔ شاہ عبدالقادر۔ مولوی محمد قاسم نانوتوی۔ مولوی رشید احمد گنگوہی۔ ان کے پیرومرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی مولوی اشرف علی تھانوی۔ مولوی محمد یعقوب دیوبندی۔ وغیرھم سب کے سب مزارات اولیاء پر مراقبے کے قائل ہیں یہ سب کے سب دم درود تعویز وغیرہ ۔ کے قائل اور عامل ہیں۔

صحابہ کرامؓ پر قربان جایئے جب بھی کوئی پریشانی لاحق ہوتی سیدھے بارگاہ رسالت میں جاتے مشکلیں حل ہوتیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کو پانی کی ضرورت پیش آئی تو حضرت موسیٰ کی لاٹھی کے وسیلے سے پانی نکلا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوم نے آسمان سے پکا پکایا کھانا مانگنا چاہا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ الہٰی میں درخواست پیش کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام وسیلہ بنے اور کھانا نازل ہوا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کو قاتل معلوم کرنا تھا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام وسیلہ بنے اور قاتل معلوم ہوا کہ مقتول زندہ ہو گیا۔ اپنا قاتل خود بتادیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مٹی کے پرندے بنائے پھونک ماری اور اڑا کر دکھایا۔ مادرزاد اندھوں کی آنکھوں پر پھونکا دیا اور آنکھوں میں نور آگیا قم باذن اللہ کہہ کر قبر والے مردوں کو زندہ کیا۔ برص والے لاعلاج مریضوں کے جسم پر ہاتھ پھیرا اور ان کو تندرست کیا جو لوگ کچھ کھا کر آتے اور جو کچھ گھروں میں رکھ کر آتے آپ سب کی خبریں فرماتے تھے۔ حضرت سلیمان کے امتی نے آنکھ جھپکنے تک بلقیس

Marfat.com

کا تخت حاضر کر دکھایا حضور علیہ السلام نے اپنی انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری کر دکھائے مگر افسوس کہ ان عقل کے کوروں کو نہ ایسی آیات نظر آتی ہیں نہ احادیث نبویؐ پر غور کرتے ہیں۔ خواہ مخواہ لکیر کے فقیر بنے ہوئے ہیں

تبصرہ

انبیاءؑ اللہ تعالیٰ کے مخصوص ایسے بندے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے لئے وسیلہ بنا کر بھیجا ہے قرآن مجید پر غور کریں۔ اللہ تعالیٰ نے چھٹے پارہ میں ارشاد فرمایا کہ اے ایمان والو۔ اللہ کی طرف کوئی وسیلہ تلاش کرو۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے ایمان والوں میرے محبوب کی تعظیم کرو توقیر کرو اور میرے محبوبؐ پر صلوٰۃ و سلام پڑھو۔ اللہ تعالیٰ نے جہاں جہاں اپنی بندگی کا حکم دیا ہے وہاں وہاں اپنے محبوبؐ کی فرمانبرداری کا حکم بھی دیا ہے۔ یہاں تک کہ نماز جیسی مخصوص بندگی میں بھی اللہ کے رسولوں اور اللہ کے صالحین بندوں کا ذکر ہے یعنی اللہ کی عبادت مکمل ہی تب ہوتی ہے جب اس کے برگزیرہ بندوں کی تعریف کی جائے۔ قرآن پاک گواہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے بندوں کی دعاؤں کو قبول فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوبؐ کے لئے مقام محمود کی بشارت فرمائی اور حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ کہ جنت کا دروازہ میں ہی کھلواؤں گا۔ سب سے پہلا شفیع میں ہونگا قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے محبوبؐ سے وعدہ فرمایا کہ میں تجھے اتنا عطا کرونگا۔ منہ مانگا عطا کروں گا کہ تو راضی ہو جائے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوبؐ کا مرتبہ دنیا کو دکھانے کے لئے عرشوں پر بلایا ہے۔ ملائکہ مقربین بھی حیران رہ گئے کہ یہ مقام نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا ہے نہ کسی کے گمان میں آیا کیا نہ دیکھا اللہ نے اپنے محبوب کو یہ مقام اور مرتبہ عطا فرمایا کہ آپ پتھروں کو کلمہ پڑھواتے ہیں۔ درختوں کو کلمہ پڑھواتے ہیں بتوں کو کلمہ پڑھواتے ہیں۔ پرندوں کو کلمہ پڑھواتے ہیں۔

نوٹ ۔ کیا اتنی حقیقتوں کے باوجود یہ کہنا کہ انبیاءؑ اور اولیاءؒ اللہ کے پاس کیوں جاتے ہو وہ کیا دیں گے ان کے پاس جانا شرک ہے ان سے دعا کروانا شرک ہے کیا ایسے بکنے والے

Marfat.com

قران وسنت کے منکر نہیں تو کیا ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ہی لاٹھی مارنے سے دریا میں راستہ بن گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی ہی اژدہا بن گئی حضرت امام شافعی فرماتے ہیں کہ اگر میری کوئی مشکل رک جائے تو میں امام اعظم ابو حنیفہؒ کی قبر کو وسیلہ بناتا ہوں تو میری مشکل حل ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کا سجدہ کریں ابلیس ہی تھا جس نے اللہ کے نبی آدم علیہ السلام کی تعظیم کا انکار کیا۔ آج بھی جو لوگ انبیاء علیہ السلام کی تعظیم کو شرک کہتے ہیں انشاء اللہ ان کا حشر بھی ابلیس جیسا ہو گا۔ کیا حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ اپنے مرید کے ڈوبتے جہاز کو کندھا دیکر باذن اللہ بچا سکتے ہیں۔ کیا مولوی اشرف علی تھانوی ایک مرید کی جلتی دکان کو بچا سکتے ہیں۔ کیا اسماعیل دہلوی قتل ہونے کے بعد اپنے مرید کے گھر آسکتے ہیں اور صبح تک ان کی گھر یلو دری پر خون کے قطرے چھوڑ سکتے ہیں۔ کیا شاہ ولی اللہ ماں کے پیٹ میں گھر آئے مہمانوں کا استقبال کر سکتے ہیں۔ کیا اولیاء اللہ اصحاب **کہف** کے ساتھ چلنے والا کتا جنتی ہو سکتا ہے۔ جب حضرت شیخ عبد القادر جیلانی مال بردار ڈوبے ہوئے جہاز کو ترا سکتے ہے۔ جب حضرت پیر مہر علی شاہ مرزا قادیانی کو لیٹرین میں شرما سکتا ہے۔ تو انبیاء علیہ السلام اپنے غلاموں کی امداد کیوں نہیں کر سکتے جب عدالت میں وکیل پکڑنا سفارش کروانی بیمار کو حکیم کے پاس لے جانا۔ علاج کروانا شرک نہیں تو انبیاء اور اولیاء کو وسیلہ پکڑنا کہاں سے شرک نکل آیا حضور علیہ السلام نے سچ فرمایا ہے کہ **آخری** زمانہ میں ایسے لوگ نکل آئیں گے جو کافروں کو چھوڑ کر مسلمانوں پر شرک کے فتوے لگائیں گے   افسوس صد افسوس کہ چودہ سو سال تک جن باتوں کو اسلام کہا جاتا رہا ہے آج چند بے لگام کلمہ گو ان کو شرک کہہ دیں **شریعت** مطہرہ کسی کے باپ کی جاگیر نہیں کہ جو چاہے جب چاہے کسی کام کو حرام کہہ دے کسی چیز کو حرام قرار دینا اللہ کا کام ہے یا اللہ کی اجازت سے اللہ کے رسول کا کام ہے صفحہ اول پر درج شدہ آیات مبارکہ کا جو ترجمہ اور مطلب نام نہاد توحیدوں نے بیان کیا ہے وہ بتائیں کہ وہ کون سی آیت ہے جو صحابہؓ کرام کے خلاف اتری ہو صحابہؓ کرام تو خدا کے نام

Marfat.com

پر اپنی جانیں قربان کر دیتے تھے۔ حضرت ربیعہؓ جنت کی سنگت حضورؐ ہی سے مانگتے ہیں حضور علیہ السلام ہی کے آنے سے عرب جیسا بگڑا ہوا معاشرہ درست ہوا حضورؐ ہی کی برکت سے آپؐ کی امت تمام امتوں سے زیادہ ہوئی۔ فقط

نمبر 1۔ ایک شخص حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اسلام کی شرائط پوچھیں حضور علیہ السلام نے اسلام کی شرائط بتائیں۔ پانچ وقت کی نمازیں فرمائیں وہ شخص عرض گزار ہوا کہ میں ان شرائط پر اسلام قبول نہیں کرتا۔ کیونکہ نماز عصر و فجر میرے بس کی بات نہیں۔ تو حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا باقی تین نمازوں کی شرائط پر اسلام قبول کرلو اس شخص نے اسلام قبول کر لیا۔ ابو داؤد شریف

نمبر 2۔ حضور علیہ السلام کی متعدد احادیث مبارکہ ہیں جس میں حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ پوری دنیا میرے لئے ایسے ہے جیسے ہتھیلی پر رائی کا دانہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ معراج کی رات اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے کندھوں کے درمیان رکھا جس کی ٹھنڈک میرے دل تک پہنچی۔ تو میں نے تمام زمینوں اور تمام آسمانوں کی ہر چیز معلوم کرلی بلکہ فرمایا پوری کائنات میرے لئے کھل کر سامنے آگئی مشکواہ شریف

نمبر 3۔ حضورؐ علیہ السلام کی متواتر احادیث مبارکہ ہیں کہ فرمایا میں اسوقت بھی نبی تھا جس وقت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے میں اسوقت بھی خاتم النبین تھا جب آدم علیہ السلام گارہ کی حالت میں تھے میں اسوقت بھی نبیؐ تھا جب آدم علیہ السلام مٹی اور پانی کے درمیان تھے۔ مشکواۃ باب سید المرسلین

نمبر 4۔ حضور علیہ السلام نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا تیری عمر کتنی ہے جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا مجھے فلاں فلاں سجدے بارگاہ الٰہی میں یاد ہیں اور سالوں کی تعداد کا صرف اندازہ کر سکتا ہوں کہ عرش الٰہی کے پہلو میں ایک نور دیکھا تھا۔ فرمایا وہ نور میرا ہی تھا۔ معارج النبوۃ حصہ سوئم

Marfat.com

نمبر 5۔ قرآن مجید کی ایت پارہ نمبر 27 سورۃ نجم فاوحیٰ الی عبدہ مااوحی کی تفاسیر میں اگرچہ مفسرین کرام نے بہت کچھ لکھاہے وہاں ایک بات یہ بھی لکھی کہ حضور علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے نوے ہزار باتیں عطا فرمائیں جس میں سے تیس ہزار آپؐ نے عام بیان فرما دیں اور تیس ہزار خاص خاص صحابہ کرامؓ کو فرمادیں اور تیس ہزار کا آپؐ کے سوا کسی کو بھی علم نہیں۔ جواہر **التفسیر**

نوٹ۔ معراج کی رات میں ہونے والی ملاقات کو صرف نوے ہزار باتیں کہنا کوئی بڑی بات نہیں جب آپؐ کی مشہور احادیث موجود ہیں کہ میرے لئے کائنات کی ہر چیز کھل گئی تو مسئلہ بھی حل ہو گیا (S.A)

نمبر 6۔ حضور علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں دعا کی کہ یا اللہ مکہ شہر کے دو عمروں میں سے ایک عمر کو دولت ایمان سے نواز کر میرا غلام بنادے تاکہ اسکے ذریعے دین اسلام کی تحریک قوت پکڑے یا عمرؓ بن خطاب یا عمر بن ہشام (ابو جہل) تو اللہ نے عمرؓ بن خطاب کو پسند فرمایا۔ مشکواہ باب فضائل عمرؓ بن خطاب

نوٹ۔ ایت خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ نازل ہوئی تو حضور علیہ السلام کو تمام ان کفار کا علم دیا گیا جو ایمان لانے والے نہ تھے اور جب ایت مبارکہ **ولا تصل علی احد منھم مات** نازل ہوئی تو حضور علیہ السلام کو تمام منافقین کا علم دیا گیا۔ لہٰذا یہ بات تفاسیر سے روز روشن کی طرح واضح ہے کہ حضور علیہ السلام کو معلوم تھا کہ ابو جہل مسلمان نہ ہو گا (فاعتبروا یا اولوالابصار)

نمبر 7۔ بخاری شریف عن ابی ہریرہ اور دیگر احادیث مبارکہ کی کتابوں میں بہت سے ارشادات ملتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ میری اولاد **اہلبیت** کو قریش کے نوجوان قتل کریں گے محدثین کرام نے اور صحابہؓ کرام نے ان ارشادات سے معلوم کر لیا تھا کہ۔ امیر معاویہؓ کی اولاد ہی اولاد رسول کو قتل کریں گے حضرت ابی ہریرہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے مجھے دو تھیلے علم کے عطا فرمائے ایک تو میں نے لوگوں کے سامنے بیان کر دیا اور اگر دوسرا تھیلہ بیان کروں تو خطرہ ہے لوگ میری گردن کاٹ ڈالیں

Marfat.com

(بخاری شریف مشکوٰۃ شریف مظاہر حق)

نمبر 8۔ حضور علیہ السلام ایک غزوہ سے واپس آرہے تھے راستہ میں ہوا چلی چوپائے بھاگنے لگے تو حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا آج مدینہ میں رفاعہ کا انتقال ہو گیا (منافق)

باب معجزات مسلم شریف و مشکوٰۃ خصائص الکبری

نمبر 9۔ حضور علیہ السلام کی حقیقت انسانوں اور جنوں سے پوشیدہ رکھی گئی ہے کیونکہ حضور علیہ السلام کی ذات و صفات پر ایمان لانا شرط مسلمان ہے اور ایمان وہی معتبر ہے جو پوشیدہ چیز پر لایا جائے ایک حدیث معارج **النبوت** میں نظر سے گزری کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اے عائشہؓ میری حقیقت کو میرے رب کے سوا کوئی نہیں جانتا اور مشکوٰۃ مصابیح باب فضائل ابو بکر صدیقؓ میں ایک حدیث موجود ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اے ابو بکر میں اللہ کے سوا اگر کسی کو جانی دوست بناتا تو تجھے بناتا۔ اور جانی دوست ہی حقیقت دوست سے پورا واقف ہوتا ہے لہذا یہ بات درست ہے کہ آپؐ کی حقیقت کو سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا اور اسی طرف اشارہ کیا ہے حضرت عمرؓ فاروق اعظم نے جیسا کہ کتاب فضائل اعمال مولانا محمد زکریا شیخ الحدیث سہارنپوری نے تبلیغی نصاب میں واضح طور پر کیا ہے کہ اے رسول خدا تیری حقیقت کو خدا کے سوا کسی نے نہ جانا

نمبر 10۔ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کے اعمال تا قیامت میرے سامنے آئے میں نے اپنی ساری امت کی تا قیامت اچھائیاں اور برائیاں دیکھ لیں میں امتی کی نیکی کو دیکھ کر خوش ہوتا ہوں اور گناہ کو دیکھ کر رنجیدہ ہوتا ہوں

(بخاری شریف مسلم شریف مشکوٰۃ شریف)

نمبر 11۔ حضور علیہ السلام کے سامنے ایک جنازہ حاضر ہوا تو حضور علیہ السلام نے اس میت پر خود نماز جنازہ نہ پڑھی صحابہؓ کرام کو فرمایا کہ تم اپنے بھائی کی نماز جنازہ پڑھو صحابہؓ کرام نے نماز جنازہ پڑھی دعا بھی فرمائی تو ارشاد فرمایا کہ اس شخص نے خیبر کے مقام پر مال غنیمت سے منکے چرائے تھے۔ جب صحابہؓ کرام نے اس کے گھر سامان کی تلاشی لی تو وہ منکے

Marfat.com

بر آمد ہوئے (ابو داؤد شریف) باب غنائم

نوٹ۔ مدینہ میں منافق مرا زوردار آندھی چلی سواریاں بدکیں حضورؐ نے خبر دی (مشکوٰۃ باب معجزات)

نمبر 12۔ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جب سورج غروب ہوتا ہے تو عرش الٰہی کے سامنے بارگاہ الٰہی میں سجدہ کرتا ہے اور دوبارہ مشرق سے طلوع ہونے کی اجازت لیتا ہے۔ فرمایا قرب قیامت سورج سجدہ کریگا قبول نہ ہوگا مشرق سے طلوع ہونے کی اجازت لے گا اجازت نہ ملیگی دوبارہ مشرق کی طرف سے طلوع ہونے کی بجائے واپس ہوگا اور مغرب کی طرف سے طلوع ہوگا۔ (بخاری شریف)

نوٹ۔ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ میں تقدیر اور فیصلے لکھنے والے فرشتوں کے قلموں کی آواز سنتا ہوں مشکوٰۃ حدیث پاک میں ہے حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا میری آنکھ وہ دیکھتی ہے جو کسی کی آنکھ نہیں دیکھتی اور فرمایا میرے کان وہ سنتے ہیں جو کسی کے کان نہیں سنتے (مشکوٰۃ شریف)

نوٹ۔ جب ماں کے پیٹ میں اولیاء کرام کا دیکھنا اور سننا ثابت ہے (مثلاً ارواح۔ ثلاثہ۔ جمال اولیا۔ درثمین۔ تفسیر عزیزی وغیرہ) تو حضور علیہ السلام کا ماں کے پیٹ میں لوح محفوظ پر چلنے والی قلم کی آواز سننا بالکل ممکن ہے انیس الواعظین میں یہ روایت نظر سے گزری مواہب اور معارج **النبوۃ** میں دیکھی جاسکتی ہے

نمبر 13۔ حضور علیہ السلام کے ساتھ حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ سفر کر رہے تھے فرماتے ہیں کہ ہم جس درخت یا پتھر کے قریب سے گزرے آواز سنتے السلام علیک یارسول اللہ میں متعجب ہوا تو حضور علیہ السلام نے میرے تعجب کو دیکھ کر فرمایا اے علیؓ کائنات کا ذرہ ذرہ جانتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں میری رسالت سے صرف کافر جن وانس ہی انکاری ہیں وہ بھی ضد کی بنا پر ورنہ اللہ تعالیٰ دوسرے پارہ میں ارشاد فرمایا کہ یہود ونصاری میرے محبوبؐ کی رسالت حقہ کو ایسے ہی جانتے ہیں جیسے اپنے **بیٹوں** کو مگر یہ ضد کی وجہ سے

Marfat.com

کافر ہوئے ہیں مشکوۃ شریف

نمبر 14۔ حضور علیہ السلام ایک غزوہ سے واپس ہوئے جب آپؐ ہتھیار جسم مبارک سے کھول رہے تھے یہ بھی فرمارہے تھے کہ ہم جہاد اصغر سے واپس ہوئے جہاد اکبر کی طرف (مظاہر حق)

نوٹ۔ حضور علیہ السلام نے نفس کے ساتھ جہاد کو جہاد اکبر فرمایا کیونکہ کافروں سے جنگ اتنی مشکل نہیں جتنی اپنے نفس سے جنگ مشکل ہے اسی لئے حضرت عمرؓ نے ایک موقع پر فرمایا کہ دنیا میں میرا دشمن صرف ایک ہی ہے اور وہ ہے میرا نفس قرآن کریم کی کئی آیات مبارکہ سے ثابت ہے کہ نفس کشی کو جہاد فرمایا گیا ہے۔ حدیث پاک میں ہے سب سے بڑا مشرک وہ ہے جو نفس کا مطیع ہو جائے

نمبر 15۔ ایک شخص رمضان المبارک کا فرض روزہ توڑ کر حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ عرض گزار ہوا یارسول اللہ میرے لئے کیا حکم ہے فرمایا ساٹھ روزے رکھنا عرض کیا یارسول اللہ مجھ میں یہ قوت نہیں ہے فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا عرض کیا یارسول اللہ مجھ میں یہ بھی قوت نہیں ہے تھوڑی دیر بعد کھجوروں کا ٹوکرا آگیا حضور علیہ السلام نے فرمایا یہ کھجوریں لے اور مسکینوں میں تقسیم کردے عرض کیا یارسول اللہ پورے مدینہ شہر میں میرے گھر والوں سے زیادہ مسکین کوئی نہیں حضور علیہ السلام **مسکرادیے** (بخاری شریف) **بخاری** شریف

نمبر 16۔ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جب تم میت کو دفن کر کے واپس لوٹتے ہو قبر والا تمہارے جوتوں کی آہٹ سنتا ہے (بخاری شریف باب جنائز و عذاب قبر)

نمبر 17۔ حضور علیہ السلام ایک دن اپنے حجرے مبارک سے باہر تشریف لائے آپؐ کے دونوں ہاتھوں میں ایک ایک کتاب رجسٹر تھا فرمایا اے صحابہؓ میرے جو داہنے ہاتھ میں کتاب ہے اس میں تمام جنتیوں کے نام انکے باپ اور ان کے قبیلوں کے نام ہیں۔ آخر میں سب کا میزان ہے جو کتاب میرے بائیں ہاتھ میں ہے اس میں تمام جہنمیوں کے نام

Marfat.com

ان کے قبیلوں کے نام درج ہیں آخر میں میزان ہے فرمایا میں سب جنتیوں اور جہنمیوں کو جانتا ہوں ان کے باپوں اور قبیلوں کو جانتا ہوں ان کی تعداد جانتا ہوں

(بخاری شریف مشکوۃ باب القدر)

نمبر 17۔ ایک شخص سے گناہ کبیرہ ہو گیا۔ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا عرض کیا یا رسول اللہ مجھ سے کبیرہ گناہ ہو گیا ہے مجھ پر حد لگا کر پاک فرمادو۔ حضور علیہ السلام نے کوئی جواب نہ فرمایا وہ شخص وہیں بیٹھا رہا نماز کا وقت ہوا۔ اس شخص نے حضور علیہ السلام کے اقتدا میں نماز پڑھی نماز کے بعد عرض کی یا رسول اللہ مجھ سے کبیرہ گناہ ہو گیا ہے مجھے پاک فرماؤ۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا تو نے میری اقتدا میں نماز پڑھی ہے تیرا گناہ معاف ہو گیا تیری حد معاف ہو گئی (بخاری شریف)۔

نوٹ۔ معلوم ہوا مسلمان کتنا ہی گناہ گار ہو حضورؐ کے وسیلے سے معافی مل جاتی ہے مگر منافق حضورؐ کا گستاخ کتنا ہی بظاہر نیک ہو جہنمی ہے کوئی معافی نہیں۔

نمبر 18۔ حضور علیہ السلام کی جناب میں ایک شخص نے بے ادبی سے کلام کیا۔ حضور علیہ السلام نے تف فرمایا ایک صحابیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اجازت فرماؤ میں اس بے ادب کو قتل کر دوں فرمایا اسے چھوڑو اسکی نسل (حضورؐ کے گستاخ) آخر زمانہ تک جائے گی۔ ان کے آخری لوگ دجال کے ساتھ مل جائیں گے (جب ہی احادیث مبارکہ پر غور کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ نجدی ٹولہ اس کی نسل سے ہے یہی گستاخ رسول ہیں اور یہی **اہلسنت** کو چھوڑ کر دجال سے ملنے والے ہیں)

نمبر 18۔ ان کا ایک شیطان کا سینگ نجد سے پیدا ہو گا جو مشرکین کو چھوڑ کر مسلمانوں کو مشرک کہے گا۔ یہ فرقہ میری امت کا سب سے بڑا شرارتی فرقہ ہو گا یہ خود گمراہ ہوں گے دوسروں کو گمراہ کریں گے لہذا خود ان سے دور رہو اور ان کو اپنے سے دور رکھو کہیں تمہارا ایمان برباد نہ کر دیں۔ (بخاری شریف مشکوٰۃ شریف اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ نجدی وہابی ٹولہ ہی مسلمانوں کا دشمن اور شیطان کا ساتھی ہے شیطان ہی گستاخ نبیؐ ہے)

Marfat.com

نمبر 19 ایک جنگ میں ایک شخص مسلمانوں کی طرف سے کفار سے خوب لڑ رہا تھا۔ صحابہ کرام اس کی بہادری دیکھ کر خوش خوش بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے عرض کیا یارسول اللہ فلاں شخص بہت کمال کر رہا ہے فرمایا وہ ہے جہنمی صحابہؓ کرام فرماتے ہیں ایک طرف وہ بہادر تھا دوسری طرف حضورؐ کا فرمان ہم ہوئے حیران کہ وجہ کیا ہے۔ بالا خر وہ شخص خود کشی کر گیا اور جہنمی ہوا حضورؐ کی بات صادق ہوئی

زباں سے بات جو نکلی وہ بات ہو کے رہی ؎ جو دن کو رات بھی کہا تو رات ہو کے رہی

(بخاری شریف)

نمبر 20۔ ایک دفعہ حضور علیہ السلام اور ابو بکرؓ و عمر و عثمانؓ رضی اللہ عنھم اجمعین احد پہاڑ پر تشریف لائے اور پہاڑ خوشی سے جھومنے لگا حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ اے پہاڑ ٹھہر جا تیرے اوپر ایک نبیؐ ایک صدیق اور دو شہید ہیں پہاڑ ٹھہر گیا۔ (بخاری شریف باب فضائل) معلوم ہوا حضورؐ کو ہر امتی کے حال کا پتہ ہے کہ اس کی موت کیسے آئے گی حضرت عمرؓ و عثمانؓ آپؐ کے بعد شہید ہوئے مگر آپؐ کو پہلے علم تھا یہی تو علم غیب ہے

نمبر 21۔ جب حضور علیہ السلام نے مکہ مکرمہ (قریش مکہ) پر حملہ کی تیاری شروع کی تو مدینہ منورہ کے دروازہ پر پہرہ دار مقرر فرما دیے تا کہ کوئی شخص اس پروگرام کی اطلاع قریش مکہ کو نہ کر دے ایک شخص اہل مدینہ نے قریش مکہ پر احسان جتانے کے لئے ایک عورت کو خط دیا کہ اہل مکہ کو پہنچا دے اس عورت نے وہ خط اپنی چٹیا میں بند کیا اور اونٹ پر سوار ہو کر مکہ کی راہ لی پہرہ داروں نے عورت سے کوئی خطرہ محسوس نہ کیا لہذا وہ عورت مدینہ منورہ سے نکل گئی بعد میں حضور علیہ السلام نے حضرت علیؓ اور ایک صحابیؓ کو فرمایا کہ جاؤ فلاں راستہ پر ایک عورت جا رہی ہے وہ تمہیں فلاں جگہ ملے گی اس کو پکڑ کر لے آؤ اس کے پاس جاسوسی کا خط ہے۔ حضرت علیؓ اور ساتھی نے اسی جگہ پکڑ لیا۔

(بخاری شریف) (کیا یہ علم غیب نہیں ہے کہ جس بات کا کسی کو علم نہ ہو حضورؐ کو علم ہے)

نمبر 22۔ دو شخص حضور علیہ السلام کی محبت میں ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئے ان میں کا

Marfat.com

ایک بیمار ہو گیا۔ بے صبری میں اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا خون نہ تھا اس کا انتقال ہو گیا۔ خواب میں ساتھی کو ملا جنت میں عیش کر رہا تھا ساتھی نے وجہ پوچھی تو بتایا نبیؐ کی محبت میں جنت ملی لیکن ہاتھ کٹا ہوا تھا اللہ نے درست نہ فرمایا کہ خود کاٹا خود ذمہ دار ہے دوسرے صبح یہ بات حضور کی بارگاہ میں عرض کی گئی۔ آپؐ نے دعا فرمائی اے اللہ جس کو تو نے میری محبت کے بدلے جنت دی اس کو میرے لیے ہاتھ بھی عطا فرما۔ ہاتھ بھی مل گیا (مسلم شریف) وہ نجدی غور کریں جو کہتے ہیں مدینے میں کیا پڑا ہے یا کہتے ہیں نبیؐ کچھ نہیں کر سکتے۔ دیکھ لیا نبیؐ کی محبت میں جنت ملی نبیؐ کے وسیلے سے کٹا ہوا ہاتھ ملا اسی نبیؐ کے وسیلے سے ایمان ملا قرآن ملا

نمبر 23۔ حضور علیہ السلام ایک شخص کا نماز جنازہ پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے حضرت عمرؓ عرض گزار ہوئے یارسول اللہ یہ آدمی فاسق ہے اس کا جنازہ کیوں پڑھتے ہو آپؐ نے صحابہؓ کی طرف رخ انور پھیرا اور فرمایا کوئی شخص اس کے ایمان کی گواہی دیتا ہے۔ ایک شخص عرض گزار ہوا یارسوال اللہ میں نے ایک رات دیکھا یہ مسلمانوں (مدینہ) کی سرحد پر پہرہ دے رہا تھا حضورؐ نے نمازہ جنازہ پڑھائی اپنے دست پاک سے لحد میں اتارا اور فرمایا تیرے ساتھی تجھے جہنمی سمجھتے تھے مگر میں گواہی دیتا ہوں تو جنتی ہے (ترجمان سنت) مشکوٰۃ شریف

نمبر 24۔ ایک یہودی عورت یا مرد نے ایک بکری کا زہر آلودہ گوشت بارگاہ رسالت میں ہدیہ پیش کیا حضور علیہ السلام نے اور بعض صحابہؓ کرام نے کچھ تناول فرمایا تو حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اپنے اپنے ہاتھ روک لو کیونکہ یہ گوشت زہر آلودہ ہے پھر آپؐ نے اس آدمی کو طلب فرمایا کہ تو نے ایسا کیوں کیا عرض کی گئی ہم نے امتحان لینا چاہا۔ اگر آپؐ پیغمبر حق ہیں تو آپ پر اثر نہ ہو گا ورنہ آپؐ سے جان چھوٹ جاتی (ابو داؤد)

نوٹ۔ یہ واقعہ حضور علیہ السلام کی حقانیت اور معجزہ ہے جو لوگ اس واقعے سے آپؐ کے علم غیب پر اعتراض کرتے ہیں انہوں نے **شریعت** کو سمجھا نہیں (اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا تیرے ہاتھ میں کیا ہے حضرت موسیٰ کو فرمایا جا کر

Marfat.com

فرعون کو سمجھاؤ (حالانکہ اللہ تعالیٰ کو علم ہے فرعون نہ سمجھے گا۔ حضرت موسیٰ کے ہاتھ میں لاٹھی ہے) اس جیسے واقعات کی حکمت کو اہل علم واہل ذوق جانتے ہیں ناقص عقل کے پجاری کیا جانیں علامہ اقبال نے خوب فرمایا

عقل کو تنقید سے فرصت نہیں عشق پر ایمان کی بنیاد رکھ۔

اللہ تعالی انبیاء کا ادب نصیب کرے

نمبر 25۔ صحابہؓ کرام نے ایک پاگل آدمی کو دم کرنے کے عوض سو 100 بکریاں لیں اور صحابہؓ کرام نے ایک قبیلے کے سردار کو زہریلے کیڑے کے ڈسنے پر دم کیا اور تیس بکریاں وصول کیں حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا بکریاں لینا درست ہے ان میں میرا حصہ بھی کریں۔ ابوداؤد مشکوٰۃ (اس جگہ وہ لوگ غور کریں جو **اہلسنت** والجماعت پر بلاوجہ اعتراض کرتے ہیں معلوم ہوا دم درود اور شکرانہ جائز ہے صحابہ کا عمل اور حضور کی تصدیق موجود ہے

تبصرہ

حضورؐ علیہ السلام نے جنگ بدر سے ایک دن پہلے ستر 70 مقامات پر ہاتھ رکھ رکھ کر فرمایا کل یہاں فلاں فلاں کافر قتل ہونگے' غزوہ بدر کے روز حضور علیہ السلام کے دائیں بائیں حضرت جبرائیل ہتھیار لگا کر دشمن سے لڑ رہے تھے' حضور علیہ السلام نے ام معبد کی بیمار بکری پر ہاتھ پھیرا دودھ کی نہریں جاری ہوگئیں۔ معجزہ دیکھ کر ایمان لائے' حضور نے ایک دعوت پر پہلا لقمہ اٹھا کر ہاتھ روک لیا فرمایا یہ بکری بغیر اجازت مالک کے ذبح ہوئی ہے' ایک شرابی کو بار بار شراب پینے پر کوڑے لگائے گئے مگر حضور علیہ السلام نے فرمایا اس پر لعنت نہ کرو اس کے دل میں خدا اور رسول کی محبت ہے' حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ میں سب سے آخری جنتی کو جانتا ہوں اور خدا اور اس کے درمیان ہونے والی گفتگو بھی جانتا ہوں' حضور علیہ السلام نے شہدائے احد پر آٹھ سال بعد نماز الوداعی پڑھی حضور علیہ السلام نے فرمایا مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئی ہیں' حضور علیہ السلام کی

Marfat.com

خدمت میں ایک بچہ حاضر ہوا آپؐ نے فرمایا اے ابو عمیر عرصہ گزرنے کے بعد اس کا لڑکا پیدا ہوا جس کا نام عمیر تھا، حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا قریب قیامت جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے تو پتھر بھی اور جھاڑیاں بولیں گی ہمارے پیچھے یہودی چھپا ہے، حضور علیہ السلام مدینہ منورہ میں بیٹھ کر فرما رہے تھے زیدؓ شہید ہو گیا۔ ابن رواحہ شہید ہو گیا۔ جعفرؓ شہید ہو گیا، جب حضرت سفینہؓ نے جنگل میں شیر کو آتے دیکھ کر فرمایا اے شیر میں نبیؐ کا غلام ہوں تو شیر نے سر جھکا کر خدمت کی، ایک دفعہ بارش نہ ہوتی تھی حضرت عائشہ نے مشورہ دیا حضورؐ کی قبر کے اوپر چھت کا سوراخ کرو تو بارش شروع ہو گئی، جب یذید پلید نے مدینہ پر چڑھائی کروائی تو تین دن تک مسجد نبویؐ میں اذان نہ ہوئی مگر نماز کے وقت قبر انور سے اذان کی آواز آتی، حضرت عمرؓ مسجد نبویؐ میں خطبہ پڑھتے ہوئے فرمانے لگے اے ساریہؓ پہاڑ کا دامن پکڑو حضرت ساریہؓ کے لشکر نے آواز سنی، حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں آنے والے دو بوڑھوں کی لاٹھیاں رات کو نور کی بیٹریاں بن گئیں حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رات کو میرے والد نے مجھے بلایا اور فرمایا امید ہے کل جنگ احد میں پہلا شہید میں ہونگا تو ایسا ہی ہوا حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ بدعت حسنہ نکالا اس کو تا قیامت اجر و ثواب ملے گا۔ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا میرے اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین کو سمیٹ دیا ہے۔ میں نے، مشرق و مغرب خوب دیکھ لیے، حضور علیہ السلام نے اپنے چچا حضرت عباس کو فرمایا سوموار کے دن اولاد سمیت میرے پاس آنا میں تمہارے لیے دعا کرونگا، حضور علیہ السلام ایک مرتبہ سواری پر سوار تھے مشرکین کی قبروں کے پاس سے گزرے تو آپؐ کی سواری نے بھی عذاب قبر دیکھ لیا، حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ حضرت سعد بن معاذ کی وفات پر آسمانوں کے دروازے کھولے گئے ستر ہزار فرشتے جنازہ میں آئے، حضور علیہ السلام نے فرمایا جس قدر قرآن میں اشیا کو حرام کیا گیا ہے اس سے بڑھ کر میں نے بھی اشیاء کو حرام کیا ہے، آخری زمانے میں کچھ گمراہ لوگ کہیں گے ہم تو صرف قرآن کو مانتے ہیں سنت

Marfat.com

کی ضرورت نہیں فرمایا وہ گمراہ فرقہ ہے' حضور علیہ السلام نے ایک دعوت میں صاحب خانہ کو بار بار فرمایا ہنڈیا سے بکری کا بازو نکالو عرض کیا یارسول اللہ صرف دو بازو ہوتے ہیں فرمایا اگر میرے حکم پر بازو نکالتے تو کبھی ختم نہ ہوتے' حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں نمازیں پڑھتے ہیں رزق کھاتے ہیں امتی کا درود سنتے ہیں' حضور علیہ السلام نے فرمایا میرے پیچھے صفیں سیدھی رکھی کرو میں جیسے آگے دیکھتا ہوں' ویسے پیچھے بھی دیکھتا ہوں حضور علیہ السلام نے فرمایا میت کی ہڈی توڑنا ایسے ہے جیسے زندہ کی ہڈی توڑی جائے'۔ قبروں کے ساتھ ٹیک نہ لگاؤ قبروں پر پاؤں نہ رکھو قبرستان میں پیشاب نہ کرو۔ بلکہ قبر والوں کو السلام علیکم یااہل **القبور** کہا کرو' حضرت عمر بن العاص نے وصیت فرمائی کہ میری قبر کے اردگرد دیر تک بیٹھنا تاکہ میں تم سے انس حاصل کر سکوں' حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا چھوٹے بچے مسلمان والدین کی شفاعت کریں گے اور کچے بچے تو والدین کو کھینچ کر جنت میں داخل کریں گے' حضور علیہ السلام نے فرمایا جمعہ کے دن والدین کی قبر کی زیارت کرنے سے اولاد کا نام فرمانبرداروں میں لکھا جاتا ہے' حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ قرآن کی کسی ایت یا حدیث نبوی کا مطلب اپنی مرضی سے کرنے والا جہنمی ہے۔ حضرات مسلمین۔ یہ چند مثالیں صرف اور صرف اس نیت سے پیش کیں کہ عوام **اہلسنت** کو تسلی ہو جائے کہ مذہب **اہلسنت** والجماعت حق ہے اور یہی جماعت اہل جنت ہے اور دوسری طرف وہ لوگ غور کر سکیں جو **اہلسنت** سے بلاوجہ اختلاف رکھتے ہیں کہ قرآن وسنت کی روشنی میں صحیح عقیدہ **اہلسنت** والجماعت کا ہے لہذا ان سے اختلاف کرنا گمراہی ہے اور تیسری طرف وہ شرپسند اپنا انجام معلوم کر سکیں جو قرآن کریم کی آیات کے مطالب توڑ موڑ کر بیان کرتے ہیں اور مسلمانوں میں فرقہ واریت کو ہوا دیکر کنار اور شیطان کو خوش کرتے ہیں اور عذاب الٰہی مول لیتے ہیں اللہ تعالیٰ ہر ایک کو قرآن وسنت کی روشنی نصیب فرمائے اور عمل کی توفیق بھی

فقط خادم المسلمین سلطان احمد قادری پائی خیل ضلع میانوالی (اللہ تعالیٰ سلف صالحین کی اتباع نصیب کرے)

Marfat.com

مولانا سلطان احمد قادری کی تصانیف

نمبر 1۔ جنت کا راستہ (حصہ اول تا چہارم)

نمبر 2۔ رحمت باری انتخاب بخاری

نمبر 3۔ ایمان افروز قرآنی واقعات

نمبر 5۔ طہارت کے آداب، وضو، غسل، تیمّم کے مسائل

نمبر 6۔ وارننگ شرعیہ اور اصحاب بدر

نمبر 7۔ نعتیہ کلام (تین حصے)

نمبر 8۔ سلطان البیان

نمبر 9۔ قرآنی تعلیمات

نمبر 10۔ عظمت قرآنی و امام اہلسنت

نمبر 11۔ دعا کی عظمت و اہمیت

نمبر 12۔ دائمی نقشہ اوقات نماز وسحر و افطاری ضلع میانوالی

نمبر 13۔ جواب لیجئے سوال کا

نمبر 14۔ اللہ تعالیٰ کے ناموں کی برکات

Marfat.com

Marfat.com

مولانا سلطان احمد قادری ساکن پائی خیل ضلع میانوالی کی

تصانیف

نمبر 1۔ جنت کا راستہ حصہ اول، دوئم، سوئم، چہارم

نمبر 2۔ رحمت باری انتخاب بخاری 120 احادیث کا مجموعہ

نمبر 3۔ اپنے گولے اپنے گھر تائب ہو جاو دیر نہ کر

نمبر 4۔ طہارت کے آداب بشمول تیمم کے مسائل

نمبر 5۔ ایمان افروز قرآنی واقعات

نمبر 6۔ عظمت قرآن و امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خان

نمبر 7۔ دعا کی عظمت و اہمیت قرآن و سنت کی روشنی میں

نمبر 8۔ عظمت صحابہ و عظمت اہلبیت کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

نمبر 9۔ عظمت خلفاء الراشدین فی حدیث سید المرسلین

نمبر 10۔ اللہ کے ناموں کی برکات مشکلات سے نجات

نمبر 11۔ جواب لیجئے سوال کا حال کیسا ہے خیال کا

نمبر 12۔ تسکین دل آزردہ ترجمہ قصیدہ بردہ

نمبر 13۔ نعتیہ کلام انمول ہیرے عقیدت کے پھول

نمبر 14۔ نقشہ سحر و افطار دائمی نقشہ اوقات نماز دائمی ضلع میانوالی

مکتبہ سلطانیہ لیاقت بازار میانوالی

مکتبہ انوار مدینہ پپلاں

پتہ رابطہ۔ مولانا سلطان احمد قادری
ڈاک خانہ پائی خیل شہر ضلع میانوالی

32833 طاہر عزیز پریس میانوالی فون
نذیر ملک

Marfat.com

مولانا سلطان احمد قادری ساکن پائی خیل ضلع میانوالی کی

تصانیف

نمبر 1۔ جنت کا راستہ حصہ اول، دوئم، سوئم، چہارم

نمبر 2۔ رحمت باری انتخاب بخاری 120 احادیث کا مجموعہ

نمبر 3۔ اپنے گولے اپنے گھر تائب ہو جاؤ دیر نہ کر

نمبر 4۔ طہارت کے آداب بشمول تیمم کے مسائل

نمبر 5۔ ایمان افروز قرآنی واقعات

نمبر 6۔ عظمت قرآن و امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خان

نمبر 7۔ دعا کی عظمت و اہمیت قرآن وسنت کی روشنی میں

نمبر 8۔ عظمت صحابہ و عظمت اہلبیت کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

نمبر 9۔ عظمت خلفاء الراشدین فی حدیث سید المرسلین

نمبر 10۔ اللہ کے ناموں کی برکات مشکلات سے نجات

نمبر 11۔ جواب لیجئے سوال کا حال کیسا ہے خیال کا

نمبر 12۔ تسکین دل آزردہ ترجمہ قصیدہ بردہ

نمبر 13۔ نعتیہ کلام انمول ہیرے عقیدت کے پھول

نمبر 14۔ نقشہ سحر و افطار دائمی نقشہ اوقات نماز دائمی ضلع میانوالی

مکتبہ سلطانیہ لیاقت بازار میانوالی

مکتبہ انوار مدینہ چہلاں

پتہ رابطہ۔ مولانا سلطان احمد قادری ڈاک خانہ پائی خیل شہر ضلع میانوالی

نذیر ملک طاہر عزیز پریس میانوالی فون 32833

Marfat.com